وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

فتنۂ انکارِ حدیث

غلام احمد پرویز و دیگر منکرین حدیث کے بارے میں
علمائے امت کا متفقہ فتویٰ

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ
سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۔ پاکستان

ناشر
ختم نبوت اکیڈمی (لندن)
387 KATHERINE ROAD FOREST GATE
LONDON E7 8LT UNITED KINGDOM
Phone : 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com

نام کتاب : فتنۂ انکار حدیث

مصنف : حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ
سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

باہتمام : مولانا سہیل باوا (لندن)
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

ناشر : ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

تعداد : ۵۰۰۰

سن اشاعت: دسمبر ۲۰۰۶ء

نوٹ:
یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی جانب سے
مفت تقسیم کی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamit-ul-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Muhammad Yusuf Banori Town
Karachi - 5 Pakistan

جامعة العلوم الإسلامية
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی ۵ پاکستان

Ref. No ____________

Date ۱۰/۱۱/۱۴۲۷ھ
۲/۱۲/۲۰۰۶

اجازت نامہ

کتاب "فتنۂ انکار حدیث" تالیف
مولانا مفتی ولی حسن صاحب "رحمہ اللہ"، جس کی نشر و اشاعت
کے حقوق "مجلس دعوت و تحقیق" جامعہ
علوم اسلامیہ کو حاصل ہیں۔ اس کتاب
کی طباعت کی اجازت جناب عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب
کو دی جاتی ہے۔ وہ اسے چھاپ کر للہ تقسیم
کرنا چاہتے ہیں۔

الداعی الی الخیر
[illegible]

مدیر
مجلس دعوت و تحقیق

P. O. Box 3465 Karachi Code No. 74800 Phone 4913570-4915583-4121150 Fax 4915531 Karachi Pakistan

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

خیر و شر کی باہمی کشمکش ازل سے چلی آرہی ہے اور تا قیامت رہے گی۔ سعادت بخت ہیں وہ لوگ جو اس ماحول میں ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہتے ہوئے اس اسلام کی سربلندی اس کے تحفظ میں لگے ہوئے ہیں۔

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ مسلم معاشروں میں ہر دور ہر زمانے میں اسلام کے مقابل بدی کی قوتیں موجود رہی ہیں لیکن ان فتنہ گر قوتوں کو کبھی بھی پنپنے کا موقع نہیں ملا۔ اسلاف علمائے کرام، محدثین اور متکلمین نے نیابت محمدی کا حق ادا کرتے ہوئے ان فتنوں کا بھرپور محاسبہ کیا۔ حق اور باطل کو واضح کیا۔ قرآن و سنت کی صحیح تعبیر و تشریح سے امت کو آگاہ کیا اور ان کے ایمان کو فتنوں کی زد میں آنے سے بچایا۔

حالیہ دور میں مختلف قسم کے فتنے دنیا بھر میں از سر نو سر ابھار رہے ہیں جن میں سے ایک قادیانی اور دوسرا پرویزی فتنہ ہے۔ یہ سب فتنے اپنے اپنے میدان میں سرگرم عمل ہیں۔ قادیانی فتنہ کو تو علمائے کرام نے اپنی مسلسل جدوجہد کے ذریعے بے نقاب کردیا لیکن پرویز کا فتنہ ہمارے معاشرہ میں ابھی پروان چڑھ رہا ہے۔

اس فتنہ کے سرخیل غلام احمد قادیانی کا ہم نام غلام احمد پرویز تھا جس نے اپنے دجل و تلبیس سے پڑھے لکھے طبقے کو زیادہ متاثر کیا۔

ہمیشہ سے یہ ہوتا چلا آرہا ہے کہ باطل قوتوں نے امت مسلمہ کا رشتہ آنحضرت ﷺ سے کاٹنے کی کوشش کی۔ غلام احمد قادیانی نے احادیث کو ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق قرار دیا تو غلام احمد پرویز نے احادیث کو لغویات قرار دیا۔

غلام احمد قادیانی نے چودہ سو سال کے اسلاف کو غیر معتبر قرار دیا تو غلام احمد پرویز کا بھی چودہ سو سال کے صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، آئمہ مجتہدین اور علمائے امت پر اعتبار نہیں۔ غلام احمد قادیانی کے نزدیک قرآن کی تشریح و تعبیر وہی تعبیر ہے جو اس نے کی ہے اسی طرح غلام احمد پرویز کا نظریہ بھی وہی ہے۔ جس طرح غلام احمد قادیانی نے قرآن کی معنوی تحریف کی ہے ٹھیک اسی طرح غلام احمد پرویز نے بھی جا بجا قرآن کریم کے نئے معنی گڑھے۔ غرضیکہ غلام احمد پرویز نے ایک نیا ماڈرن اسلام ایجاد کیا۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ وہ صرف منکر حدیث ہے لیکن اس کی تعلیمات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دراصل وہ منکر قرآن تھا۔

غلام احمد پرویز کے فتنہ نے جب دور ایوبی میں سر اٹھایا تو حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد شفیعؒ اور حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ جیسے علمائے کرام میدان عمل میں اترے۔ انہوں نے اس فتنہ کا خوب محاسبہ کیا اور پرویز کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا اور علمائے کرام و مفتیان کرام سے پرویز کے کفر پر فتویٰ حاصل کیا۔

زیر نظر کتاب ''فتنۂ انکار حدیث'' بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ یہ دراصل شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی رحمہ اللہ کا تحقیقی فتویٰ ہے۔ اس فتوے پر سابق مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء اور علماء عرب نے پرویز کے کفر پر دستخط ثبت کئے ہیں۔ یہ فتویٰ بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوا اور خدام حدیث کے لئے زبردست ہتھیار ثابت ہوا۔

یہ کتاب آخری مرتبہ ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی، اس کے بعد نایاب تھی۔ آج کے دور میں چونکہ انکار حدیث کا فتنہ ایک مرتبہ پھر عالم اسلام کے مختلف خطوں میں جدیدیت پسندی، روشن خیالی، رواداری اور مذہبی آزادی کے پردوں میں پھیل رہا ہے۔ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ و یورپ کے دیگر ممالک اور عالم عرب میں یہ فتنہ سرگرم عمل ہے۔ غلام احمد پرویز کے ماننے والے انٹرنیٹ، لٹریچر کے ذریعہ بھی دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں ان کے کئی ایک مراکز بھی قائم ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو ایک مرتبہ پھر شائع کیا جائے تاکہ دور جدید کے فتنہ انکار حدیث کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔

یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی طرف سے نئے سرے سے کمپوزنگ کروا کر شائع کی جارہی ہے۔ گو کہ اس کتاب کے "جملہ حقوق محفوظ" نہیں تھے تاہم پھر بھی بربنائے دیانت وامانت اس کتاب کی اشاعت کے لئے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم العالیہ سے باقاعدہ اجازت حاصل کی گئی اور اب یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس محنت کو قبول ومنظور فرمائیں۔

آمین یارب العالمین

عبدالرحمٰن باوا
عالمی مبلغ ختم نبوت اکیڈمی (لندن)
دسمبر ۲۰۰۶ء

☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایوب خان صاحب کے دورِ حکومت میں سیاسی طور پر پاکستان میں کیا تبدیلیاں ہوئیں اور ان کا کیا انجام ہوا، اس کی طویل داستان ہے، اہل قلم نے اس پر لکھا اور لکھتے رہیں گے، بہر حال دینی اعتبار سے کچھ تبدیلیاں کی گئیں مثلاً:

۱۔ اوقاف کو حکومت کی تحویل میں لے لیا گیا، مساجد اور مزارات کی آمدنی واقفین کی شرائط کے علی الرغم حکومت کی صوابدید کے مطابق خرچ کیا جانے کا اختیار لیا گیا اور اس طرح لاکھوں روپوں کی آمدنی سرکاری آفیسران کی گراں بہا مشاہرات پر خرچ کی گئی "شرط الواقف کنص الشارع" کے حکم شرعی کو پس پشت ڈالا گیا، پھر اس آرڈیننس کو مارشل لاء کا تحفظ دیا گیا، غالباً کسی جج صاحب نے اوقاف کو حکومت کی تحویل میں لینے کے قانون کو توڑ دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ فقہاء کرام کے متفقہ فیصلہ کو تبدیل کرنے کا حق نہیں، اس قانون کے نفاذ سے کچھ فائدہ بھی ہوا، بعض مزارات پر جو شیطانی حرکتیں ہوتی ہیں، ان میں کمی تو آئی البتہ اسلامی فقہ کے قوانین اور قواعد کی خلاف ورزی کا جرم معاف نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ عائلی قوانین کا اجراء بھی اسی دورِ نامسعود میں ہوا انگریزی دور میں باوجود خرابی بسیار اسلامی عائلی قوانین کسی حد تک محفوظ تھے، منکرین حدیث اور بے پردہ اور دین سے برگشتہ خواتین کے اصرار اور کوشش سے عائلی قوانین جاری کیے گئے۔ علمائے حق نے ان کے خلاف تفصیلی مقالات اور مضامین لکھے اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ثابت کیا کہ ان قوانین کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں، سرکاری مولویوں نے اگرچہ ان کو اسلامی قوانین ثابت کرنے کا ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن ثابت نہیں ہو سکا۔ اس زمانہ میں احقر نے انکے خلاف سلسلہ مضامین و مقالات شروع کیا جو انشاء اللہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہے ہیں اسی زمانہ میں راقم نے ایک طویل مقالہ میں یہ ثابت کیا کہ اسلام سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں، منکرین حدیث اور غلام احمد پرویز کی تحریرات ان کے ماٰخذ میں، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ العزیز اس سے بڑے

خوش ہوئے کہ آپ نے بجی بات لکھ دی "ہفت روزہ شہاب" لاہور میں یہ مضمون چھپا تھا۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کو زور شور سے شروع کیا گیا۔ سرکاری ذرائع ابلاغ اس کے لئے بے دریغ وقف کیے گئے اس طرح دین دشمن ملکی و غیر ملکی عناصر کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً و قدس اللہ سرہ العزیز دین کے معاملہ میں بہت ہی حساس درد مند دل رکھتے تھے، دین پر اگر کوئی شخص حملہ کرے یا دینی حکم کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتے تو حضرت مولانا اس کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہو جاتے تھے اور امکانی حد تک کوشش فرماتے، اسی دور میں مولانا کو باوثوق ذرائع سے یہ خبر پہنچی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی صدارت کے لئے غلام احمد پرویز علیہ ما علیہ پر حکومت کی نگاہ انتخاب پڑی ہے مولانا کو اس خبر سے فکر مند ہونا ناگزیر تھا، مولانا چاہتے تھے کہ یہ شخص منکر حدیث ہی نہیں بلکہ منکر قرآن ہے یورپ اور روس کی فکر مستعار اس کا نظریہ حیات ہے جس کو وہ افسانوی زبان کے ذریعہ لوگوں کو پہنچا رہا ہے، راقم کو مولانا نے مقرر فرمایا کہ پرویز کی اس وقت تک لکھی ہوئی کتابوں کو دیکھ کر میں تنقیحات قائم کروں اور پھر ہر تنقیح پر قرآن کریم اور اسلامی ادلہ کی روشنی میں بحث کر کے ایک حتمی فتویٰ تحریر کیا جائے۔ فتویٰ تیار ہو گیا ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے علماء کرام سے تائیدی و توثیقی دستخط لیے گئے "اور فتویٰ پرویز" کے نام سے اس کو طبع کرایا گیا، تعداد دس ہزار تھی جو چند سالوں میں ختم ہو گیا، طبع ثانی پر لوگوں کا اصرار تھا کیونکہ انکار حدیث کا فتنہ بددینی، بے حیائی، مادر پدر آزادی کے سایہ میں پروان چڑھ رہا ہے، کچھ دوسرے منکرین حدیث بھی میدان میں آ گئے ہیں یہ ایک فتنہ عظیم ہے جس کی جڑیں بڑی گہری ہیں، مقامی کمیونزم اور ناصبیت بھی اسی کی شاخیں ہیں، وکلاء اور جج صاحبان کی ایک بڑی تعداد کی آبیاری بھی اسی فتنہ سے ہو رہی ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی پرویز صاحب کی طرح عربی زبان سے ناواقفیت بلکہ جہالت کے باوجود "اجتہاد" کے منصب جلیل پر فائز ہوں اور یہ کہیں کہ اجتہاد کے لئے عربی زبان جاننے کی قطعا ضرورت نہیں، دوسرے منکرین حدیث کا تانا بانا بھی پرویز صاحب ہی کی کتابیں ہیں اس لئے اس فتویٰ کو بلباس جدید شائع کیا جا رہا ہے۔

ممکن ہے کہ محمد عربی ﷺ کے مقام و منصب جلیل کے مخالف یا اس کے دام تزویر میں پھنسنے والے دوستوں کو اس سے فائدہ پہنچ جائے اور راقم مذنب و خطا کار کو محمد عربی ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے جن صاحب خیر نے اس کی طباعت ثانیہ کا انتظام فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

(وما ذالک علی اللہ بعزیز)

کتبہ

مفتی ولی حسن خان ٹونکی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن

کراچی

۵/ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات، افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی ''دعوت'' کا نقیب ماہنامہ ''طلوع اسلام'' برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کے لئے ملک میں جابجا ''بزم طلوع اسلام'' کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ علماء تو ان کے الحاد اور زندقہ سے واقف ہیں مگر عوام آئے دن ان کی تلبیس کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علماء کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور وہ ان کی دعوت و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو، شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی رو سے ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحد زندیق اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟

چودھری صاحب کے خیالات و نظریات اور عقائد بطور ''مشتے نمونہ از خروارے'' مع حوالہ کتب و صفحات درج ذیل ہیں۔

<u>اللہ اور رسول:۔</u>

(۱) ''اللہ اور رسول'' سے مراد ہی ''مرکز ملت'' (Central Authority) ہے اور ''اولی الامر'' سے مفہوم ''افسران ماتحت''۔

(معارف القرآن از پرویز، ج ۴، ص ۶۲۶، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد ''مرکز نظام حکومت ہے''

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۲۳)

(۳) ''بالکل واضح ہے کہ اللہ اور رسول سے مراد ''مرکز حکومت'' ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۴۲)

(۴) ''اللہ اور رسول سے مراد ہی ''مرکز ملت'' ہے''۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۵۴)

(۵) ''اللہ اور رسول سے مراد ''مسلمانوں کا امام'' ہے۔''

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۴۴)

(۶) ''بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کی بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی ''مرکز ملت'' جو قرآنی احکام کو نافذ کرے''۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۰)

(۷) ''قرآن کریم میں ''مرکز ملت'' کو اللہ اور رسول کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔''

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۱)

اللہ اور رسول کی اطاعت:۔

(۱) ''اللہ اور رسول کی اطاعت'' سے مراد ''مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کرے گی''۔ (اسلامی نظام از پرویز ص ۸۶ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) ''اللہ اور رسول یعنی ''مرکز نظام ملت'' کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے''۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۱)

(۳) ''رسول اللہ کے بعد ''خلیفۃ الرسول'' رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا و رسول کی اطاعت سے مراد یہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے''۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۸۶)

(۴) ''اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں ارباب حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اس کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے

رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جو ہار جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمایئے کہ دنیا میں کوئی نظام حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ جس میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے اور قرآن واحادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا چیلنج دے دے: [1]

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور رسول سے مراد "مرکز ملت" (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسران ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کے کہ وہیں مناقشات شروع کر دو امر متنازع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دو۔ اسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کرو مرکز کا فیصلہ سب کیلئے واجب التسلیم ہوگا"۔

(اسلامی نظام، ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے:۔

"یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا گیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے۔ لہٰذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظام دین ہے جہاں سے قرآنی احکام نافذ ہوں"۔ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۱۹)

رسول کی حیثیت:۔

(۱) "اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہستی (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے، اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم [2] چلائے خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا"۔

(سلیم کے نام از پرویز، ج ۳، ص ۳۲۱، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

(۲) "پھر اسے بھی سوچئے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟ یہ مفہوم قرآن نے خود متعین

---

[1] دین اور اہل دین سے برگشتہ کرنے میں مسٹر پرویز کا کردار بھی وہی ہے جو کمیونسٹوں کا ہے۔

[2] خاک بدہن گستاخ بدتمیزی کی حد ہو گئی!

کر دیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو "بہ حیثیت مرکز ملت" آپ کی اطاعت فرض اولین تھی"۔
(مقام حدیث از پرویز، ج ۲۔ ص ۱۹، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

رسول کی اطاعت اس لیے نہیں کہ وہ زندہ نہیں:۔

"عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا خدا اور رسول کا "یعنی" مرکز نظام حکومت اسلامی"۔
(اسلامی نظام، ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب:۔

(۱) "ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعے رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی"۔
(سلیم کے نام از پرویز، پندرھواں خط، ص ۲۵۰، طبع اول اگست ۱۹۵۳ء، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

(۲) "اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کئے ہیں اور جو اب قرآن کی دفتین میں محفوظ ہیں"۔
(سلیم کے نام، اکیسواں خط، ج ۲، ص ۱۲۰)

(۳) "تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی راہ نمائی کی ضرورت ہے، ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کریں گے لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آرہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہے اور ان تفاصیل میں اب کسی قسم کا ردو بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا"۔
(سلیم کے نام بیسواں خط، ج ۲، ص ۱۰۳)

قرآنی عبوری دور کے لئے:-

(۱) "اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل سے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے۔ عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرض، لین دین۔ صدقہ وخیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے"۔

(نظام ربوبیت از پرویز تعارف ص ۲۵ شائع کردہ طلوع اسلام۔ کراچی)

(۲) "قرآن میں صدقہ وخیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات وتحریصات یا احکام و ضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں"۔

(نظام ربوبیت ص ۱۶۷)

(۳) "اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہٰذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے متعلق ہیں"۔

(سلیم کے نام دوسرا خط ج ۱ ص ۲۳ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

شریعت محمدیہ منسوخ:-

(۱) "طلوع اسلام" بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن ہے جو ابداً آباد تک کے لئے واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ والذین معہٗ نے اپنے عہد میں قرآنی اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد واحد[1] کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کے لئے شریعت بنا دینے کا

[1] جس میں رسول اللہ ﷺ بھی داخل ہیں اسی لئے پرویز نے قرآنی اصول کو متشکل کرنے کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ والذین معہٗ کا بھی اضافہ کیا ہے۔

حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول (بقول مودودی) کا دعویدار کیوں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و مدون کرسکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جاسکتی ہیں۔ یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں"۔ (مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

(۲) "اگر رسول اللہ ﷺ کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل تغیر و تبدل) رہنا تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی خود ہی کیوں نہ متعین کردیا؟ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں .... اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کے لئے اڑھائی فی صد ہونی چاہئے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کردیتا۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشائے خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے"۔

(مقام حدیث ج ۲ ص ۲۹۳-۲۹۲ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

ساری شریعت میں ردوبدل :-

(۱) "قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن امور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ ﷺ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشائے قرآنی اور سنت رسول اللہ ﷺ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کردیتا"۔

(مقام حدیث ج ۱ ص ۲۲۳)

(۲) "جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادات دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ ﷺ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا

کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی"۔ (قرآنی فیصلے از پرویز ص ۱۴ و ۱۵، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

انکار حدیث:۔

''مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پلہ (مثلہ معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے۔ اس لئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا...... اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور ''دین'' مدون کر کے رکھ دیا اور اسے ''اتباع سنت رسول اللہ ﷺ قرار دے کر امت کو اس میں الجھا دیا''۔ (مقام حدیث ج ۱ ص ۴۲۱)

مسلمانوں کا مذہب حدیث یعنی جھوٹ ہے:۔

''بہرحال جھوٹ پہلی سازش کے ماتحت بولا گیا یا بعد میں ''البلہان مسجد'' نے ''نیک کاموں'' کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرایا گیا''۔ (مقام حدیث ج ۲ ص ۱۲۴)

احادیث کا مذاق اڑانا:۔

''آیئے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان ''احادیث مقدسہ'' کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو ملا کی غلط نگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جزو بن رہی ہیں دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جس کے حصول کا قرآنی طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سستے داموں ہاتھ آجاتی ہے؟

لیجئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدئے۔ دیکھئے کتنی سستی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کہئے اور ہاتھ ملایئے لیجئے! جنت مل گئی۔ ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے

سے پہلے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے"۔ اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔ مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنے والے کے تمام گناہ پانی کے ساتھ جھک جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر ٹپکتا ہے.......... کہیے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود رسول اللہ ﷺ سے بھی آگے آگے جنت میں پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ "جو شخص مؤذن کے جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے...... تو یہ شخص جنت میں جائے گا"۔ جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کے لئے تو سوسائٹی میں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس ملا کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ صبح سے شام تک جرم پر جرم کئے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ سب جرم معاف ہوتے جائیں گے...... ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لیجئے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جو جی میں آئے کیجئے دوزخ میں آپ بھی نہیں جا سکتے"۔ (مقام حدیث، ج ۲، ص ۹۶ تا ۱۰۰)

احادیث نبوی کے ساتھ تمسخر و استہزا کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں :-

اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے "مذہب" میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کو کوئی واسطہ نہیں"۔

(سلیم کے نام پندرھواں خط ص ۲۵۱، ۲۵۲ طبع اول اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

ذات باری تعالیٰ :-

"اور چونکہ" خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوامیس کی اطاعت ہے"۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۴۲۰)

آخرت سے مراد مستقبل :-

"قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔اسی کا نام "ایمان بالآخرت" ہے اور یہ بجائے خویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے رسالت محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے۔یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی"۔

(سلیم کے نام اکیسواں خط، ج ۲، ص ۱۴۲)

جنت وجہنم :-

"بہرحال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم" مقامات نہیں ہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں"۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ۱، ص ۴۴۹، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

ملائکہ :-

(۱) "اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں "ملائکہ" سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں"۔

(ابلیس و آدم از پرویز، ص ۱۹۵، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

(۲) "قرآن کریم نے "ملائکہ" پر ایمان کو "اجزائے ایمان" میں سے قرار دیا ہے (مثلاً ۲/۲۸۵) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ۔ کتب۔ رسل۔ آخرت پر ایمان لانے کے ساتھ ملائکہ پر بھی ایمان لائے۔

سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

انکے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور

انھیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے ان کیلئے متعین کی ہے۔ "ملائکہ" کے متعلق قرآن میں ہے کہ انہوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ ۳/۲۳ یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔ جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جاچکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔ لہٰذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں وہ ہیں جنھیں انسان مسخر کرسکتا ہے۔ انھیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔ کائنات کی جو قوتیں ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئیں، انھیں چھوڑیئے۔ جو قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں انکے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان کے سامنے جھکنا چاہئے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رو سے) صف آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قابل نہیں، چہ جائیکہ اسے "جماعت مومنین" کہا جائے (کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہے)"۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ۱ ص ۲۲۳)

جبریل :-

"انکشاف حقیقت کی "روشنی" (ذریعہ یا واسطہ) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا ہے"۔

(ابلیس و آدم ص ۲۸۳)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد :-

نمونہ کے طور پر صرف "سورۃ فاتحہ" کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جو اس کی سات آیتوں کی نمبروار تشریح ہے۔

(۱) "زندگی کا ہر حسین نقش اور کائنات کا ہر تعمیری گوشہ خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ داد تحسین لے لیتی ہے۔

(۲) وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشو نما سے تکمیل تک لئے جارہا ہے۔ عام حالت میں بتدریج، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

(۳) انسان کو یہ تمام سامان نشو و نما بلا مزد و معاوضہ ملتا ہے، لیکن اس کی ذات کی نشو نما اور اس

کے مدارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے، جن کے نتائج خدا کے اس قانون مکافات کی رو سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

(۴) اے عالمگیر انسانیت کے نشوونما دینے والے! ہم تیرے اسی قانون عدل و ربوبیت کو اپنا ضابطۂ حیات بناتے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشوونما کر سکیں اور پھر انہیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

(۵) ہماری آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اس کی منزل مقصود تک لے جانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے۔ نکھر اور ابھر کر ہمارے سامنے آ جائے۔

(۶) یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر، پچھلی تاریخ میں، سعادت مند جماعتیں زندگی کی شادابی و خوشگواری، سرفرازی و سربلندی اور سامان زیست کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ یاب ہوئی تھیں۔

(۷) اور ان کا انجام ان سوختہ بخت اقوام جیسا نہیں ہوا تھا جو اپنے انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے یکسر تباہ و برباد ہو گئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستے سے بھٹک کر اپنی کوششوں کو نتائج بدوش نہ بنا سکیں، اور اس طرح ان کا کاروان حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستیوں کے پیچ و خم میں کھو کر رہ گیا"۔

(مفہوم القرآن از پرویز، پارہ اول ص ا، شائع کردہ میزان پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور)

پرویز کی پوری کتاب "مفہوم القرآن" اسی تحریف والحاد سے بھرپور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔

آدم علیہ السلام :-

"ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ "آدم" جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۳/۲) نبی تھے۔

قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصۂ آدم کی جو تفاصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ

انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظ دیگر: قصۂ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود "آدمی" کی داستان کا ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے۔ اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (Primitire) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (Social Life) شروع کی۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ا، ص ۲۱۴)

حضور ﷺ کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا :-

(۱) "رسول اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(سلیم کے نام، ج ۳، ص ۳۶)

(۲) مخالفین بار بار نبی اکرم ﷺ سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا۔ اس کے معجزات صرف دو ہیں:

(۱) یہ کتاب جس کی مثل و نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا (۵۱/۲۹) اور

(۲) خود اس رسول ﷺ کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر قائم ہے (۱۰/۱۶) ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے ہو تو قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۱۰/۱۰۱ ارض و سماوات پر غور کرو۔ قدم قدم پر معجزات دکھائی دیں گے۔

غور کرو سلیم! حضور نبی اکرم ﷺ کو تو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا جاتا"۔

(سلیم کے نام، ج ۳، ص ۹۱-۹۲)

(۳) "نبی اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ) ہے کوئی اور معجزہ نہیں دیا گیا"۔

(معارف القرآن، ج ۳، ص ۷۳۱)

انکار معراج :-

"سورۂ بنی اسرائیل کی آیت اسریٰ میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا تاکہ وہاں اسے اپنی آیات دکھائے..... خیال ہے کہ اگر

یہ واقعہ خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب ہجرت کا بیان ہے۔ اس طرح مسجد اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہو گی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا"۔ (معارف القرآن ج ۳ ص ۳۹۶)

عقیدہ تقدیر کا انکار :-

"مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ ہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری پٹڑی پر جا پڑی انہوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزو ایمان بنا دیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کا چھٹا جزو انہی کا داخل کیا ہوا ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۱۹۰)

وزن اعمال کی افیون :-

"اس پیشوائیت نے جس کا ہمارے یہاں ملائیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ افیون پلانی شروع کی کہ دنیا کے معاملات دنیا داروں کا حصہ ہیں جو اس مردار کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کیلئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم دے رکھے ہیں ان کے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں عقل کا کوئی کام نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اسلئے اسے کرنا ہے اور اس کا "ثواب" تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام پرزیاں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی"۔ (قرآنی فیصلے ص ۶۷)

نظریہ ارتقاء :-

"یہ سوال کہ دنیا میں "سب سے پہلا انسان" کس طرح وجود میں آ گیا۔ ذہن انسانی کے لئے وجہ ہزار حیرت واستعجاب رہا ہے چنانچہ ان مذاہب میں جن میں توہم پرستی نے حقائق کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے حل میں عجیب وغریب افسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے اس کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم وبصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔ سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک ذرے مختلف ارتقائی منازل طے کر کے قریباً قرن کے بعد، انسانی صورت میں متشکل ہو گئے۔ یعنی سب سے پہلے کوئی

ایک فرد صورت انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی۔ ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں کھی ہوئی ہے"۔

(ابلیس و آدم از پرویز، ص ۶۳-۶۴، شائع کردہ طلوع اسلام، کراچی)

ارکان اسلام :-

"اسلامی نظامِ زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہوگئی جب دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت، ہماری زکوٰۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اسلئے ہوتا ہے کہ اس سے "ثواب" ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں اسی کو پن کہتے ہیں، اور ثواب سے نجات (مکتی یا Salvation) ملتی ہے آپ نے دیکھا کہ کس طرح سے دین (نظام زندگی) یکسر مذہب بن کر رہ گیا۔ اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی"۔

(قرآنی فیصلے از پرویز، ص ۳۰۱-۳۰۲، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی)

نماز :-

(۱) "عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ (یہ لفظ ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہٰذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح "اقیموا الصلوٰۃ" کا ترجمہ ہو گیا۔ نماز پڑھو۔ جب گاڑی نے اس طرح پٹری بدلی تو اس کے پہیے (۲) کا ہر چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا۔ چنانچہ اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی پرستش کرنا"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۲۶، ۲۷)

(۲) "قرآن کریم نے "نماز پڑھنے" کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے۔ مسلمان نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انہوں نے نظام

الصلوٰۃ کو قائم نہیں کیا اگئی نماز، ایک وقت معینہ کے لئے، ایک عمارت (مسجد) کی چاردیواری کے اندر، ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے"۔ (معارف القرآن، ج ۳، ص ۳۲۸)

پرویز کے نزدیک "اقام الصلوٰۃ" سے مراد ہے:۔

(۳) معاشرے کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہوتی جائے، قلب ونظر کا وہ انقلاب جو اس معاشرے کی روح ہے"۔

(نظام ربوبیت، ص ۸۷)

کم از کم دو وقت کی نماز :۔

"سورہ نور میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کا ذکر (ضمناً) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہئے کہ وہ تمہاری (Privacy) کے اوقات میں اجازت لے کر کمرے کے اندر آیا کریں۔ یعنی مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ. (۲۴/۵۸) "صلوٰۃ الفجر" سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو اور صلوٰۃ العشاء کے بعد"۔ اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کیلئے"۔ (کم از کم) یہ دو اوقات متعین تھے۔ جبھی تو قرآن کریم نے انکا ذکر نام لے کر کیا ہے"۔ (لغات القرآن از پرویز، ج ۳، ص ۱۰۲۳-۱۰۲۲)

نماز میں ردوبدل :

"جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادات دونوں پر منطبق ہوگا۔ یعنی اگر جانشین رسول اللہ ﷺ (یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا۔ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۴-۱۵)

زکوٰۃ :۔

(۱) "زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اس لئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریات ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ

ہنگامی صورتوں میں حکومت وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو، لہٰذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۳۵)

(۲) "ظاہر ہے کہ ہماری حکومت جو زاسلامی حکومت نہیں ہے۔ اس لئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہو گئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اس کے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ، قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۳۷)

(۳) "اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پا جائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو اس کی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی۔ ۱

(سلیم کے نام، پانچواں خط، ج ۱، ص ۷۷-۸۷)

(۴) "زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں تغیر و تبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۲)

(۵) زکوٰۃ سے مراد اڑھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے جس کی سرانجام دہی مومنین کے ذمہ ہے"۔ (نظام ربوبیت، ص ۱۲۴)

(۶) ایتاءِ زکوٰۃ — نوع انسانی کی نشو و نما کا سامان بہم پہنچانا (تزکیہ کے معنی ہیں نشو و نما — پالیدگی)"۔ (نظام ربوبیت، ص ۸۷)

صدقات اور صدقۂ فطر:

(۱) "صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومت اسلامیہ کی طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقۂ فطر ہے"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۵۰)

---

۱ یعنی جب اشتراکی نظام مکمل طور پر ملک میں رائج ہو جائے گا تو زکوٰۃ کی ضرورت ختم ہو جائے گی کیونکہ زکوٰۃ کا حکم تو پرویز کے نزدیک عبوری دور سے متعلق ہے۔

(۳) اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر نکال کر اپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے گا۔ تو روزے معلق رہ جائیں گے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گویا صدقۂ فطر ملت کے اجتماعی مصالح کیلئے نہیں بلکہ ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی............ لیکن جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوۃ دی جاتی رہے گی۔ قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر، بیدر، بھوکی، ننگی، اسلام کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام کیلئے آلۂ کار کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے"۔

(قرآنی فیصلے، ص ۵۱، ۵۲)

حج:

(۱) "نماز ان کی پوجا پاٹ، حج ان کی یاترا، رسوم باقی، خود فنا...... حج کرنے جاتے ہیں تاکہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کر کے لیتے آئیں تاکہ اسے مردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکرات موت کی ہچکیاں جن میں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے"۔ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۹۲)

(۲) "اول تو حج ہی اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض "یاترا" بن کر رہ گیا ہے۔ حاجی وہاں جاتے ہیں تاکہ اپنے تمام سابقہ گناہ آب زمزم سے اس طرح کے واپس آ جائیں جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۶۳)

(۳) "حج عالم اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو اس امت کے مرکز محسوس (کعبہ) میں اس غرض کے لئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی رو سے تلاش کیا جائے اور اس طرح یہ امت اپنے فائدہ کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے"۔

(لغات القرآن، ج ۲، ص ۴۷۴)

قربانی:-

(۱) "حج عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس کا نام ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد ونوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ تھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بن کر رہ گئی ہے۔ (رسالہ قربانی از پرویز ص ۳)

(۲) قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے..... عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگان ملت ایک لائحہ عمل طے کر لیں گے تو اس کے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا جہاں یہ باہمی بحث وتمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی، آج صبح پاکستان والوں کے ہاں۔ شام کو اہل افغان کے ہاں۔ اگلی صبح اہل شام کی طرف۔ وقس علی ذلک۔ ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کر لئے جائیں گے۔ امیر بھی غریب بھی۔ اس مقصد کی لئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔ قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۵)

(۳) مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں..... اس لئے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے..... ذرا حساب لگائیے کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے..... اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس لاکھ کی آبادی میں سے اگر پچاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔ اب اس حساب کو پورے پاکستان پر پھیلائیے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں؟

لیکن اگر ہمیں سوچنا آجائے تو پھر ہماری بربادی کیوں ہو؟

(قرآنی فیصلے ص ۵۵، ۵۶)

(۴) "مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحب نصاب

پر واجب ٹھہرایا جاتا ہے کہیں اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گذر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۶۴)

(۵) "قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اب جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دبائے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصود خداوندی ہے اور نہ ہی ان کی ہم آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔ وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی وذلک خسران المبین. (قرآنی فیصلے، ص ۶۵)

تلاوت قرآن کریم :-

"یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے "ثواب" ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ در حقیقت عہد سحر کی یادگار ہے"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۱۰۲)

ایصال ثواب :-

"اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ "ایصال ثواب" کا عقیدہ کس طرح "مکافات عمل" کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا جنہیں مٹانے کے لئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں ان کے پاس موجود ہے۔ اس سے بڑا تحیر بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا۔ (قرآنی فیصلے، ص ۹۸)

دین کے ہر گوشہ میں تحریف ہو چکی ہے :-

"وہ دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا کونسا گوشہ اور کونسا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی"۔ (قرآنی فیصلے، ص ۲۶)

برہمو سماجی مسلمان :-

"یہ ہر رنگ کی "خدا پرستی" میں "نیک عملی" کی راہیں بتانے والے" برہمو سماجی مسلمان" کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے "خدا پرستی" کسے کہتے ہیں اور "نیک عملی" کیا ہوتی ہے؟"۔ (سلیم کے نام اٹھارواں خط، ج ۲، ص ۱۵)

قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے :-

''اسی حقیقت کو قرآن نے سورہ آل عمران میں زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کون سی اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز و فلاح اور سعادات و برکات کی یہی ایک راہ ہے۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (۳/۸۵) جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کرے گی تو اس کی یہ راہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آخر الامر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ بھلا سوچو کہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کرے گا جس نے ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ حالانکہ ان کی طرف خدا کا واضح ضابطۂ حیات آ چکا تھا اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے کہ ان کے رسول نے اس ضابطۂ حیات پر عمل پیرا ہو کر کس طرح تعمیری نتائج پیدا کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم نے کفر کی راہ اختیار کر لی۔ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ سو ایسی ظالم قوم کو خدا کس طرح سعادتوں کی راہ دکھائے! اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَیْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ان کی اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہو گئی جو نظام خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوئی تھیں اور ان تمام آسائشوں سے بھی محروم ہو گئی جو فطرت کی قوتوں کو مسخر کرنے سے ملتی تھیں حتی کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوسری قومیں بھی انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیتیں اور دور دور رکھتی ہیں لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ۔ اس بنا پر کہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا ہے ان کی اس تباہی میں کسی طرح کمی واقع نہیں ہو سکتی، نہ ہی انہیں اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی جتنی مہلت خدا کے قانون امہال و تدریج کی رو سے ملا کرتی ہے.....

دیکھو سلیم! قرآن نے واضح الفاظ میں بتادیا ہے کہ اس امت کو جو سرفرازیاں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بینات (قرآن کے واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے پھر جب انہوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے محروم ہو گئے۔

(سلیم کے نام پینتیسواں خط، ج ۳، ص ۱۹۷ ۱۹۹۲ء)

پرویزی شریعت میں صرف چار چیزیں حرام ہیں :-

محمد صبیح ایڈووکیٹ نے دارالاشاعت قرآن شھدرہ سے ۹۶ صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام ہے "حلال وحرام کی تحقیق" ماہنامہ "طلوع اسلام" بابت مئی ۱۹۵۲ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئی جو داد تحقیق دی گئی ہے درج ذیل ہے۔

"سید محمد صبیح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں"۔ یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہمارے مروجہ اسلام میں حرام وحلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شئے کو حرام قرار دیدے، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے (طلوع اسلام مئی ۵۲ء، ص ۶۹)" چودھری غلام احمد پرویز کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد ونظریات سے پر ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انہوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کرلیا ہے۔

حضرات علماء کرام از روئے شرع بیان فرمائیں کہ اس فرقہ کے بانی اور اس کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے؟ اور کیا وہ کسی مسلمان کے وارث ہوسکتے ہیں؟ بینو اوتوجروا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب واللہ الموفق للصواب

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، ولا عدوان الا علی الظالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد .

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس کی تشریح و تعبیر کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے قول و فعل اور تقریر سے قرآن کریم کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت نے آپ ﷺ کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا اور اس طرح قرآن کریم کی تعبیر و تشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہوگئی جس طرح اس کے الفاظ محفوظ ہیں۔

پھر امت کے مسلسل تعامل و توارث نے اس کی حفاظت پر مہریں ثبت کیں، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تعبیر کرے یا ضروریاتِ دین: اللہ، رسول ﷺ، آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج وغیرہ کی کوئی نئی تشریح کرکے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے جو امت کے اجماع اور اس کے چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے خلاف ہو۔

اسی طرح امت مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآن کریم کی ہدایت اور حکم کے بموجب اطاعت رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا اور اس سے انحراف کو کفر و الحاد جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات و شرعی مصطلحات میں نئی نئی تعبیر و تشریح کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ و قرامطہ نے برپا کیا، امت نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل کفر الزنادقۃ والملاحدۃ. الی ان قال. وتلقبوا بجمیع آیات کتاب اللہ عزوجل فی تاویلھا جمیعاً بالبواطن التی لم یدل علی شئی منھا دلالۃ

ولا امارۃ ولالھا فی عصر السلف الصالح اشارۃ و کذلک من بلغ مبلغھم
غیر ھم فی تعفیۃ اثار الشریعۃ ورد العلوم الضروریۃ التی نقلتھا الامۃ خلفھا
سلفھا. (ص ۴۴۵، ملاحظہ ہو اکفار الملحدین، ص ۱۵)

محقق محمد بن ابراہیم الوزیر ایثار الحق ص ۴۴۵ فرماتے ہیں:

جیسے زنادقہ اور ملاحدہ کا کفر ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات کو
بنالیا اور ان کی تاویل ظاہری معنی سے پھیر کر ایسے خودساختہ معانی سے کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل
نہ کوئی قرینہ اور نہ سلف امت سے اس بارے میں کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم ان لوگوں کا
آثار شریعت کے مٹانے اور ضروریات دین کے (جو سلف سے خلف تک بطور وراثت چلے آر
ہیں) انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔

اور علامہ محمد امین شامی رد المحتار میں لکھتے ہیں:

یعلم مماھنا حکم الدروز و التیامنۃ فانھم فی البلاد الشامیۃ یظھر
الاسلام والصوم والصلاۃ مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر و ا
وان الالوھیۃ تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والص
والحج یقولون المسمی بھا غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نب
محمد ﷺ کلمات فظیعۃ، وللعلامۃ المحقق عبدالرحمن العمادی فیھم فتو
مطولۃ. وذکر فیھا. انھم ینتحلون عقائد النصیریۃ و الاسماعیلیۃ الذین یلقب
بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاھ
الاربعۃ انہ لا یحل اقرارھم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرھا ولا تحل
کنحھم ولا ذبائحھم.

(ج ۳، ص ۳۱۱، طبع استنبول)

یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ و نما
اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں

اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں۔ علامہ محقق عبدالرحمٰن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں، نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذموم اغراض کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد آنجہانی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات و نصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا آخر علماء حق نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عنایت اللہ مشرقی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا استہزاء و استخفاف کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول کو بحیثیت امیر کے مطاع مانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔

غرض علماء امت کا ہمیشہ یہ اہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندیقوں اور ملحدوں کے کفر و الحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدہ الٰہی پورا کریں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"یحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين"۔

ترجمہ: "ہر پچھلی نسل میں سے ارباب دیانت اس علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور جاہلوں کی من مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے"۔

اب اس دور کے ملحدوں اور زندیقوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد پرویز نے اپنے ذمہ لی ہے۔ استفتاء میں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں:

"تنقیحات"

(۱) قرآن کریم میں جہاں بھی "اللہ اور رسول" کا نام آیا ہے اس سے مراد "مرکز ملت" ہے۔

(۲) جہاں اللہ ورسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد "مرکزی حکومت کی اطاعت" ہے۔

(۳) قرآن کریم میں "اولی الامر" سے مراد افسران ماتحت ہیں۔

(۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

(۵) رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

(۶) رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بہ حیثیت "مرکز ملت" آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

(۷) ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرتے ہوں گے۔

(۸) قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات، زکوۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

(۹) شریعت محمدیہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی "شریعت" وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب ومدون کرے۔

(۱۰) مرکزِ ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق غرض جس چیز میں چاہے رد و بدل کر دے۔

(۱۱) "مرکزِ ملت" اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔

(۱۲) حدیث عجمی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔

(۱۳) آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا۔

(۱۴) آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

(۱۵) تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷) آخرت سے مراد مستقبل ہے۔

(۱۸) جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

(۱۹) فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ "ایمان بالملائکہ" کا مطلب یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہیے۔

(۲۰) جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔

(۲۱) قرآن کریم کے مفہوم میں الحاد۔

(۲۲) آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوعِ انسانی ہے۔

(۲۳) جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(۲۴) معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور ''مسجد اقصیٰ'' سے مراد مسجد نبوی
ہے۔

(۲۵) تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

(۲۶) ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی
ہے۔

(۲۷) انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریہ ارتقا کے مطابق ہوئی ہے۔

(۲۸) نماز ''پوجاپاٹ'' روزہ ''برت'' اور حج ''یاترا'' ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ۔

(۲۹) نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ ''قیام صلوٰۃ'' یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔

(۳۰) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے۔

(۳۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔

(۳۲) آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو

زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

(۳۳) صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔

(۳۴) حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس ہے۔

(۳۵) قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے "راشن" مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

(۳۶) تلاوت قرآن کریم "عہد سحر" یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

(۳۷) ایصال ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔

(۳۸) دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے۔

(۳۹) قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے۔ اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔

(۴۰) صرف چار چیزیں مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

مذکورہ بالا عقائد و نظریات نصوص قرآن و حدیث، اجماع اور چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر تنقیح کا قرآن و حدیث و اجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ غلام احمد پرویز نے کس طرح اسلام کو مسخ کر کے ایک نئے الحاد و زندقہ کو جنم دیا ہے۔

(۱) ''قرآن کریم میں جہاں بھی ''اللہ ورسول'' کا نام آیا ہے اس سے مراد مرکز ملت ہے

یہ کھلی ہوئی تحریف والحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔واضح رہے کہ ''اللہ'' کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر وقطعی ہے اور اسی طرح لفظ رسول'' کی دلالت بھی، اور شریعہ کے معنی ظاہر وقطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا الحاد وزندقہ کے سوا کچھ نہیں۔

لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی اور ''اللہ ورسول'' کی دلالت ''مرکز ملت'' پر ان تینوں دلالتوں میں سے کوئی سی بھی نہیں۔عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی لغت میں بھی اللہ ورسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت ہے۔قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے اور اللہ ورسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں۔عربی زبان کے اشعار ومحاورات موجود ہیں۔پرویز نے اللہ ورسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جاسکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذات گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ ورسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوس قدسیہ کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔پھر قرآن کریم کی بیشمار آیات میں اللہ ورسول کا ذکر آیا ہے اگر اس سے مرکز ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟ مزید برآں قرآن کریم میں اللہ ورسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔کیا مرکز ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہے؟ اللہ ورسول پر ایمان نہ لانا کفر ہے، کیا مرکز ملت پر بھی ایمان نہ لانے کا نتیجہ کفر ہوگا؟ اللہ ورسول کے خلاف ذرا بھی عقیدت میں فتور آجائے تو کفر ہے، کیا مرکز ملت کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ جو قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکز ملت کی ہوں گی؟

الغرض اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت قطعاً نہیں ہوسکتا یہ صراحۃً الحاد وزندقہ ہے

الفاظ قرآن کو باطنی مفاہیم پہنانے کی بدترین کوشش، قرآن کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

ترجمہ: بلاشبہ وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد (کجروی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو آئے گا قیامت کے دن امن سے، کئے جاؤ جو چاہو وہ بیشک جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو سن کر جو لوگ کجروی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں واہی تباہی شبہات پیدا کر کے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس نے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا "اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ" یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اس کی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

(۳) "جہاں اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے"

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد و زندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی و ظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہوں گے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کئے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظام حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی کیا شکل ہوگی؟

یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے

سارے دین کی عمارت اسی مقام پر قائم ہے اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

"قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ".

(آل عمران رکوع ۴ پارہ ۳)

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پس اگر تم اس سے اعراض کرو تو (یاد رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا"۔

(۳) "قرآن کریم میں "اولی الامر" سے مراد افسران ماتحت ہیں"

یہ قرآن مجید کی کھلی ہوئی تحریف ہے۔ یاد رہے کہ آیت کریمہ "اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ" کی جو تعبیر و تشریح پرویز کی عبارت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے "اللہ کی اطاعت" سے مراد وہ اوامر الٰہیہ ہیں جو قرآن کی صورت میں امت کو دیئے گئے ہیں اور "اطاعت رسول" سے مراد وہ احکام نبویہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمامتر ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور "اولی الامر" سے مراد وہ با اقتدار طبقہ ہے جو تفقہ فی الدین کے وصف سے متصف ہو اور اعلاء کلمۃ اللہ اور اجراء احکام شریعت میں دل و جان سے ساعی ہو نیز وہ علماء ربانی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباسؓ جو "ترجمان قرآن" اور "حبر امت" کے لقب سے عہد صحابہ میں مشہور ہوئے ہیں ان سے "اولی الامر" کی جو تفسیر الدر المنثور میں بروایت ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے وہ یہ ہے:

"یعنی اهل الفقه والدین واهل طاعة الله الذین یعلمون الناس معانی دینهم ویامرونهم بالمعروف وینهونهم عن المنکر فاوجب الله طاعتهم علی العباد". (ج ۲، ص ۱۷۶)

ترجمہ: یعنی وہ حضرات جو فقہ و دین کے حامل ہوں اور اللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اور لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہوں، نیکی کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے بندوں پر فرض کی ہے۔

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو الدر المنثور، ج ۲، ص ۱۷۶)

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی زندگی قرآن و سنت کی مزاولت میں گزری ہو اور جو سرتاپا شریعت مقدسہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں وہی اللہ اور اس کے رسول کے دین کی تعبیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کو واجب قرار دیا جا سکتا ہے، جاہل بے دین یا فاسق اور بد عقیدہ افسران ماتحت اور حکام وقت جنھوں نے انگریز کی اطاعت و خدمت گزاری میں اپنی زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر و تشریح کا حق کیسے دیا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں "اولوالامر" کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں، اور بعض روایات میں صرف صحابۂ کرام کو "اولی الامر" کا مصداق قرار دیا ہے، ان تشریحات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ "اولی الامر" سے افسران ماتحت اور اللہ و رسول سے "مرکزِ ملت" یا "نظامِ حکومت" مراد لینا صریح کفر و الحاد نہیں تو اور کیا ہے۔

(۴) "رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے"

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعت رسول دین کے مسلمات میں سے ہے امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات نے اطاعت رسول کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا ہے، رسول پر ایمان

لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے رسول کی اطاعت فرض ولازم تھی۔ دیکھئے قرآن کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط (النساء: ع ۹، پ ۵)

ترجمہ: ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء، ع ۱۰، پارہ ۵)

ترجمہ: جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور محبت الٰہی کے دعویداروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر وعیاں ہوگی جب کہ تم اتباع واطاعت میں سرگرم ہوگے۔ معلوم ہوا اتباع رسول کے بغیر محبت الٰہی اور اتباع قرآن کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے، ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (آل عمران، ع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اطاعت رسول کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۔

(آل عمران، ع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: آپ کہہ دیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی پھر اگر اعراض کریں تو (سنا دیجئے) کہ اللہ کو کافروں سے محبت نہیں۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ. (آل عمران، ع ۱۴، پارہ ۴)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ.

(الانفال، ع ۳، پارہ ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس سے مت پھرو سن کر۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ.

(الانفال، ع ۶، پارہ ۱۰)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ.

(النور، ع ۷، پارہ ۱۸)

ترجمہ: اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ.

(النور، ع ۷، پارہ ۱۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، پھر اگر تم اعراض کرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا اگر اس (رسول کی) اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام لانے والے کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ.

(النور، ع ۷، پارہ ۱۸)

ترجمہ: قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

(محمد، ع ۴، پارہ ۲۶)

ترجمہ: اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول کا بار بار تاکیدی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ ﷺ کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کالعدم ہے اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (ﷺ) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور زبان وقلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ہے۔ ارشاد ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(النساء، ع ۹، پارہ ۵)

ترجمہ: سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیت کریمہ جس حقیقت کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اطاعت رسول کے بارے میں شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اس کے ماننے کی مکلف ہے۔

غرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

(الاحزاب، ع ۵، پارہ ۲۲)

ترجمہ: اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو وہ صریح اور صاف گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن کو فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کیلئے سعادت وسلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں ضلال وگمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقم طراز ہیں:

"ای ان یختاروا من امرهم ماشاؤا بل یجب علیهم ان یجعلوا رأیهم تبعاً لرأیه علیه الصلوٰة والسلام واختیارهم تلوًا لا ختیاره۔

(روح المعانی، ص ۲۲، ج ۲۲)

ترجمہ: یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان پر لازم ہے کہ اپنی آراء کو جناب رسول اللہ ﷺ کی رائے مبارک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکیدی حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

(النور، ع ۹، پارہ ۱۸)

ترجمہ: سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے حکم کا اس سے کہ آ پڑے ان پر کچھ خرابی یا پہنچے ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔ (النساء، ع ۷، پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم اس کو حوالہ کریں گے وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت کرے اور سب مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے لئے جدا راہ اختیار کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے (العیاذ باللہ)۔ ان آیات کے بعد جب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو امت پر فرض و لازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں چند احادیث ہدیہ ناظرین ہیں۔

عن ابی هريرة قال قال رسول اللهﷺ كلّ امتی يدخلون الجنة الامن ابی قيل من ابی قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی۔

(رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کریں! عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

عن جابر فی حديث طويل. فی اخره.

"فمن اطاع محمداً فقد أطاع الله ومن عصى محمداً فقد عصى الله و محمد فرق بين الناس"۔ (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے کہ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ خط امتیاز کھینچنے والے ہیں مومن اور کافر کے درمیان۔

عن مالک بن انس مرسلاً قال قال رسول اللہ ﷺ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنة رسولہ۔ (موطا)

جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ: والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیاً وادرک نبوتی لاتبعنی۔ (دارمی)

ترجمہ: جناب رسول ﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو تم گمراہ ہو جاؤ، اور اگر وہ بھی بقید حیات ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔

پرویز کے کفر وضلال کا نقطہ اولیں اطاعت رسول کا انکار ہے اسی لئے علماء امت نے اطاعت رسول کو اصل دین قرار دیا تھا اور اس سے سرمو تجاوز کو زیغ وضلال کا سرچشمہ، امام اہل سنت امام احمد بن حنبل الشیبانی کے الفاظ پڑھئے پرویز پر یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الامام احمد فی روایة الفضل ابن زیاد. نظرت فی المصحف فوجدت طاعة الرسول ﷺ فی ثلاثة وثلاثین موضعاً ثم جعل یتلو (فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة) الآیة وجعل یکررھا ویقول وما الفتنة الشرک لعلہ اذا رد بعض قولہ ان یقع فی قلبہ شئ من الزیغ فیزیغ قلبہ فیھلکہ وجعل یتلو ھذہ الآیة (فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم) (الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص ۵۵)

ترجمہ: امام احمدؒ نے فرمایا (جیسا کہ فضل بن زیاد کی روایت ہے) کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو تینتیس (۳۳) مقامات پر جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر

آپ اس آیت کی تلاوت فرمانے لگے فلیحذر الذین الخ (چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول (ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو کوئی فتنہ پہنچ جائے اور ممدوح اس آیت کو بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ فتنہ کیا ہے؟ فتنہ سے مراد یہ کہ جب کوئی شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے دل میں کجی سی پیدا ہوگی اور پھر جب اس کا دل کجی میں مبتلا ہو جائے گا تو اس کو ہلاک کر دے گا، اور پھر آپ یہ آیت پڑھنے لگے فلا وربک الخ (تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے تاوقتیکہ وہ اپنے اختلافات میں آپ کو حکم قرار نہ دیں۔

اطاعت رسول کا انکار در حقیقت رسول ﷺ سے برائت و بیزاری ہے جو صریح کفر ہے۔ علامہ شامی شفاء قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ:

قال ابو حنیفة و اصحابه من بری من محمد ﷺ او کذب به فهو مرتد.

(رد المحتار، ص ۳۰۱)

ترجمہ: امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا جو شخص جناب رسول اللہ ﷺ سے بیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلائے وہ مرتد ہے۔

رسول کے فیصلوں سے انکار در حقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے انکار کفر ہے۔ آیت کریمہ "وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ" کی تفسیر کے سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی لکھتے ہیں:

ای الا لیطیعه من بعث الیه ویرضی بحکمه فمن لم یرض به لم یرض برسالته فهو تارک لما یجب علیه کافر — قال القاضی کانه ای الله احتج بذلک علی ان الذی لم یرض بحکمه وان اظهر الاسلام کافر وقیل فی توجیهه ان لم یرض بحکمه لم یرض بحکم الله تعالیٰ ومن لم یرض بحکم الله تعالیٰ فهو کافر.

(نسیم الریاض، ج ۴، ص ۳۵۲)

یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا ہے وہ اس کی اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضامندی کا اظہار کریں لہٰذا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں وہ اس کی رسالت سے بھی راضی نہیں وہ اپنے فرض کا تارک اور کافر ہے قاضی (عیاض) نے فرمایا گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضامند نہ ہوا اگرچہ وہ اسلام کا اظہار کرے کافر ہے۔ آیت کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں وہ کافر ہے۔

لطف یہ ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا عقیدہ نہ رکھنے کی وجہ سے" غلام احمد پرویز خود بھی اپنے فتوی کی رو سے کافر ہے۔ پرویز کا یہ فتوی ۱۹۵۳ء میں ادارۃ المتقین کے موقر ماہنامہ "صدق" میں شائع ہوا تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں

"اتباع رسول کی اس سے بین دلیل اور کون سی ہو سکتی ہے لہٰذا یہ واضح ہو گیا کہ بعض وقتی اور خالصتاً عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت بہ حیثیت امیر قوم تھی لیکن حضور کی اطاعت بہ حیثیت رسول مستقل اور قیامت تک کے لئے فرض بلکہ شرط ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سرتابی ابدالآباد کے جہنم کا موجب ہوتی ہے"۔

(ایشیا لاہور، ۱۶ اپریل ۱۹۶۷ء جلد ۱۶ شمارہ ۱۴ ص ۱۰ کالم ۳)

(۵) یہ کہنا کہ "رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے"

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت ﷺ کی ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت ﷺ، معلم، مربی و شارح کتاب الٰہی امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہیں یعنی

وجہ ہے جس کی بنا پر آپ ﷺ کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپ ﷺ کی اطاعت مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ ﷺ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کیلئے آیات ذیل پر نظر ڈالئے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۔ (البقرہ ۔ ع ۱۳ ، پارہ ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث کر جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی "تعلیم" دے اور ان کا "تزکیہ" کرے۔

اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں:

(۱) لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا۔

(۲) انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دینا۔

(۳) ان کا تزکیہ و تربیت کرنا۔

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ ۔ (النحل: ع ۶ ، پارہ ۱۴)

ترجمہ: اور (اے نبی) یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح کرو وہ چیز جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔

یعنی آنحضرت ﷺ کا کام ہی یہ ہے کہ "کتاب اللہ" کے مضامین کو خوب کھول کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب وہی معتبر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو۔

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۔

(النساء: ع ۱۶ ، پارہ ۵)

ترجمہ: بیشک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول (ﷺ) ہم نے اپنی یہ کتاب تم

لئے اجتہاد کی جو اس نے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جا رہا ہے لہٰذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپ ﷺ کے فیصلوں سے سرمو تجاوز نہ کریں اور آپ ﷺ کے فیصلوں کے سامنے گردنیں جھکا دیں۔

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ.

(الاعراف — ع ۱۹، پارہ ۹)

ترجمہ: وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اور بندھن اتار دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔

اس آیت شریفہ میں آنحضرت ﷺ کو ذیل کے تشریعی اختیارات تفویض کئے جا رہے ہیں۔ (۱) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ (۲) پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا۔ (۳) لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتار دینا جن میں پچھلی امتیں جکڑی تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی جن حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

(۶)

"رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بحیثیت "مرکزِ ملت" آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے"۔

یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس قیامت تک کے لئے واجب الاطاعت ہے اور آپ ﷺ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول و نبی ہیں اور جب

آپ ﷺ کی رسالت و نبوت باقی ہے تو آپ ﷺ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی۔

اس لئے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے

یہ کہنا کہ "اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے" قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورے سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جا سکتی پھر قرآن

میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آیا ہے۔ اس کی پرویز کیا تاویل کریں گے

(۷) "ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے"

یہ صریح الحاد و زندقہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت

رسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہٰذا قیامت تک کے لئے ہدایت و سعادت

آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ "کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے"

رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے۔ آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار

کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے

اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ ﷺ نے ہمیں دیا

بس اس سے آگے کچھ نہیں نہ آپ ہمارے لئے مطاع تھے نہ آمر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو

آپ کی رسالت العیاذ باللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہوگئی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار

ایمان بے معنی ٹھہرا۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح

صاحب قرآن پر بھی بلکہ در حقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان

مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعویٰ سچا نہیں

ہو سکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی اسکی

ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا تاکید حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعت رسول و حدیث کو ہر زمانے کے لیے سند و حجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر و الحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرت ابوبکر و عمر، دیگر خلفاء و راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی احادیث و ارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟ اسلام کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لیے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرتے ہوں گے۔

(۸) "قرآن کے احکام وراثت، قرض، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں"

یہ بھی کفر صریح ہے، کتاب و سنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کے عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انحراف تو ہے ہی، قرآن کریم نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ

(الانعام – ع ۱۳، پارہ ۸)

ترجمہ: تیرے رب کا کلمہ صدق و عدل کے ساتھ مکمل ہو گیا کوئی بدلنے والا نہیں اس کی بات کو۔

کلمات اللہ میں وراثت، قرض، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں اور وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

(المائدہ – ع ۶، پارہ ۶)

ترجمہ: جو ما انزل اللہ کے مطابق معاملات کے فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

میں تمام احکام مذکورہ داخل ہیں، اور یہ کہنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدی
کی جا سکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ. (البقرہ — ع ۱ پارہ ۱)

ترجمہ: کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔

اصل یہ ہے کہ غلام احمد پرویز شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشتراکی نقطۂ نظ
اختیار کئے ہوئے ہے، اور اس کا نام اس نے "قرآنی نظام ربوبیت" رکھا ہے اس سلسلہ میں
جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرض، لین دین، زکوٰۃ وغیرہ کے احکا
صراحۃً شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآن کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب
دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہیں، بالفاظ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائے گا او
نظام ربوبیت کا سورج طلوع ہوگا تو یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کر
میں اشارۃً یا کنایۃً ضرور فرماتا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظام ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدق
خیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت تک کے لئے دے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم
ہو جائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری دور سے
متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں محمد رسول اللہ والذین معہ کے دور سعادت میں پرویز کا تصنیف کردہ نظا
ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں۔ در صورت اثبات تاریخ کے کسی حوالے سے دکھلایا جا سکتا ہے کہ عبور
دور کے احکام ختم ہو گئے تھے؟؟

اور در صورت نفی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہو سکا اور محمد رسول اللہ والذین مع
عہد سعادت آگیں بھی جب اس کا تحمل نہ ہو سکا تو اس خود ساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

(۹) ''شریعت محمدیہ ﷺ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کیلئے تھی نہ کہ ہر زمانے کیلئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے''۔

یہ بھی کفر صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار، شریعت محمدیہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے، ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے اور جب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھہری پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کو شریعت جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا۔

پھر اطاعت رسول یا اتباع رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت و اتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کر لی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے دین و شریعت سے نہ پھرنا بلکہ اس پر قائم و دائم رہنا۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ (آل عمران – ع ۱۵، پارہ ۴)

ترجمہ: اور محمد (ﷺ) تو ایک رسول ہیں، گذر چکے آپ سے پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا الٹے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا اور اللہ ثواب دے گا شکر گذاروں کو۔

اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔ (الاحزاب ع ۳، پارہ ۲۱)

ترجمہ: بیشک تمہارے لئے رسول (ﷺ) اللہ کی ذات میں عمدہ نمونہ عمل ہے اس شخص کے لئے کہ جو اللہ اور روز آخرت سے آس لگائے ہو۔

تو اس سے مقصد یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی صرف آپ ﷺ کے عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آیت کریمہ تمام مسلمانوں کو بلا استثناء کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہر سچے مومن کے لئے جناب رسول ﷺ نمونہ کامل ہیں۔

صحابہ کرام اسی آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سنت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجه و ابن ابی حاتم عن حفص بن عاصم قال قلت لعبداللّٰه ابن عمر رضی اللّٰه عنهما رأیتک فی السفر لا تصلی قبل الصلاة ولا بعدها فقال یا ابن اخی صحبت رسول اللّٰه ﷺ کذا و کذا فلم اره یصلی قبل الصلاة ولا بعدها ویقول اللّٰه تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللّٰه اسوة حسنة واخرج عبدالرزاق فی المصنف عن قتادة قال هم عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه ان ینهی عن الحبرة فقال رجل الیس قدرایت رسول اللّٰه ﷺ یلبسها قال عمر بلیٰ قال الرجل الم یقل اللّٰه تعالیٰ لقد کان لم فی رسول اللّٰه اسوة حسنة واخرج الشیخان وغیرهما عن ابن عباس قال اذا حرم الرجل امراته فهو یمین یکفرها وقال لقد کان لکم فی رسول اللّٰه اسوة حسنة الی غیر ذلک من الاخبار۔ (روح المعانی، ج ۲۱، ص ۱۶۸)

ترجمہ: ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے عرض کیا "میں نے آپ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ نہ فرض نماز سے پہلے سنن و نوافل

پڑھتے ہیں اور نہ اس کے بعد اس پر آپ نے فرمایا برادر زادے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کافی عرصہ رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوا دیکھا اور نہ اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد كان لكم فی رسول اللّٰه اسوة حسنة. محدث کبیر عبدالرزاق مصنف میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھاری دار کپڑے کے پہننے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص نے کہا ”کیا آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا لقد كان لكم فی رسول اللّٰه اسوة حسنة بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پر اپنی بیوی کو حرام کرلے تو وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لقد كان لكم فی رسول اللّٰه اسوة حسنة۔

مزید برآں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

(حشر ۔ ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔

اس آیت پر منکرین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فئی اور غنائم کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے۔ اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ خصوص سبب۔ آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجی فرماتے ہیں:

هذا محمول على العموم فی جميع اوامره ونواهيه لانه لا يأمر الا بصلاح ولا ينهى الا عن فساد وان كانت الاية نزلت فی الفئی والغنائم اذ العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب۔

ترجمہ: یہ حکم جناب رسول اللہ ﷺ کے تمام اوامر و نواہی کے لئے عام ہے کیونکہ آپ کسی

خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی خرابی ہی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں اور گو یہ آیت قبی اور خاتم کے بارے میں اتری ہے تاہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیت ذیل میں شریعت محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف تصریح موجود ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے ساری امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (الجاثیہ۔ع ۲، پارہ ۲۵)

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر لگا دیا ہے تو اسی پر چلئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ علم نہیں رکھتے۔

پھر ساری امت دور رسالت سے لے کر آج تک اس پر متفق اللسان ہے کہ شریعت محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر امت دنیا و آخرت میں سعادت و کامرانی حاصل کرسکتی ہے اور سورۃ الجمعہ میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت صرف اس عہد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے ہے۔ ارشاد ہے:

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ (اور اس رسول کو مبعوث کیا دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے) پھر یہ کہنا کہ شریعت محمدیہ صرف اس عہد کے لئے خاص تھی کتنا بڑا کفر صریح ہے۔

(۱۰ و ۱۱)

"مرکز ملت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق میں ردوبدل کرسکتا ہے یا مرکز ملت اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردوبدل کرسکتا ہے"۔

صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے یہ خیال باطل دراصل دو لغو نظریوں پر مبنی ہے:

(۱) اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

(۳) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بحیثیت مرکز ملت تھی اور اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہونا واضح ہو چکا ہے۔

مقام غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں دین اسلام کے ابدی ہونے اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا اور یہ بات صاف ہو گئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الٰہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسمانی نازل ہو گی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہو گی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا. (المائدہ — ع ۱، پارہ ۶)

ترجمہ: آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو میں نے دین کے لئے پسند کیا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. (آل عمران — ع ۹، پارہ ۳)

ترجمہ: اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہو گا۔ اور وہ آخرت میں خسارے والوں سے ہے۔

پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کے لئے ہیں جب وحی آسمانی کا دروازہ بند کر دیا گیا تو خالق کے قطعی قانون کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے، آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے، لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم قابل قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور یہ دین وہ ہے جس کی تشکیل پرویز کر رہا ہے یا کوئی نام کی اصطلاحی حکومت اس کے مشورے کرے اس سے بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہو گا۔ گویا وحی آسمانی کی جو ابدی اور قطعی ہے چند دہریئے اور ملحد اکٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرأت اور ڈھٹائی کے ساتھ شاید ہی

تاریخ اسلام میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پرویز کی کفریات میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو
اس کی تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی۔

پرویز جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے کہ دین اسلام
صرف عہد نبوت تک کے لئے تھا اب ختم ہوگیا اور اب تو ہر ایک نام کی اسلامی حکومت کو یہ حق
حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے اور جو کچھ الٹا سیدھا وہ قانون بنادے بس وہی
دین اسلام ہے اور وہی اس زمانے کی شریعت ہے۔ بتلایئے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی
باطنی زندیق اور ملحد نے بھی دی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا
موثر تدبیر ہو سکتی ہے؟۔

(۱۲)

"حدیث عجمی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا مذہب ہے"

حدیث کو عجمی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے نصوص قطعیہ سے اس کا حجت
ہونا ثابت ہے۔ علاوہ ازیں حدیث وسنت کا انکار درحقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور
آپ کی حیثیت حکمرانی کو چیلنج ہے، حدیث وسنت کا حجت ہونا ظاہر وعیاں ہے، امت محمدیہ علیٰ
صاحبہا التحیات والتسلیمات کا غیر منقطع تعامل وتوارث اس پر شاہد صدق ہے، اس وقت حجیت
حدیث کے تمام دلائل کا استقصا مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں جناب رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے
ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (البقرہ - ع ۱۵ ، پارہ ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما
جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے
بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔

تحویلِ قبلہ کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

كَمَا اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. (البقرہ: ع ۱۸، پارہ ۲)

ترجمہ: جس طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

سورۂ آل عمران میں مسلمانوں پر احسان خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جا رہا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ.

(آل عمران — ع ۱۷، پارہ ۴)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو وہ صریح گمراہی میں تھے۔

اور سورۂ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ.

(الجمعہ — ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا کہ وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیات جلیلہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کو متعین کیا گیا ہے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) تلاوت آیات۔

(۲) کتاب وحکمت کی تعلیم۔

(۳) تزکیہ وتطہیر نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب وحکمت کی تعلیم تلاوت آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہو سکتی ہے ورنہ اس کا علیحدہ ذکر بے معنی تھا۔ اسی طرح "تزکیہ" بھی آپ کا ایسا خصوصی وصف ہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے زائد ہے ورنہ تزکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ، بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت وتزکیہ کی علمی وعملی تفصیل "حدیث وسنت" کہلاتی ہے۔ صحابہ وتابعین جن کی بصیرت قرآنی ہر زمانہ میں سند وحجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد "سنت رسول اللہ" ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصری، قتادہ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے[۱]۔ امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں اطاعت رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:

فذکر اللہ الکتاب وھو القران وذکر الحکمۃ فسمعت من ارضی بہ من اھل العلم بالقران یقول الحکمۃ سنۃ رسول اللہ وذلک انھا مقرونۃ مع کتاب اللہ وان اللہ افترض طاعۃ رسولہ وحتم علی الناس اتباع امرہ فلا یجوز ان یقال لقول فرض الا لکتاب اللہ ثم سنۃ رسولہ لما وصفنا من ان اللہ جعل الایمان برسولہ مقرونا بالایمان بہ (ص ۷۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے "الکتاب" کا ذکر کیا جس سے مراد قرآن کریم ہے اور الحکمۃ کا ذکر کیا ہے جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان علماء سے جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ کہتے سنا کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ ہے اور یہ اس لئے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اتباع رسول کو لوگوں پر حتمی قرار دیا لہٰذا

[۱] ملاحظہ ہو الدر المنثور ج ۱ ص

بھی امر کو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ۔ (النحل - ع ٦، پارہ ١٤)

ترجمہ: اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کیا ہے تا کہ تم واضح کر دو لوگوں کے لئے اس کو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی ہیں آپ ان کی تبیین فرمائیں۔ تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا جس کیلئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوا کرتی ہے بس قرآن کریم کی اسی تبیین و تشریح کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی و مطالب رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ ہیں جن کی آپ ﷺ نے اپنے عمل سے تشریح فرمائی ہے وہ ''احادیث فعلیہ'' یا ''تقریریہ'' مثلاً قرآن کریم میں ''اقیموا الصلوۃ'' وارد ہے آنحضرت ﷺ نے اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں فرما دیا۔

صلوا کما رأیتمونی اصلی۔

ترجمہ: تم بھی اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

یا جب قرآن پاک میں اتوا الزکوۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں مقادیر زکوۃ اور وجوب زکوۃ کے احکام بتا دیئے۔ یا چوری کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا ہے کہ:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ۔

(المائدہ - ع ٦، پارہ ٦)

ترجمہ: اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کی کمائی کی سزا میں (یہ) تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ ﷺ نے بتلا دیا کہ ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان وحی خفی
وحی ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ پر وحی
تھی اور وہ وحی بھی حجت شرعیہ ہوتی تھی چنانچہ آیات ذیل ملاحظہ ہوں۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ
يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ. (البقرہ۔ ع ۱۷، پارہ ۲)

ترجمہ: اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع
رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توثیق فرمائی جا رہی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رخ کیا
جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں نہیں ملتی جس میں
قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو لہذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ
جناب رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تھا۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ.

(الحشر۔ ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: تم نے کھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اپنی جڑ پر کھڑا رہنے دیا (یہ) اللہ کے حکم سے
(کیا)۔

غزوہ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے
درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اجاڑ دیے جائیں تا کہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں
نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ
چھوڑ دیے گئے تا کہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع
کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں، اس آیت میں "اس طعن کا جواب
دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ

وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دے دیا گیا تھا جس کی تعمیل آپ ﷺ نے کی۔ پھر وحی متلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا (الفتح ع ۳، پارہ ۲۶)

اور اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کا خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور کترتے ہوئے بے کھٹکے۔

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا داخلہ مکہ میں ہو چکا ہے اور سر منڈا کر اور بال کترا کر حلال ہو رہے ہیں پھر اتفاق سے اسی سال آپ ﷺ کا قصد عمرہ کا ہو گیا صحابہ کو خیال ہوا کہ اس سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر خلاف توقع ایسا نہ ہو سکا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپس ہونے لگی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم امن و امان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال ایسا ہو گا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بے شک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن و امان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے۔

یہاں آنحضرت ﷺ کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جا رہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ (التحریم ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: اور جبکہ پیغمبر (ﷺ) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی

بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتادی، اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر کردی تو پیغمبر نے
ظاہر کر دینے والی بی بی کو) تھوڑی سی بات تو جتلا دی اور تھوڑی سی بات کو ٹال گئے پھر پیغمبر
بی بی کو جب وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دے دی آپ ﷺ نے
کہ مجھ کو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) نے خبر کر دی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو یہ اطلاع
تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسروں سے کہہ دی ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو و
متلو ہی کے ذریعہ بتلائی گئی تھی۔

الغرض حدیث کا حجت ہونا اور وحی کی دو قسمیں متلو، غیر متلو ہونا قرآن کریم کی م
بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس باب میں تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اسی لئے
نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور اس کی حجت شرعی ہونے پر تمام امت کا
اجماع ہے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

لو لا السنة ما فهم احد منا القرآن۔ (میزان شعرانی، ص ۳۵)

ترجمہ: اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ "الرسالۃ" میں فرماتے ہیں:

وسنة رسول الله مبينة عن الله معنىٰ ما اراد دليلاً على خاصه وعا
قرن الحكمة به فاتبعها اياه ولم يجعل هذا لاحد من غير خلقه غير رسوله
(ص ۷۹)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے
ہے اور قرآن کے الفاظ عموم و خصوص کی دلالت کرنے والی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکمت
قرآن کے پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور
اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔

اور امام غزالی مستصفیٰ میں رقمطراز ہیں:

وقول رسول اللہ ﷺ حجة لدلالة المعجزة على صدقه ولامر الله تعالیٰ ایانا باتباعه ولانه لا ینطق عن الهویٰ ان هو الا وحی یوحی لکن بعض الوحی یتلیٰ فیسمیٰ کتاباً و بعضه لا یتلیٰ وهو السنة و قول رسول الله ﷺ حجة علی من سمعه شفاها فاما نحن فلا تبلغنا قوله الا بلسان المخبرین اما علی سبیل التواتر واما بطریق الاٰحاد۔ (ص ۸۳)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات حجت ہیں کیونکہ معجزات آپ کی صداقت پر دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے حق میں وارد ہے لا ینطق عن الھویٰ الآیۃ (یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وحی کے تحت فرماتے ہیں) لیکن وحی کی ایک قسم وہ ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ سے موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا قول اس شخص کیلئے ہے جس نے آپ سے روبرو سنا ہو حجت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی طرف آپ ﷺ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچے ہیں تواتر کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ۔

اور قاضی شوکانی ارشاد الفحول میں لکھتے ہیں:

اعلم انه قد اتفق من یعتد به من اهل العلم علی ان السنة المطهرة مستقلة بتشریع الاحکام وانها کالقران فی تحلیل الحلال و تحریم الحرام وقد ثبت عنه صلی الله ﷺ انه قال لا وانی اوتیت القران ومثله ومعه ـــــ والحاصل ان ثبوت حجیة السنة المطهرة واستقلالها بتشریع الاحکام ضروریة دینیة ولا یخالف فی ذلک الامن لا حظ له فی دین الاسلام۔ (ص ۲۹)

ترجمہ: جاننا چاہئے کہ تمام معتبر علماء اس امر پر متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام کا مستقل ماخذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل"۔۔۔۔ الغرض

سنت کا حجت ہونا اور احکام اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریات دین میں سے ہے اس کی مخالفت
وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

اور علامہ محقق ابن الہمام "التحریر" میں فرماتے ہیں:

حجیة السنة ضروریة دینیة (ج ۳، ص ۲۲۵)

ترجمہ: سنت کا حجت ہونا ضروریات دین میں داخل ہے۔

ان دلائل کی روشنی میں حدیث و سنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر و عیاں ہے۔

غور فرمایئے کہ دین کے ایک متفق علیہ ماخذ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطۂ نظر سے
جرم ہے اس پر مستزاد یہ کہ اس جھوٹ میں سارے محدثین، فقہاء، متکلمین صوفیاء کو شریک
زندقہ نہیں تو کیا ہے۔

دنیا کا کتنا بڑا اعجوبہ ہے کہ پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے زعم باطل میں اب تک
ضلالت و گمراہی کی وادیوں میں سرگرداں بھٹک رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی اب
اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یہی بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدا اور

(۱۳)

"آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا"

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا مذاق اڑانا یا آپ کی کسی ایک سنت ثابتہ کا استخفاف
سراسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف مسامرہ شرح مسایرہ میں رقمطراز ہیں:

اللّٰھمّ الا ان رده استخفافا اذ کان ای لکونه انما قاله النبی ﷺ
ینزل فی القران صریحا فیکفر لاستخفافه بجناب النبی ﷺ . (ص ۲۹۳)

ترجمہ: ہاں اگر وہ کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ
اللہ ﷺ کا قول ہے اور قرآن میں صراحۃً نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ وہ جناب
اللہ ﷺ کی حیثیت کو گراتا ہے۔

اور علامہ ابن نجیم البحر الرائق میں فرماتے ہیں:

او عیبہ نبیا بشیئ او عدم الرضا بسنۃ من سنن المرسلین۔ (ج۵، ص ۱۳۰)

ترجمہ: اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کا عیب لگائے یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو ناپسند سمجھے تو وہ کافر ہے۔

حد ہو گئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ پرویز جو کمیونزم کا ادنیٰ پرستار ہے آنحضرت ﷺ کی احادیث کا مذاق اڑائے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک و شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے۔ اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پرویز نے شاک بد ظن کرکے زبان طعن دراز کی ہے ان کے صحیح معانی و مطالب کیساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:

پہلی حدیث جو سنن ابو داؤد کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

عن البراء قال قال رسول اللہ ﷺ مامن مسلمین یلتقیان فیصا فحان الا غفر لھما قبل ان یفترقا۔ (ص ۷۰۸)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے۔

غور فرمایئے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہوں، اخلاص و محبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ مگر پرویز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ صغائر ہوں یا کبائر اور خواہ وہ احکام اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں "مامن مسلمین" کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کے نزدیک ثواب، عبادت، فضیلت بے معنی الفاظ ہیں، اس لئے وہ ان احادیث کو قرآن کے خلاف بتاتا ہے اور ان کا استخفاف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں۔ جس معاشرت کو قرآن نے بطور اصل کلی کے

بیان کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں اس کی تفصیل بتلائی ہے قرآن مجید
کا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسی کی تشریح میں صفائی کی فضیلت بیان کی ہے۔

دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا توضأ العبد ال
المسلم فغسل وجھہ خرج من وجھہ کل خطیئۃ نظر الیھا بعینیہ مع ال
اخر قطر الماء فاذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتھ
الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشت
مع الماء او مع اخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب۔ (ج ۱، ص

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا
وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی کے
پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ٹپک پڑتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے
جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی
پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوئی تھیں
اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ خطائیں جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں سے
تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں تا آنکہ وہ گناہوں
صاف ہو کر نکل آتا ہے۔

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندہ مومن
و اسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صغائر معاف
ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صغائر ہیں۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

۱ راوی کو شک ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے بندۂ مسلم کے الفاظ ادا ہوئے یا بندۂ
۲ راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے پانی کے ساتھ فرمایا یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔

والمراد بها الخطايا الصغائر دون الكبائر كما تقدم بيانه وكما في الحديث الآخر ما لم يغش الكبائر

ترجمہ: حدیث میں جو لفظ خطایا آیا ہے اس سے صغائر مراد ہیں، کبائر مراد نہیں (اس کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی مذکور ہے کہ مالم یغش الکبائر یعنی جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لائسنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ سب کچھ کرلو، اور پھر صرف وضو کرلو سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔ غور فرمایئے کس طرح تعلیم رسول کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلوۃ ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم وتلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر مظہر عبدیت ہے اس میں ایک بندہ مومن مختلف کیفیات وحرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف واقرار کرتا ہے اور عبدیت و عبودیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضوء ہے۔ قرآن کریم نے وضوء کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے چنانچہ "سورۃ المائدۃ" میں وضوء وتیمم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (المائدۃ- ع۲، پارہ ۶)

ترجمہ: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنا پورا احسان کرے تاکہ تم احسان مانو۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ (الانفال- ع۲، پارہ ۹)

ترجمہ: اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کردے اور تم سے شیطان کی

نجاست دور کردے۔

آنحضرت ﷺ نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندۂ مومن سے کیونکر دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر پرویز چونکہ وساوس شیطانی میں گرفتار ہے اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضو سے باطنی طہارت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

اب تیسری حدیث تحیۃ الوضوء کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:

من توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه. (ج ۱، ص ۱۲۰)

ترجمہ: جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے جی ہی جی میں کوئی بات نہ کی (یعنی وہ خیالات و خطرات سے خالی رہیں) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ. (هود ـ ع ۱۰، پارہ ۱۲)

ترجمہ: اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے۔

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ نیکیوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث مبارک میں اس نماز کی صفت بتائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پرویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ کی سرے سے وہ حیثیت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے اس لئے یہ ساری حدیثیں اس کو اسلام کے خلاف نظر آ رہی ہیں۔

چوتھی حدیث حسب ذیل ہے:

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ ﷺ اذا قال المؤذن اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ قال اشھد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشھد ان محمداً رسول اللہ قال اشھد ان محمداً رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ.

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر اس نے اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا تو اس نے بھی اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا پھر اس نے حی علی الصلاۃ کہا اور اس نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر اس نے حی علی الفلاح کہا تو اس نے بھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ پھر اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور اس نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی دل سے لا الہ الا اللہ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد و اعمال کا خلاصہ کلمات اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ جو شخص ان کلمات ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان و قلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا ہے وہ دخول جنت کا مستحق ہے۔ بتایئے اس میں مذاق کی کیا چیز ہے؟

اب آخری حدیث جس سے تمسخر کیا گیا ہے وہ دیکھئے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی للہ اربعین یوماً فی جماعۃ یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براء تان براءۃ من النار و براءۃ من النفاق. (جامع ترمذی ۔ ج ۱، ص ۳۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جماعت سے نماز ادا کی اس اہتمام کے ساتھ کہ تکبیر اولیٰ سے شریک جماعت رہا تو اس کی لئے دو براءت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک دوزخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق سے براءت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیت مبارکہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کی تفصیل ہے کہ "صلوٰۃ" جب اپنی اصلی شکل میں شرائط وحدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس شخص کے پیش نظر نماز باجماعت، تکبیر اولیٰ کی اہمیت ہو اور اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاد وزندقہ کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہ ﷺ کی ہر تعلیم میں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔

غور فرمایئے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعائر اسلام میں سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو اس کی بقیہ زندگی اسلام سے کس قدر ہم آہنگ ہوگی؟ اس کا قلب جذبۂ ایمان واخلاص سے لبریز ہوگا۔ عبدیت اس کے رگ وپے میں سرایت کر چکی ہوگی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جارہا ہے تو اس پر پرویز کیوں چراغ پا ہے۔

(۱۴)

"یہ کہنا کہ آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں"۔

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جارہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جارہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جو اس دین حنیف پر عمل پیرا ہوں کافر قرار دینا اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا؟

اصل یہ ہے کہ پرویز کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:

(۱) اطاعت رسول سے انکار و جحود اور اگر کسی مسئلے میں اطاعت رسول تسلیم بھی کی جائے تو وقتی و عارضی۔

(۲) سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء، متکلمین، صوفیا، ائمہ لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو ہم تک پہنچایا ہے اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس کی خدمت کی ہے۔

(۳) مغربی افکار و نظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح و تفسیر کرنا اور اپنے جی سے لغت کے نت نئے معنی تراشنا۔

(۴) عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ثواب، اطاعت، قیامت، حشر و نشر، وزن اعمال وغیرہ تمام مصطلحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابطال۔

(۵) اپنے نام نہاد نظام ربوبیت کو منشائے اسلام قرار دینا جو روس کے اشتراکی نظام سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرکہ میں۔

لینن کے جذبہ محرکہ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند امور تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان امور کی تعیین میں بھی اس نے دوسروں کی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضاد و تہافت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے انبیاء و رسل کی تعلیمات کا آخری ہدف اسی نظام ربوبیت کو بتاتا ہے یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس کی بنا پر اس کو اسلام کفر نظر آتا ہے اور سارے مسلمان کافر۔

(۱۵)

"تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے"

یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جن میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہا سب داخل ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا.

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو "خیر امت" فرمایا ہے، اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے!

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ. (آل عمران - ع ۱۲، پارہ ۴)

ترجمہ: تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں، حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھئے اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو "سب امتوں سے بہتر" بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرویز کے نزدیک معاملہ بالکل الٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا اس امت کے ایمان ہی کی خیر نہیں رہتی۔ پرویز چونکہ سراپا کلام الٰہی کی تحریف میں منہمک ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ کہے، قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ:

أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (البقرہ ــ ع ۹، پارہ ۱)

ترجمہ: اے مسلمانو! کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کہا مان لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کا کلام سنتے ہیں اور پھر اس کو سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرویز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے:

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا.

(النساء ــ ع ۱۷، پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا۔ اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

ملاحظہ فرمایئے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور پرویز کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستہ سے ہٹ گئے اور دین حق کو مٹانے میں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لہٰذا یہ مستحق عذاب ہیں، اور پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں کہ "میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہو سکتی اور یہ شخص پوری امت کو یک قلم کافر قرار دے رہا ہے۔

فقہاء اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت کی تکفیر لازم آئے۔ نسیم الریاض میں ہے۔

وکذالک یقطع بتکفیر کل من قال قولاً صد رعنه یتوصل به لا تضلیل الامة ای کونهم فی ضلال عن الدین والصراط المستقیم. (ج ۴ ص ۵۲۹)

ترجمہ: اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کی
سے پوری امت کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

(۱۶)

''اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے''

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذات واحد
جمیع المحامد ہے جس کی تعریف و توصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ
الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْخَبِيرُ. (انعام ۔ ع ۹، پارہ ۷)

ترجمہ: اور وہی جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر اور جس دن کہے گا کہ ہو جا
ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے اور اس کی بادشاہت ہے جس دن پھونکا جائے گا صور، جانے
چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ. (العنکبوت ۔ ع ۹، پارہ ۲۱)

ترجمہ: اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہے آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا
اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، پھر کدھر الٹے چلے جا رہے ہیں۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. (المائدہ ۔ ع ۱۰، پارہ ۶)

ترجمہ: تو کہہ دے کیا تم ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نقصان
اور نفع کا اور اللہ وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (البقرہ ۔ ع ۱۹، پارہ ۲)

ترجمہ: اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں اس کے سوا بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(الاخلاص - ع ۱، پارہ ۳۰)

ترجمہ: تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا نہیں ہے اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادیان سماویہ کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور تمام انبیاء ورسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس کی ذات پر بھی۔ پرویز کی اس عبارت میں (جو استفتاء میں درج ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر کیا گیا ہے یہ صریح کفر والحاد ہے۔ ۱

(۱۷)

"آخرت سے مراد مستقبل ہے"

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی آخرت مان جائے الحاد و زندقہ ہے، الفاظ قرآنی کو اپنے معروف و مشہور معانی سے پھیر کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنانا بھی تحریف ہے۔

۱ واضح رہے کہ حال میں مسٹر پرویز نے جو دوسرا خط جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے نام لکھا ہے اس میں خدا کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی چند عبارتیں بھی اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں، لیکن اس عبارت کے متعلق کہ:

"خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے"۔

نہ اس نے کسی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور نہ اس سے بیزاری کا اظہار کیا حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب آدمی ایک بار کفر کا مرتکب ہو گیا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے اور اپنی بیزاری کا اظہار نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس کے اظہار کے لئے یہ کافی نہیں کہ اپنے سابق عہد کی چند عبارات اس کے خلاف نقل کر دی جائیں بلکہ صاف اعتراف کرنا ضروری ہے کہ میری یہ تعبیر بالکل غلط اور کفر ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

واضح رہے کہ جس طرح الفاظ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح نبی کریم کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے قرآن کے معانی اگر یوں ہی چھوڑ دیئے جائیں کہ جس کے جی میں جو آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی پابندی نہ ہو تو قرآن العیاذ باللہ بازیچہ اطفال بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور دین کے امور سب ختم ہو کر رہ جائیں۔ اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی ہے کہ

والنصوص من الکتاب و السنۃ تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنہا دلیل قطعی —— والعدول عنہا ای عن الظواھر الی معان یدعیہا اھل الباطن وھم الملاحدۃ لا دعائھم ان النصوص لیست علی ظواھرھا بل لہا معان باطنیہ لا یعرفہا الا المعلم وقصدھم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ، الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بکفر لکونہ تکذیبا للنبی ﷺ فیما علم مجیئہ بہ بالضرورۃ.

(شرح عقائد — ص ۱۱۵)

ترجمہ: کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری معانی ہی پر محمول کیا جائے گا جب تک کوئی دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے —— اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی طرف عدول کرنا جن کے باطنیہ یعنی ملاحدہ مدعی ہیں کیونکہ ان کا ادعا یہ ہے کہ نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے باطنی معانی مراد ہیں جن کو بجز ان کے مزعومہ معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے ان کا مقصود شریعت حقہ کی بالکلیہ نفی کرنا ہے۔ الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کنارہ کشی کرنا اور کفر سے جڑ جانا اور اس سے جا ملنا کیونکہ یہ آنحضرت ﷺ کی اس تعلیم کی تکذیب ہے جس کے متعلق بدیہی طور سے معلوم ہے کہ آپ اس تعلیم کو لے کر اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

اور علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں:

فان ھولاء زعموا ان ظواھر الشرع واکثر ماجاءت بہ الرسل من الاخبار وما یکون فی المستقبل من امور الآخرۃ ومن الحشر والقیامۃ والجنۃ والنار لیس منہا شئی علی مقتضیٰ ظاھر من لفظہا —— فمتضمن مقالا تہم ابطال

الشرائع وتعطیل الاوامر والنواہی۔

(نسیم الریاض – ج ۳، ص ۵۳۹)

ترجمہ: کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور انبیاء علیہم السلام جو کچھ خبریں لے کر آئے ہیں اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت حشر، قیامت، جنت و دوزخ ان میں سے کسی کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے ظاہری لفظ کا تقاضا ہے...... غرض ان کے تمام مقالات کا مضمون شرائع کو ابطال اور اوامر و نواہی کا معطل کرنا ہے۔

(۱۸)

"جنت و جہنم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں"

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر منافی اور سراسر کفر و الحاد ہے۔ قرآن، حدیث اور اجماع، پرویز کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت و جہنم کے مقامات ہونے پر تمام مسلمانوں کا نزول قرآن سے لے کر آج تک اجماع و اتفاق رہا ہے۔ جنت و جہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام کا اعتقاد ہے کفر محض ہے، علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحاصل انهم وان اتبعوا الرسل لكن لا على الوجه الذي يثبته اهل الاسلام كما ذكر في شرح المسايرة. (ردالمحتار – ج ۳، ص ۳۹۶)

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلاسفہ اگرچہ رسولوں کے قائل ہیں لیکن اس طرح نہیں جس طرح اہل اسلام کا عقیدہ ہے (اس لئے وہ کافر ہیں) جیسا کہ شرح مسایرہ میں مذکور ہے۔

اور اسی اصول پر جو شخص جنت و جہنم کے وجود یا اُن کے محل و مقام ہونے کا انکار کرے کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:

وكذلك نكفر من انكر الجنة والنار نفسهما او محلهما.

(ج ۳، ص ۵۵۵)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار یا ان کے مقامات کا انکار کرے۔

اب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پرویز کے نظریہ کا ابطال ہوتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاؤُهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ

(الزمر — ع ۸، پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ

(الزمر — ع ۸، پارہ ۲۴)

ترجمہ: پھر ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو ہمیشہ رہو گے اس میں متکبرین کا برا ٹھکانا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ

(المومن — ع ۵، پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں دوزخ کے داروغوں سے عرض کرو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن تھوڑا سا عذاب۔

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ

(ابراھیم — ع ۴، پارہ ۱۳)

ترجمہ: اور داخل کئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور جنہوں نے نیک کام کئے تھے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی ملاقات آپس کا سلام ہے۔

علاوہ آیات مندرجہ بالا کے سورۃ الفرقان (رکوع ۶) میں جنت و جہنم کے لئے بصراحت لفظ "مستقر و مقام" وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (الفرقان — ع ۶، پارہ ۹)

ترجمہ: بیشک وہ بری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بری جگہ ہے رہنے کی۔

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے:

حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا.

ترجمہ: خوب جگہ ہے ٹھہرنے اور خوب جگہ ہے رہنے کی۔

(۱۹)

"فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں"

"ملائکہ" کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پرویز ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے، اسلام کی رو سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے۔ شرح عقائد میں ہے:

والملائكة عباد الله تعالى عاملون بامره لا يوصفون بالذكورة والانوثة

ترجمہ: فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مؤنث۔

"ملائکہ پر ایمان" کے وہ معنی قطعاً نہیں ہیں جو پرویز بتلاتا ہے بلکہ اسلام کی نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو تفہیم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے:

والملائکۃ اجساد نورانیۃ سالمۃ من الکدورات الجسمانیۃ قابلۃ للتشکل والایمان بھم ان تؤمن بانھم عباد اللہ معصومون لا یعصون ما یؤمرون لا یعلم عدتھم الا اللہ۔ (ج ۳، ص ۳۳۵)

ترجمہ: ملائکہ نورانی اجسام ہیں، جسمانی کدورتوں سے پاک ہیں۔ مختلف اشکال قبول کرتے ہیں، اور ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں معصوم ہیں بغیر حکم الٰہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پرویز کے زعم باطل کی تردید کرتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ. (الانبیاء — ع ۲، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور وہ اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ. (الزخرف — ع ۲، پارہ ۲۵)

ترجمہ: اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس ہوگی۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ. (الحج — ع ۱۰، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اللہ منتخب کرتا ہے ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ.

(الفاطر — ع ۱، پارہ ۲۲)

ترجمہ: تمام تر حمد اسی اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پردار بازو ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔

(۲۰)

''جبریل انکشاف حقیقت کی روشنی کا نام ہے''

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے متعین کی ہے، اسلامی عقائد کی رو سے جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ.

(البقرۃ — ع ۱۲، پ ۱)

ترجمہ: آپ (ان سے) یہ کہیے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوند حکم سے جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی کتابوں کی اور راہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ.

(البقرۃ — ع ۱۲، پارہ ۱)

ترجمہ: جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ان کافروں کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ، جبرائیل اور میکائیل کا بھی وجود
ہے لہٰذا جو شخص حضرت جبرائیل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کرے
قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

(۳۱)

"قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد"

پرویزی مذہب کی مایہ ناز خصوصیت ہے۔ اس الحاد کا ایک مختصر سا نمونہ
درج ہے، جو اس کے زعم باطل میں سورۃ فاتحہ کا مفہوم ہے۔

پرویز کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے
کے نزدیک۔

(۱) پیغمبر اسلام ﷺ نے قرآن کریم کی جو تبیین و تشریح اپنے قول و عمل سے کی
سب کی سب العیاذ باللہ جھوٹ ہے۔

(۲) صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء، ائمہ لغت سب کے سب عجمی سازش
شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

(۳) جدید سائنسی انکشافات، مغربی علماء و مفکرین کی آراء قرآن فہمی کے لئے مشعل راہ
ہیں۔

ان وجوہ کی بناء پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرویز کیلئے الحاد ناگزیر تھا لہٰذا ان اصول
ملحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح ڈالی جو اپنی فتنہ سامانیوں میں کسی طرح
باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت، وزن اعمال، حشر و نشر وغیرہ تمام
شرعیہ کے معانی تبدیل کر کے شریعت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علماء امت نے ہمیشہ الفاظ قرآن و حدیث کو اس کے ظاہری مفاہیم سے ہٹا کر
ساختہ معانی پہنانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ امام غزالی اپنی
کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:

صرف الفاظ الشرع عن ظواهر المفهومة الی امور باطنية لا يسبق منها الی الا فهام فائدة كذاب الباطنية فی التاويلات لهذا ايضاً حرام وضرره عظيم فان الالفاظ اذا صرفت عن مقتضی ظواهرها بغير اعتصام فيه بنقل عن صاحب الشرع ومن غير ضرورة تدعو اليه من الدليل العقل اقتضی ذلك بطلان الثقة بالالفاظ وسقط به منفعة كلام الله تعالی و كلام رسوله ﷺ فان ما يسبق منه الی الفهم لا يوثق به والباطن لا ضبط له بل تتعارض فيه الخواطر ويمكن تنزيله علی وجوه شتی وهذا ايضاً من البدع الشائعة العظيمة الضرر وانما قصد اصحابها الاغراب لان النفوس مائلة الی الغريب ومستلذة له وبهذا الطريق توصل الباطنية الی هدم جميع الشريعة بتاويل ظواهرها وتنزيلها علی رأيهم (ج ۱، ص ۳۳)

ترجمہ شریعت کے الفاظ کو ان کے ظاہری عام فہم معانی سے پھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لے جانا کہ جن کا تصور اولاً ذہنوں میں آتا ہی نہیں جس طرح کہ تاویلات کرنے میں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری مقتضیات سے پھیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی ایسی ضرورت کہ جس کی طرف دلیل عقلی رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ الفاظ پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور اللہ کے کلام اور اس کے رسول ﷺ کے کلام کا نفع ختم ہو جائے گا کیونکہ جو معنی ذہن میں پہلے پہل سمجھے جاتے ہیں ان پر تو اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے اور اس کو مختلف وجوہ پر حمل کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی ان بدعتوں میں سے ہے جو عام ہیں اور جن کا نقصان عظیم ہے۔ اور اس قسم کے معانی مراد لینے والوں کا مقصد نئی جدت پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی چیز کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے اور اس کو لذیذ سمجھتا ہے اور اسی طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انہوں نے تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اور اپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا۔

اورعلامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں رقمطراز ہیں۔

وکذلک وقع الاجماع من علماء الدین علی تکفیر کل من واقع علی الکتاب ای منع و نازع فیما جاء صریحاً فی القرآن کبعض الباطنیۃ الذین یدعون لہا معان اخر غیر ظاہرھا. (ج ۴، ص ۵۳۵)

ترجمہ: اوراسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے اس شخص کی تکفیر پر جو نص قرآنی کو رد کرے یعنی قرآن میں جو چیز صراحۃً مذکور ہے اس کو نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا طریقہ ہے کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے معانی کا ادعا کرتے ہیں۔

(۴۴)

''آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے''۔

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے، شرح عقائد میں صاف تصریح ہے:

اول الانبیاء ادم و آخرھم محمد علیہ السلام، اما نبوۃ ادم علیہ السلام فبالکتاب الدال علی انہ قدامر ونہی ـــــ وکذا السنۃ والاجماع فانکار نبوتہ علی مانقل عن البعض یکون کفراً.

ترجمہ: نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امر و نہی کی گئی تھی ـــــ اوراسی طرح سنت اور اجماع سے بھی لہٰذا آپ کی نبوت کا انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے کفر ہے۔

اورعلامہ ابن نجیم البحرالرائق میں لکھتے ہیں:

وبقولہ لا اعلم ان ادم علیہ السلام نبی اولا. (ج ۵، ص ۱۲۰)

اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی تھے یا نہیں۔

تبصرہ: اسلامی عقائد کی رو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے، اور اس دنیا کے سب سے پہلے انسان جن سے نسل انسانی کا سلسلہ وجود میں آیا قرآن کریم نے ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور ان ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی کس طرح واضح تردید کر رہی ہیں:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ. (آل عمران، ع ۶، پارہ ۳)

ترجمہ: بلاشبہ مثال عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم علیہ السلام کی اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ.

(آل عمران — ع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو اور آل ابراہیم علیہ السلام کو اور آل عمران کو دونوں جہانوں پر۔

دونوں آیتیں بالتصریح بتلا رہی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد کوئی نوع نہیں بلکہ فرد واحد ہے۔

(۴۳)

"جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ حسی نہیں دیا گیا"

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت ﷺ کو تین قسم کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

(۱) قرآن کریم جو لفظی اور معنی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

(۲) آپ کی پاکیزہ زندگی۔

(۳) وہ خوارق عادات جو آپ ﷺ سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، پتھر وغیرہ کا آپ ﷺ کو سلام کرنا، تھوڑے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب معجزات حسیہ ہیں جن کا ثبوت تواتر سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ میں لکھتے ہیں:

والذی اظهر الله تعالیٰ نبینا ﷺ من المعجزات ثلاثة امور اعظمها القران، ثم الامر الثانی حاله فی نفسه التی استمر علیها من عظیم الاخلاق و شریف الاوصاف ...... ثم الامر الثالث ما ظهر علی یدیه من الخوارق.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو تین قسم کے معجزات عطا فرمائے پہلا جن میں عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی ذاتی حالت یعنی آپ ﷺ کے وہ بلند اور عالی اخلاق واوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر قائم رہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات امور ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے۔

اور پھر بہت سے خوارق عادات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فالقدر المشترک بینها هو ظهور الخارق علی یدیه متواتر بلاشک.

ترجمہ: ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک خارق عادت امر کا صدور ہے جو بلاشبہ متواتر ہے۔

اور جب معجزات حسیہ کا ثبوت تواتر سے ہوا تو سرے سے معجزہ حسیہ کے وجود ہی سے انکار کر دینا کفر محض ہے۔

(۴۴)

"معراج خواب کا واقعہ یا ہجرت کی داستان ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسجد نبوی ہے"

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ:

والمعراج لرسول اللہ ﷺ فی الیقظۃ بشخصہ الی السماء ثم الی ماشاء اللہ من العلی۔

(شرح عقائد، ص ۱۰۱)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کو معراج بیداری میں ہوئی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی طرف لیجایا گیا، اور پھر وہاں سے جن بلندیوں کی طرف اللہ نے چاہا۔

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:

(۱) مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔ اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے۔

(۲) زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لے جانا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر ملحد و زندیق ہے۔

(۳) آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت اخبار آحاد سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الروایات فی حدیث الاسراء عن عمر بن الخطاب وعلی وابن مسعود وابی ذرو مالک بن صعصعة وابی ھریرة وابی سعید وابن عباس و شداد بن اوس وابی بن کعب و عبدالرحمن ابن قرط، وابی حبہ وابی لیلی الانصاریین وعبداللہ ابن عمرو وجابر و حذیفة وبریدہ وابی ایوب وابی اُمامة وسمرة بن جندب وابی الحمراء و

صهيب الرومي وام هانئ وعائشة واسماء ابنتي ابي بكر الصديق رضي الله عنهم اجمعين منهم من ساقه بطوله ومنهم من اختصره على ماوقع في المسانيد..... فحديث الاسراء اجمع عليه المسلمون واعرض عنه الزنادقة والملحدون. (تفسیر ابن کثیر، ج ۳، ص ۲۳)

ترجمہ: واقعہ اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب علی، ابن مسعود، ابوذر، مالک بن صعصعہ وابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، شداد بن اوس، ابی بن کعب، عبدالرحمن بن قرط، الجب، ابولیلی، انصاری حضرات۔ عبداللہ ابن عمرو، جابر، حذیفہ، بریدہ، ابوایوب ابوامامہ، سمرہ بن جندب، ابوالحمراء صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء دختران صدیق اکبر رضی اللہ عنہم سے بتواتر روایات آئی ہیں، ان حضرات میں سے بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام وکمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ جیسا کہ کتب مسانید میں موجود ہے..... غرض حدیث اسراء پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ وملحدین نے اس سے روگردانی کی ہے۔

(۲۵)

"تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے"

تقدیر کا عقیدہ اہل السنت والجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا منکر ضال و مبتدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل کیا ہوا ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

"القدرية مجوس هذه الامة"

(رواه احمد و ابو داؤد عن ابن عمر رضي الله عنهما)

ترجمہ: تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ [۱]

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن وحدیث کی تصریحات اور صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کی بدولت داخل ہوا ہے، مجوس، ہنود، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقائد پر نہیں پڑا ہے۔ پرویز چونکہ شریعت محمدیہ ﷺ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیہ ﷺ کے عقائد و اعمال کا مذاق و استخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور منکرین کی آراء کو اولیت و اہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ و امریکہ کے مستشرقین پر یہ خبط سوار ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاں عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے۔ ممکن ہے کہ کسی سرپھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ مجوسیت سے مستعار ہے اور پرویز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ سرائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن وحدیث کی کن تصریحات پر مبنی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے آیات ذیل:

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ۔ (ع ۳، پارہ ۲۷)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے ہر چیز پہلے سے ٹھہرا کر بنائی ہے۔

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے شدہ ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا۔ (الفرقان ع ۱، پارہ ۱۸)

ترجمہ: اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص اندازہ مقرر کر دیا۔

[۱] مجوسی ہر فعل کا خالق خدا کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک نیکی کا پیدا کرنے والا "یزدان" یعنی خدا ہے اور بدی کو وجود میں لانے والا "اہرمن" یعنی شیطان۔ حدیث میں تقدیر کے منکرین کو مجوسی اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ جس طرح مجوسی خدا کو ہر فعل کا خالق نہیں مانتے ہیں اسی طرح منکرین تقدیر بھی اپنے افعال کا خالق خدا کو نہیں سمجھتے ہیں۔

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق اس کا خاص اندازہ ٹھہرا دیا ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تجاوز نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۚ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (الحدید۔ ع ۳، پارہ ۲۷)

ترجمہ: کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو تم کو مل جائے تم اس پر نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے خواہ قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود تمہیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے سے اللہ کی مشیت و علم ازلی میں طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا ذرہ برابر کمی بیشی نہیں ہو سکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گئی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج و غم پہنچتا ہے تو وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خودکشی تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت و شادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور و سرکش بن جاتا ہے۔ ایسے میں عقیدۂ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہو گی، پہلی صورت میں صبر و رضا سے ہمکنار ہو گا اور دوسری صورت میں شکر وثابت ہے۔

ان آیات کے بعد احادیث نبویہ کی طرف آیئے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی کہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب

"مشکوٰۃ المصابیح" میں اس باب میں جو روایتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں۔ علی، ابن مسعود، ابو موسیٰ اشعری عمران بن حصین، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابو ہریرہ، سہل بن سعد عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وفی هذه الاحادیث کلها دلالات ظاهرة لمذهب اهل

السنة فی اثبات القدر وان جمیع الواقعات لقضاء اللّٰه تعالیٰ

وقدره خیرها و شرها نفعها و ضرها۔ (ج ۲، ص ۳۳۳)

ترجمہ: اور ان احادیث میں اثباتِ تقدیر کے سلسلہ میں مذہب اہل سنت کی تائید کے لئے کھلم کھلا دلائل موجود ہیں کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کے مطابق ہوتے ہیں اچھے ہوں یا برے سود مند ہوں یا نقصان دہ۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکار کی بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقید حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ انہوں نے منکرین تقدیر کی واشگاف تردید کی، علامہ ابن القیم کا بیان ہے:

وبدعة القدر ادرکت اٰخر الصحابة فانکرها من کان حیاً

کعبد اللّٰه ابن عمر و ابن عباس وامثالهما رضی اللّٰه عنهم۔

(تهذیب السنن — ج ۷، ص ۶۱، طبع مصر)

ترجمہ: تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کے آخری دور میں رونما ہوئی اور ان حضرات نے انکار کیا جو اس وقت صحابہ میں سے زندہ تھے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم۔

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور

اس کے کسب و اختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا چاہئے۔
تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے
اس کو جزا اور سزا دی جاتی ہے۔

(۳۶)

"ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی"

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے، ارشاد ربانی ہے:

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ، فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ. (الاعراف — ع ۱، پارہ ۸)

ترجمہ: اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔

دوسری جگہ وارد ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ.

(الانبیاء — ع ۴، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے سو کسی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن یقینی ہے
اور احادیث متواتر و مشہور بھی اس باب میں بکثرت ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب عقائد مرقوم ہے۔

(شرح عقائد، ص ۱۳۷)

والوزن حق

ترجمہ: وزن اعمال حق ہے۔

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا. (آل عمران— ع ۱۵، پارہ ۴)

ترجمہ: اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا. (النساء— ع ۱۹، پارہ ۵)

ترجمہ: جو کوئی چاہتا ہو ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ہے ثواب دنیا کا
بھی اور آخرت کا بھی اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اور سورۂ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے:

اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ. (آل عمران: ع ۲۰ پ ۴)

ترجمہ: میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کام کرنے والا ہو اکارت
نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو
سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور
تکلیفیں دیے گئے میری راہ میں اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ضرور ان

لوگوں کی خطائیں معاف کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اور سورۂ قصص میں فرمایا ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا. (ع ۱۱ ، پارہ ۲۰)

ترجمہ: اور جو اہل علم تھے انہوں نے کہا افسوس تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔

آیات بالا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کا صاف تصریح ہے اور احادیث تو اس بارے میں بتواتر موجود ہیں پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اڑانا صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہٰذا وزن اعمال کے عقیدہ کو افسوں سے تعبیر کرنا صریح کفر ہے۔ اسی بنا پر فقہاء نے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کہا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن نجیم البحر الرائق میں لکھتے ہیں:

وبعدم رؤيته الثواب على الطاعة. (ج ۵، ص ۱۳۳)

ترجمہ: اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب ملنے کا عقیدہ نہ رکھے۔

(۴۷)

''انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ ارتقا کے مطابق ہوئی ہے''

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات وضاحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش آدم وحوا سے ہوئی ہے، ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کر رہا ہے۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً.

(النساء — ع ۱ ، پارہ ۴)

ترجمہ: اے لوگوں ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا اور پھیلایا ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو۔

دیکھئے آیت مبارکہ میں "نفس واحدۃ" (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوئی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم وجود میں آگئی۔ قطعاً کفر وضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

(۲۸)

"نماز پوجا پاٹ، روزہ برت، اور حج یاترا ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان اُمور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ"

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات وارکان اسلام کا استخفاف واستہزاء صریح کفر ہے۔ قرآن حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ۔ (التوبہ — ع۸، پارہ ۱۰)

ترجمہ: کیا تم اللہ اور اس کے احکام اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو۔

نماز روزہ حج اور ارکان اسلام کا ثبوت قطعیات سے ہے اس لئے ان کا استہزاء واستخفاف درحقیقت آیات الٰہی کا استہزاء ہے اور آیات الٰہی کا استہزاء واستخفاف بلاشک وشبہ کفر ہے۔

(۲۹)

"نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے۔ قرآن کریم نے نماز پڑھنے کیلئے نہیں کہا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے۔ جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہو"

"قیام صلاۃ" کے اپنے جی سے یہ معنی تراشنا محض کفر ہے۔ قرآن کریم نے جہاں بھی "اقامت صلاۃ" کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آداب ظاہرہ وباطنہ کے ساتھ اس معروف

عبادت کی ادائیگی ہے، پیغمبر ﷺ نے اقامت صلاۃ کی عملی تشریح خود اپنے اقوال وافعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ:

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ.

ترجمہ: جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح تم بھی نماز پڑھا کرو۔

اور پھر پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلسل ومتواتر اس فریضہ پر کار بند چلی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے سمجھے ہیں، علماء نے تصریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:

وان صفات الصلاة المذكورة المشهورة المنصوص عليها في القران وهي التي فعلها النبي ﷺ وشرح مراد الله بذلك وأبان حدودها واوقاتها...... ولا ترتاب بذلك بعد والمرتاب في ذلك المعلوم من الدين بالضرورة والمنكر لذلك بعد البحث عنه وصحبة المسلمين كافر بالاتفاق.

(ج ۴، ص ۵۵۳)

ترجمہ: بلاشبہ نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر جناب رسول اللہ ﷺ نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ کی مراد کو واضح کیا ہے اور اس کے احکام اور اوقات کی تعیین وتشریح کی ہے...... اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہئے اور جو شخص کہ اس میں شک کرے کہ جس کا ضروریات دین میں ہونا معلوم ہو اور پھر علم ہو جانے اور مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس سے منکر ہو وہ بالاتفاق کافر ہے۔

(۳۰)

”رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کیلئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے“

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نماز کے پانچ وقت متعین تھے جس پر نصوص صریحہ قطعیہ دلالت کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ نماز کے اوقات پنجگانہ بتواتر منقول ہیں اور تواتر کا انکار کفر ہے۔ علامہ سرخسی اپنے ”اصول“ میں متواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں:

نحو نقل اعداد الركعات اعداد الصلوة ومقادير الزكاة والديات وما اشبه ذلك. (ج ۱، ص ۲۸۳)

ترجمہ: جس طرح کہ رکعات کی تعداد اور نمازوں کا شمار اور زکوٰۃ اور دیات وغیرہ کی مقدار یں منقول ہوئی ہیں۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحق ان المسائل الاجماعية تارة يصحبها التواتر عن صاحب الشرع كوجوب الخمس وقد لا يصحبها فالاول يكفر جاحده لمخالفته التواتر لا لمخالفة الاجماع.

(ردالمحتار، ج ۳، ص ۳۹۳)

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ اجماعی مسائل کے ساتھ کبھی تو صاحب شرع سے تواتر چلا آتا ہے جیسے نماز ہائے پنجگانہ کا فرض ہونا اور کبھی یہ صورت نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی اجماع کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر۔

اور اسی لئے علماء نے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے تفہیم الریاض میں ہے:

وکذلک اجمع علی کفر من قال من الخوارج ان الصلوٰۃ الواجبۃ طرفی النھار فقط والمراد بطرفی النھار اولہ واٰخرہ.

(ج ۳، ص ۵۰۵)

ترجمہ: اور اسی طرح اجماع ہے ان خوارج کے کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے دونوں سروں پر فرض ہے یعنی دن کے شروع میں اور آخر میں۔

(۳۱)

''زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کر ... ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے ... ضروریات کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شر... تھی۔ اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی ص... تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پائے گی''۔

یہ بھی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ہے اور ایک ... عبادت ہے قرآن کریم نے اس عبادت کی بجا آوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مص... متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی تمام جزئیات کی تفصیل بیان فر... کب زکوٰۃ واجب ہوگی، نصاب زکوٰۃ کیا کیا ہیں، شرائط وجوب کیا ہیں۔ اس اہم عباد... کہہ دینا اور اس کی مقرر کردہ شرح سے انکار کر دینا جو بتواتر آنحضرت ﷺ سے منقول ... ہے سراسر الحاد ہے۔ زکوٰۃ کی شرح جناب رسول اللہ ﷺ نے متعین کی، خلافت راشدہ ... عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک قاطبۃً اس پر عمل پیرا چلی آئی ... شک و انکار کی گنجائش کہاں ہے۔

(۳۲)

"آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا"

یہ بھی صریح الحاد و کفر ہے، زکوٰۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے، قرآن نے نہ صرف زکوٰۃ کا بار بار تاکید سے حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں، پھر یہ کہنا کہ "آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن میں کہیں بھی اشارۃً یا کنایۃً یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوری دور کے لئے ہیں پھر زکوٰۃ کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

(۳۳)

"صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں"

یہ صراحۃً دین کے ساتھ مذاق ہے، صدقہ فطر واجب ہے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے، عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آ رہا ہے پرویز نے اس عبارت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا استہزاء و استخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

(۳۴)

"حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس ہے"

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، قرآن کریم کی آیات رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبادت ہونے پر شاہد عدل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سختی کیوں؟ ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ۔ (آل عمران۔ ع ۱۰، پارہ ۴)

ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں۔

حج جیسی اہم عبادت کو محض کا نفرنس کہہ دینا صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:

وكذلك يحكم بكفره ان انكر مكة او البيت او المسجد الحرام او انكر صفة الحج التى ذكرها الفقهاء من واجباته واركانه ونحوها او قال الحج واجب فى القران واستقبال القبلة كذلك ولكن كونه اى المذكور من الحج والاستقبال على هذه الهيئة المتعارفة شرعاً عند سائر الناس وان تلك البقعة المعروفة هى مكة والبيت والمسجد الحرام لا ادرى..... ولعل الناقلين ان النبى ﷺ فسرها وبينها للناس بهذه التفاسير غلطوا فى نقلها و وهموا فهذا القائل ومثله من يشك فى معانى النصوص المتواترة لامرية فى تكفيره اى الحكم بكفره لانكاره ما علم من الدين بالضرورة وابطاله الشرع وتكذيبه لله ورسوله.

(ج ۴، ص ۵۵۴)

ترجمہ: اور اسی طرح اگر کسی شخص نے مکہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقے کا انکار کیا جس کو فقہاء نے واجبات حج یا ارکان حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے، یا یوں کہا کہ حج قرآن میں فرض ہے اور

اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی۔ لیکن شریعت کی اس ہیئت متعارفہ کو جو لوگوں میں رائج ہے اور اس مشہور مقام کو جو کہ مکہ، بیت اللہ اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا...... اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی یہ تفصیلات بیان کی ہیں انہوں نے اس کے بیان کرنے میں غلطی کی ہو اور ان کو وہم ہو گیا ہو تو یہ کہنے والا اور اس جیسا شخص جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک نہیں کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہے اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔

(۳۵)

''قربانی کیلئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کیلئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی''

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(الانعام — ع ۲۰، پارہ ۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ ہی کیلئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

اس آیت میں نُسُکِی کا لفظ قربانی کی مشروعیت اور اس کے عبادت ہونے کو صراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیت کریمہ توحید و تفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ ﷺ فائز تھے، نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے صراحۃً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔

نسک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اور اہلِ علم کی تصریحات کے اعتبار سے بھی، علاوہ ازیں سورۃ الکوثر میں ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ.

ترجمہ: پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی ہے مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا عہد رسالت سے لے کر آج تک برابر اس پر امت کا عملدرآمد چلا آ رہا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:

ولا خلاف فی کونها من شرائع الدین. (ج ۱۰، ص ۲)

ترجمہ: اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ قربانی شعائر اسلام میں سے ہے۔

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے چنانچہ علامہ ابن نجیم البحر الرائق میں لکھتے ہیں:

ویکفر بانکاره اصل الوتر والا ضحیة. (ج ۵، ص ۱۳۱)

ترجمہ: اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے وتر یا قربانی کا انکار کرے۔

(۳۶)

"تلاوت قرآن کریم عہد سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے"

تلاوت قرآن کریم کو عہد سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندقہ ہے، تلاوت قرآن کریم مستقل عبادت ہے، قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت کو بیان کیا ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے [۱]۔ اسی طرح قرآن کریم میں ان لوگوں کی مدح و ستائش مذکور ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، ارشاد ہے:

[۱] چنانچہ اس مضمون کی آیات تنقیح نمبر ۱۵ میں گزر چکی ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ (البقرۃ: ع ۱۴، پارہ ۱)

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے، وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اس سے منکر ہوگا تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

لَیْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ۔ (آل عمران: ع ۱۲، پارہ ۴)

ترجمہ: وہ سب برابر نہیں اہل کتاب میں ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر جو اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

اس لئے تلاوت قرآن کا رشتہ پادری تحریر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

(۳۷)

''ایصال ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے''

یہ بھی سراسر غلط ہے۔ ایصال ثواب کا اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے اور اس پر جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے دلائل بکثرت موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:

فھذہ الآثار وما قبلھا وما فی السنۃ ایضاً من نحوھا عن کثیر قد ترکناہ لحال الطول یبلغ القدر المشترک بیان الکل وھو ان من جعل شیئاً من الصالحات نفعہ اللہ بہ مبلغ التواتر وکذا ما فی کتاب اللہ تعالیٰ من الامر بالدعاء للوالدین فی قولہ تعالیٰ (وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا) ومن الاخبار باستغفار الملائکۃ للمؤمنین قال تعالیٰ

(والملائکة یسبحون بحمد ربھم ویومنون بہ ویستغفرون للذین امنوا) (الیٰ اخرہ الآیة) قطعی فی حصول الانتفاع بعمل الغیر۔ (ج ۲، ص ۳۰۹)

ترجمہ: غرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکیں نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ ایصال ثواب سے اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تواتر کی حد تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں جو والدین کے حق میں دعا کا حکم وارد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (تم یہ دعا کرو کہ اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا ہے کہ فرشتے مومنین کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں اور دعائے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے کے عمل سے انتفاع ہوتا ہے۔

(۳۸)

''دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے''

یہ بھی سراسر دروغ بے فروغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے اللہ کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح عہد رسالت میں تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ. (الحجر، ع ۱، پارہ ۱۳)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے دین میں تحریف کا قائل ہے وہ آپ کی تعلیمات کے محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار ہے۔

(۳۹)

"قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہوگئے اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں"

ایک مسلمان کو کافر کہنا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے العیاذ باللہ تعالٰی۔ پرویز نے اس سلسلے میں جو دو آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح مصداق خود پرویز ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران — ع ۸، پارہ ۳)

ترجمہ: اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے۔

کا مضمون تو پرویز پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے مقابلے میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چسپاں ہے کہ اپنی ان ناپاک مساعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

(۴۰)

"صرف چار چیزیں حرام ہیں"

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرمات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب و سنت میں وارد ہے کیونکہ کتا، بلی، شیر، بھیڑیا، ریچھ، بندر، سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

ان تنقیحات کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل حدیث پڑھئے اور دیکھئے کہ پرویز پر اس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے۔

عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ ﷺ الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ۔ (الحدیث)

ترجمہ: حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی جیسی ایک اور چیز (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے موسوم کیا گیا ہے) یاد رکھو عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس تم صرف اس قرآن کو لازم پکڑ لو اور جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔

اب ہم تاویل و تحریف اور الحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کی تصنیف "اکفار الملحدین" سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب کفر و ایمان کی تنقیح میں حتمی طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمہ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر و الحاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور مشاہیر ائمہ کی آراء کو اس باب میں تفصیل سے جمع کیا ہے۔ اکابر علماء عصر مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے اس کتاب پر تصدیق و تائید کی مواہیر ثبت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے چیدہ چیدہ اقتباسات ذیل میں درج ہیں:

واما ما یتعلق من ھذا الجنس باصول العقائد المھمة فیجب تکفیر من یغیر بغیر برھان قاطع کالذی ینکر حشر الاجساد وینکر العقوبات الحسیة فی الآخرة بظنون واوھام واستبعادات من غیر برھان قاطع فیجب تکفیرہ قطعاً۔

(اکفار الملحدین— ص ۹۲، منقول از فیصل التفرقہ)

ترجمہ: امام غزالی فیصل التفرقہ میں فرماتے ہیں، دین کے وہ مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری معنی سے پھیر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے جیسا کہ کوئی شخص محض وہم و گمان کی بناء پر حشر جسمانی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔

ومن اجماعیات الصحابة رضی اللہ عنھم ما عند الطحاوی فی معانی الآثار و بعض طرقه الآخر فی فتح الباری من حد الخمر عن علی رضی اللہ عنه قال شرب نفر من اھل الشام الخمر و علیھم یومئذ یزید بن ابی سفیا وقالوا ھی حلال وتاولوا لیس علی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الآیة، فکتب فیھم الی عمر فکتب عمر ان ابعثھم الیّ قبل ان یفسدوا من قبلک فلما قدموا علی عمر استشار فیھم الناس فقالوا یا امیر المؤمنین نری انھم قد کذبوا علی اللہ وشرعوا فی دینھم مالم یأذن به اللہ فاضرب اعناقھم وعلی ساکت فقال ما تقول یا ابا الحسن فیھم؟ اری ان تستتیبھم فان تابوا ضربتھم ثمانین ثمانین لشربھم

الخمر وان لم يتوبوا ضربت اعناقهم قد كذبوا على الله وشرعوا في دينهم مالم ياذن به الله فاستتابهم فتابوا فضربهم ثمانين ثمانين.

(اکفار الملحدین منقول از طحاوی۔ص ۸۹، ج ۲، فتح الباری۔ص ۶، ج ۱۲، کنز العمال)

ترجمہ: اجماعیات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حد خمر کے سلسلہ میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور اسکے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید ابن ابی سفیان تھے، ان شراب پینے والوں نے کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور آیہ کریمہ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا سے جواز نکالنا چاہا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان لوگوں کو فوراً میرے پاس بھیج دو اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں فساد برپا کریں جب وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا، صحابہؓ نے عرض کیا امیر المؤمنین ہماری رائے تو یہ ہے کہ ان کو قتل کر دیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور دین میں ایک ایسی حرکت کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ حضرت علیؓ خاموش بیٹھے تھے تو حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں، حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر وہ توبہ کرلیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں اسی اسی (۸۰،۸۰) کوڑے لگائیں اور

اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کر دیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین کے بارے میں ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اجازت نہیں دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا انہوں نے توبہ کر لی پھر ان کو اسی اسی (۸۰،۸۰) کوڑے لگائے گئے۔

وقال ابن القیم المجاز والتاویل لا یدخل فی المنصوص وانما یدخل فی الظاهر المحتمل له وهنا نکتة ینبغی التفطن لها وهی ان کون اللفظ نصاً یعرف بشیئین احدهما عدم احتماله لغیر معناه وضعاً کالعشرة و الثانی ما اطرد استعماله علی طریقة واحدة فی جمیع موارده فانه نص فی معناه لا یقبل تاویلاً ولا مجازاً وان قد تطرّق ذلک الی بعض افراده وصار هذا بمنزلة الخبر المتواتر لا یتطرق احتمال الکذب الیه وان تطرق الی کل واحد من افراده وهذه عصمة نافعة تدلک علی خطاء کثیر من التاویلات فی السمعیات التی اطرد استعمالها فی ظاهرها وتاویلها والحالة هذه غلطٌ فان التاویل انما یکون لظاهر قدورد شاذاً مخالفاً لغیره من السمعیات فیحتاج الی تاویلها لیوا فقها فاما اذا اطردت کلها علیٰ وتیرة واحدة صارت بمنزلة النص واقوی وتاویلها ممتنعٌ فتامل هذا۔

(اکفار الملحدین — ص ۷۴، منقول از بدائع الفوائد)

ترجمہ: علامہ ابن القیم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں مجاز اور تاویل کی ''منصوص'' میں گنجائش نہیں، تاویل تو صرف ''ظاہر محتمل'' میں ہو سکتی ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ

ہے کہ کسی لفظ کا ''نص'' ہونا دو باتوں سے معلوم ہوگا۔(۱) وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ کہ اس کے معنی سوائے دس کے اور کچھ نہیں۔ (۲) وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک ہی معنی کے لئے استعمال ہوا ایسا لفظ بھی اپنے معنی میں ''نص'' ہی کہلائے گا جس میں کسی تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوتی گو اس کے بعض افراد میں تاویل ہو سکتی ہے جس طرح کہ ''خبر متواتر'' میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ اس کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ خطا سے محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے تمہیں قرآن و حدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات کا غلط ہونا معلوم ہو جائے گا جن کا استعمال اپنے ظاہری معنی میں برابر ہو رہا ہے ایسی حالت میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور وہ دوسری نقول سے معارض ہو ایسی صورت اس کی تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا جاتا ہے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی میں مسلسل استعمال ہوتا چلا آتا ہو وہ لفظ تو ان کی طرح ہو جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی اس کی تاویل بالکل ممنوع ہے۔

اجماع الامة على تكفير من خالف الدين المعلوم بالضرورة والحكم بردته.

(اكفار الملحدين- ص ۲۵، منقول از ايثار الحق از محمد بن ابراهيم وزير يمانى)

ترجمہ: جو شخص کہ ضروریات دین کی مخالفت کرے اس کے کفر اور ارتداد پر اجماع امت ہے۔

اعلم ان اصل الكفر هو التكذيب المتعمد لشئي من كتب الله المعلومة او لا حد من رسله عليهم الصلوٰة والسلام ولشئي مما جاؤ به اذا كان ذلك الامر المكذب به معلوماً با لضرورة من الدين ولا خلاف ان هذا القدر كفر ومن صدر عنه فهو كافر۔

(اکفار الملحدین۔ ص ۶۵، منقول از ایثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

ترجمہ: واضح رہے کہ اصل کفر یہی ہے کہ کتب الہیہ کی یا کسی رسول کی لائی ہوئی کسی چیز کی عمداً تکذیب کی جائے جبکہ وہ ضروریات دین میں سے ہو اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ جس سے یہ تکذیب سرزد ہو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجماعی فیصلوں کے پیش نظر غلام احمد پرویز کے کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردد نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ان اقتباسات کے جو پرویز کی کتابوں سے استفتاء میں دیئے گئے ہیں اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام تر کوشش اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات بینات کو اپنی باطل تاویلات و تحریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریات باطلہ پر منطبق کیا جائے چنانچہ لینن اور مارکس کا نظریہ حیات جو سراسر روح اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک عین قرآنی نظریہ ہے اس نظریہ کی دعوت و اشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "قرآنی نظام ربوبیت" یہ کتاب اس کی تحریف معنوی کا نتیجہ ہے۔ سرکاری کلوکیم میں بھی جو ۱۹۵۸ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کیمونزم کی حمایت کی تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت

کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا تھا جس پر تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصر و شام بلکہ ایران کے علماء نے بھی اس وقت اس کی تردید کی تھی اور اس نشست کا پورا وقت (تین گھنٹے تھا) علماء نے اس کے مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا تھا۔ خدا، رسول، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صف آرائی درحقیقت اسی کمیونزم کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں میں نہیں کرتا۔ اسی طرح ڈارون کا نظریہ ارتقا جس کو خود فضلاء یورپ نے شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ کے بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے شخصی وجود کا انکار کرتا اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب و غریب مضحکہ خیز تاویلات کرتا ہے۔

دنیا آج تک غلام احمد پرویز کو صرف منکرِ حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انکشاف و اقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکرِ حدیث بلکہ منکرِ قرآن و منکرِ اسلام ہے۔ وہ پورے دین اور اسلام کو عجمی سازش کہتا ہے اور ساڑھے تیرہ سو سال کے اندر جس قدر مفسرین، محدثین، فقہاء، صوفیہ، متکلمین اور ائمہ پیدا ہوئے اور جنہوں نے اپنی خدمات جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیتا ہے اس کے نزدیک قرآن کا کوئی ماضی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تابناک اور شاندار ماضی سے کاٹ کر عہد حاضر کے باطل فلسفوں اور غلط نظامہائے معیشت سے مسلمانوں کا وابستہ کرنا چاہتا ہے اور اس پر ستم ظریفی ہے کہ اپنی ہر تحریف، غلط تاویل اور ہر تخریب و فساد دین کو عین اسلام کہتا ہے، اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور تصور ناتمام ہے ملت اسلامیہ کبھی اس قسم کے نظریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی روادار نہیں ہو سکتی کہ یوں پورے دین اسلام کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دے کر ختم کر دیا جائے قدیم و جدید قرامطہ اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام

کے خلاف جو محاذ قائم کیا تھا پرویزی لٹریچر میں اس کو نئی تعبیر و نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ کمیونزم کیلئے راستہ ہموار کیا جائے باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف سخت خطرناک تحریکیں ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچائے اور اس دجل و فریب کو سمجھنے کیلئے فہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریات دین نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور اطاعت رسول وغیرہ کے معانی و مدلولات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں، ہر مسلمان سمجھتا جانتا اور یقین رکھتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے روزہ کسے کہتے ہیں حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے اطاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ اس مشہور و معروف معانی و مصادیق کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ صریح کفر اور ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امت محمدیہ میں تواتر و تعامل و توارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امت ایمان لاتی اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن و حدیث اور اجماع امت سے براہ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقائد کو خوب جانتا سمجھتا اور ان پر ایمان لاتا اور عمل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اب ان کے متعارف مفہومات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا، دین اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تحریف اور تلاعب بالدین ہے جس کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جا سکتا۔

لہٰذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقد نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا اور یہ حکم صرف پرویز ہی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین

میں ان عقائد کفریہ کے معلوم ہوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ
قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ
ولی حسن ٹونکی غفر اللہ مفتی و شیخ الحدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆☆☆☆☆

مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے لیکن الف
القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خا
فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا بالفاظ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ
بلکہ خود آدم کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح مندرجہ اقتباسا
میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے
نیز ارکان دین کی جو تشریح کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے یکسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سو
کے اقتباسات مجموعی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفات باطلہ کا انبار ہیں اور یحرفو
الکلم من بعد مواضعہ کا مصداق ہیں جن کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ عقائد نسفی اور شرح
للتفتازانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھا ہے۔ والنصوص من الکتاب والس
تحمل علی ظواهرها مالم یصرف عنها دلیل قطعی والعدول عنها ای
الظواهر الی معان یدعیها اهل الباطن وهم الملاحدة وقصدهم بذلک نف
الشریعة بالکلیة المحاذ ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بکف
لکونه تکذیباً للنبی علیه السلام الخ اور ضروریات و مسلمات دین کے انکار پر حاوی
اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گزر گئی اور تحریف کرنے والا جس کے نمو
سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے متبعین و معتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہل اسلام کو ان
کسی قسم کا اشتراک و اختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا
مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے فقط۔

محمد جمیل الرحمٰن غفرلہ نائب المفتی دار العلوم دیوبند ۱۳ ۶/۱۸

الجواب صحیح: نصیر احمد عفی عنہ

جواب درست ہے محمد حسین غفرلہ

الجواب صحیح: ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکور اور اس
متبعین کے خارج از اسلام ہونے میں شک کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق محمد جمیل غفرلہ۔

الجواب صحیح مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: استفتاء میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حوالجات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بلا تاویل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریات دین کا منکر ہے بلکہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پاک کا استہزاء کرنے والا ہے۔ یہ سب امور باتفاق اُمت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ ظہور احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے اس کا کفر اظہر من الشمس واظہر من الامس ہے۔ کتب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ کذا فی الخیالی وغیرہ من کتب اهل الفن. واللہ اعلم فخر الدین احمد غفرلہ شیخ الحدیث

مہر

دارالعلوم دیوبند

عالم اسلام کے
جن مشاہیر علماء کے اس فتوے پر دستخط ہیں
اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان۔
۲۔ حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)
۳۔ حضرت مولانا فخرالدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند
۴۔ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری
۵۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات صدر و... المدارس پاکستان معتمد اسلامک اکاڈیمی اوقاف۔
۶۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم۔ ناظم وفاق المدا... رکن قومی اسمبلی پاکستان۔
۷۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مہتمم دارالعلوم ٹنڈو الہ یار
۸۔ حضرت مولانا محمد عبدالحامد صاحب القادری البدایونی۔
۹۔ حضرت مولانا محمد بدرعالم صاحب المہاجر المدنی مصنف ترجمان السنہ۔
۱۰۔ حضرت مولانا نصیرالدین صاحب شیخ الحدیث (غورغشتی)
۱۱۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ یحییٰ امان المکی قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ۔
۱۲۔ فضیلۃ الشیخ السید علوی عباس المالکی۔ مکہ مکرمہ۔
۱۳۔ فضیلۃ الشیخ السید حسن مشاط المالکی۔ مکہ مکرمہ۔
۱۴۔ فضیلۃ الشیخ السید محمد امین الکتبی۔ مکہ مکرمہ۔
۱۵۔ فضیلۃ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبدالرحمٰن الصنیع، رئیس الحنابلہ مکہ مکرمہ۔
۱۶۔ فضیلۃ الشیخ محمد نور سیف المکی۔
۱۷۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحنبلی رئیس المحکمۃ الکبریٰ جدہ

۱۸۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد قاسم الاحمد جانی — مدینہ منورہ

۱۹۔ فضیلۃ الشیخ السید محمود الطرازی — مدینہ منورہ

۲۰۔ فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الختنی — مدینہ منورہ

۲۱۔ فضیلۃ الشیخ حامد الفرغانی — مدینہ منورہ

۲۲۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

۲۳۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ ٹنڈو الہ یار سندھ۔

۲۴۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور۔

۲۵۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و مہتمم خیر المدارس ملتان۔

۲۶۔ حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب (استاذ الاساتذہ)

۲۷۔ حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب نافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔

۲۸۔ حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور۔

۲۹۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپور۔

۳۰۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔

۳۱۔ حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب روپڑی۔

۳۲۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب صدر مفتی دارالعلوم سعودیہ کراچی۔

۳۳۔ حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد۔

۳۴۔ حضرت مولانا محمد تقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی۔

۳۵۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔

۳۶۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔

۳۷۔ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب۔

۳۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب و مفتی ہزارہ۔

۳۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔

۴۰۔ حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ۔

۴۱۔ حضرت مولانا مفتی سیاج الدین صاحب کاکاخیل۔

۴۲۔ حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان۔

۴۳۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ۔

۴۴۔ حضرت مولانا مولانا اطہر علی صاحب۔

۴۵۔ حضرت مولانا احمد حسن صاحب نیجری۔

۴۶۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب چاٹ گام۔

۴۷۔ حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ۔ چاٹ گام۔

۴۸۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ پٹیہ چاٹگام۔

۴۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ پٹیہ چاٹگام۔

۵۰۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بابونگر۔

۵۱۔ حضرت مولانا حفاظت الرحمٰن صاحب، راج گھاٹا۔

۵۲۔ حضرت مولانا نوراللہ صاحب نواکھالی۔

۵۳۔ حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن باڑیہ۔

۵۴۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب محقق۔

۵۵۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب، ویت نگر۔

۵۶۔ حضرت مولانا منظورالحق صاحب، نتروکنہ۔

۵۷۔ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب، باڑیہ۔

۵۸۔ حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب، بریسال۔

۵۹۔ حضرت مولانا ابوالحسن صاحب، جسر۔

۶۰۔ حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب، مہر۔

۶۱۔ حضرت مولانا عبد العلی فرید پور۔

۶۲۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب، فرید پور۔

۶۳۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، کھلنا۔

۶۴۔ حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب مہتمم دار العلوم ہاٹ ہزاری چاٹگام۔

۶۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد اللہ صاحب عرف حافظ جی حضور ڈھاکہ۔

۶۶۔ حضرت مولانا مفتی عمیم الاحسان صاحب ڈھاکہ

۶۷۔ حضرت مولانا عبد القادر صاحب، کھلنا۔

۶۸۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب، کھلنا۔

۶۹۔ حضرت مولانا عبد الحق صاحب، چاند پور۔

۷۰۔ حضرت مولانا مقبول احمد صاحب قنا شین۔

۷۱۔ حضرت مولانا شاہد علی صاحب، کاتائی گھاٹ۔

توقیعات علماء کراچی

علماء مدرسہ دار العلوم شرافی، لانڈھی

۱۔ الجواب صحیح۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ و مفتی اعظم)

۲۔ رشید احمد عفی عنہ (محدث)

۳۔ نور احمد (ناظم مدرسہ)

۴۔ رعایت اللہ مدرس

۵۔ محمد سلیم اللہ مدرس

۶۔ سبحان محمود مدرس

۷۔ محمد شمس الحق مدرس

۸۔ محمد رفیع — مدرس

۹۔ محمد تقی عثمانی — مدرس

<u>علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ، نیوٹاؤن</u>

۱۰۔ محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ

۱۱۔ ولی حسن عفی عنہ — مفتی و مدرس

۱۲۔ محمد لطف اللہ عفی عنہ — مدرس

۱۳۔ فضل محمد عفی عنہ — مدرس

۱۴۔ محمد ادریس عفی عنہ — مدرس

۱۵۔ محمد عبد الرشید نعمانی غفر اللہ لہ (مولف لغات القرآن) و رفیق اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ

۱۶۔ عبد الحق عفی عنہ — مدرس

۱۷۔ محمد بدیع الزمان — مدرس

۱۸۔ محمد حامد عفی عنہ — مدرس و ناظم کتب خانہ

۱۹۔ عبد الجلیل عفی عنہ — مدرس

۲۰۔ عبد الرزاق عفی عنہ — مدرس

۲۱۔ محمد عفی عنہ — مدرس

۲۲۔ عبد القیوم عفی عنہ — مدرس

۲۳۔ محمد احمد مختار — مدرس و معاون شعبہ دار التصنیف

۲۴۔ اکبر علی اسلام آبادی — دار الافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ

۲۵۔ عبد الباقی عفی عنہ قریشی پوری سابق معاون دار الافتاء۔

علماء مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ

۲۷۔ فضل احمد غفرلہ — مہتمم مدرسہ

۲۸۔ ہدایت اللہ افغانی — مدرس اول و ناظم تعلیمات

۲۹۔ محمد عبدالحق غفرلہ — مدرس

۳۰۔ محمد زکریا — مدرس و ناظم دارالاقامہ

علماء مدرسہ احرار الاسلام لیاری

۳۱۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا وہی ہے جو ایک مرتد کی اولیٰ ہے۔

محمد عثمان مہتمم مدرسہ

علماء اہل حدیث

مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

۳۲۔ میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف متفق ہوں۔ بلاشک منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودھری غلام احمد پرویز اور اس کی جماعت کافر ہے ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں تو فوراً اس سے الگ ہو جائیں گے۔ بقولہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔

محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ مذکور۔

۳۳۔ میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر قرآن من فرق بین کلام اللہ وحدیث رسولہ فہو کافر مضل مبین هذا ما لدی، واللہ اعلم۔

راقم الحروف عبدالجبار، مدرس و الخطیب موتی مسجد۔

۳۴۔ جواب مذکور بلا ریب صحیح ہے، پرویز اور اس کے ہم خیال یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(حافظ عزیز الرحمٰن ... مدرس)

مدرسہ دار السلام

۳۴۔ الجواب بعون الوہاب۔ قرآن وحدیث دونوں آپس میں لازم ملزوم ہیں ا
ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز صاحب اکثر محدثین کی
کی توہین وتحقیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے۔ ومن
امرها فهو ضال مبتدع ومتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جه

حررہ العاجز ابو محمد عبدالستار عفرلہ الغفار، مہتمم وخطیب مسجد محمدی

۳۵۔ الجواب صحیح۔ احقر عبدالغفار عفی۔ نائب مفتی مدرسہ

۳۶۔ منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر ان کا کفر دہرا ہو جا
حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔

عبدالخالق رحمانی عفا اللہ عنہ خطیب مسجد صحرا

علماء بریلوی

۳۷۔ محمد عبدالحامد القادری

۳۸۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے۔
چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وقت علماء کرام نے اس فتنہ کو خاک میں ملا
پرویز نے پھر اس فتنہ کو پھیلا دیا اس کے خبیث عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے
ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں مسلمان اس سے دور رہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے
خبر دے دی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں
ہوں کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر رہا ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی ا
کہ ان سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے۔

كتبه العبد المعتصم بحبل النبي الامي، عمر اليعمي

۳۹۔ احقر نے (علماء امت کا متفقہ فتویٰ پرویز کافر ہے) دیکھا، مفتی محمد شفیع صاحب
تحریر فرمایا اس سے احقر کو پورا اتفاق ہے مزید برآں پرویز صاحب نے انکار حدیث بھی کیا

آیات بینات میں تلبیس سے بھی کام لیا ہے توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے۔ جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہو سکتا مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر ہیں کافر ہیں لقولہ تعالیٰ ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔ جو چیز ہمارے رسول (ﷺ) دیں اس پر قائم ودائم ہو جاؤ اور جس چیز سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ اس آیت شریفہ میں مولا تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا منصب عالی بیان فرمادیا کہ وہ قانون الٰہی میں مختار من جانب اللہ ہیں ان کا حکم اللہ ہی کا حکم ہے دوسری جگہ فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے میری ہی اطاعت کی ہے۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ قرآن کے علاوہ بھی حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اسی کو اہل علم حدیث کہتے ہیں اب جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی رو سے کافر ہے۔ لقولہ تعالیٰ: افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض، کیا تم بعض قرآن کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔ بہر حال پرویز محرف بھی ہے، مفتن بھی ہے، مخرب دین متین بھی ہے، مجدد دین شیطانی بھی ہے۔ مرتد بھی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظفر احمد غفرلہ دار الافتاء والقضاء، قریش روڈ کراچی

۴۰۔ ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

بقلم قاضی زین العابدین غفراللہ مدرس مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

۴۱۔ پرویزی فتنے نے جو در اصل ارتداد کا علمبردار ہے، دیندار وں کے جذبات مذہبی میں انتشار بھی پیدا کیا ہے اور شیرازہ اتحاد اسلامی کو منتشر کیا ہے اہل دانش وبینش سے پوشیدہ نہیں اس کا انسداد فرض اولین ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے مامون ومحفوظ رکھے۔

محمد عبد السلام قادری غفرلہ صدر انجمن اشاعت الاسلام کراچی۔

علماء شیعہ امامیہ

۴۲۔ پرویز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقاید رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

سید محمد رضی آل نجم العلماء، بانی و مستقل صدر کل پاکستان حسینی ایجوکیشنل سوسائٹی، کراچی۔

۴۳۔ باسمہ سبحانہ وتعالیٰ۔ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو گمراہ اور بے زنجیر ہونے کے ساتھ بڑے شد و مد سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات و مسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کیلئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔ اللّٰھم ارزقنا توفیق الطاعۃ وبعد المعصیۃ۔

ناچیز محمد تقی (مجتہد)

۴۴۔ باسمہ سبحانہ پرویز صاحب کے عقائد جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از سلام ہے اور کفر وارتداد کا مرتکب ہے۔

احقر سید انیس الحسنین ممتاز الافاضل وغیرہ لکھنؤ لیکچرر شعبہ دینیات جناح کالج، ناظم آباد، کراچی، وبانی رضویہ کالونی کراچی، مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۲ء۔

۴۵۔ غلام احمد پرویز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آڑ میں کوئی نیا دین دنیا میں رواج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

۴۶۔ باسمہ سبحانہ، لقد اصاب المجیب

احقر الوری سید شیر علی بخاری مدرس جامعہ امامیہ کراچی۔

بقیہ علماء کراچی

۴۷۔ عبدالجبار خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی

۴۸۔ فقیر اسد القادری، کان اللہ لہ، نیو ٹاؤن کراچی۔

۴۹۔ محمد شعیب بری مسجد کراچی۔

۵۰۔ عبدالقیوم قادری، قادری مسجد، کراچی۔

۵۱۔ عبدالمقتدر عفی عنہ صدیقی مسجد، بمبئی بازار کراچی۔

۵۲۔ محمد عبدالحلیم چشتی (فاضل دیوبند)

۵۳۔ محمد سلیم الدین شمسی (فاضل مدرسہ لطفیہ علیگڑھ)

توقیعات علماء سندھ

سجاول ضلع ٹھٹھہ

۵۴۔ نور محمد غفرلہ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹھہ۔

۵۵۔ محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۶۔ نور محمد مہتمم و صدر مدرس، مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔

۵۷۔ عبداللہ، مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔

۵۸۔ الی مع الصالحین، حاجی عبداللہ ممبر ٹاؤن کمیٹی سجاول۔

۵۹۔ محمود، مدرس و خطیب جامع مسجد سجاول۔

۶۰۔ عبدالغفور ناظم اعلیٰ و نظام العلماء سجاول۔

۶۱۔ محمد عمر سجاول۔

۶۲۔ محمد قاسم سجاول۔

۶۳۔ محمد عثمان عربی ٹیچر ہائی اسکول، سجاول

۶۴۔ حکیم عبدالاحد عثمانی ناظم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔

دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۶۵۔ احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ)

۶۶۔ الجواب صحیح کنت ادخل غلام احمد پرویز فی فرقۃ الخوارج اولا مثلهم ولکنه جاوز الحد وارتکب الالحاد والزندقة جهارا کالفرقة الباطنیة الملحدة فلاشک فی کفره وزندقته والحاده فالله یهدیه ویصلح باله.

ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث بدارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ

۶۷۔ ما احسن ما اجاب وجاد الجواب صحیح بلا مریة وهذا الرجل کافر ملحد بلا مریة. محمد وجیہ (خادم دارالافتاء و نائب رئیس بدارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار)

۶۸۔ جو عبارات مستفتی نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ قرآن، حدیث اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف ہے لہٰذا اس شخص کے کافر، زندیق، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ از روئے دین اسلام نہیں۔ محمد جمشید علی عفی عنہ مدرس دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ۔

۶۹۔ المجیب مصیب۔ عبدالرحمٰن فریدپوری خادم دارالعلوم ٹنڈو الہ یار۔

۷۰۔ الجواب صواب: وکفر من یعتقد تلک المعتقدات صریح واللہ اعلم وعلمه اتم واکمل۔

محمد لطافت الرحمٰن کان اللہ لہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار۔

۷۱۔ الجواب صحیح، مطلوب الرحمٰن عفا عنہ الرحمٰن۔

۷۲۔ الجواب صحیح: استفتاء میں مندرجہ عبارات اور عقائد باطل شریعت اسلامی کی صریح تحریف و توہین اور استہزاء ہے، ان کا مصنف، اس کے متبعین اور اشاعت کنندگان دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام کے ساتھ اس قسم کا اشتعال انگیز استہزاء اور توہین کرنے والے کو واقعی سزا دے اور اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اسٹاک ضبط کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وہو الموفق۔

محمد محبوب الٰہی عفی عنہ مدرس دار العلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۷۳۔ احقر محمد عبد المالک الکاند حلوی غفر اللہ لہ خادم الحدیث دار العلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار۔

علماء شکارپور

۷۴۔ مسٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم قرآنی فیصلے وغیرہ کے مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتب میں جمیع ارکان اسلام و جملہ شعائر دین کی تبدیل و تحریف کی گئی ہے، جس کی بناء پر وہ دین جس کے داعی حضرت رسول کریم سیدنا محمد ﷺ ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں مارکس و لینن کی کمیونزم کے قریب قریب ایک تخیلاتی نظریہ کو دجل و فریب سے (دلائل و براہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کمیونزم کی خوب خدمت کی گئی ہے بنا بریں مسٹر پرویز کے دجال و کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ حررہ الفقیر الی اللہ الجلیل محمد اسمٰعیل الصوری الشکارپوری عفی عنہ

۷۵۔ محمد فضل اللہ۔ شکارپوری

۷۶۔ الٰہی بخش اعوان۔ شکارپور

۷۷۔ فضل احمد سرہندی۔ شکارپور

۷۸۔ لطف اللہ۔ شکارپور

۷۹۔ نثار احمد۔ شکارپور

مدرسہ عربیہ جامع ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجراع، شکارپور

ہم سب دستخط کنندگان ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں جن سے مسٹر پرویز کا کفر ثابت کیا گیا ہے۔

۸۰۔ عبد اللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ

۸۱۔ سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد، مدرسہ ہاشمیہ

۸۲۔ گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ

ضلع سکھر

۸۳۔ محمد انور بن مولانا بشیر محمد مہتمم انوار العلوم ضلع سکھر

مدرسہ عربیہ دار القرآن میتھر ضلع دادو سندھ

۸۴۔ مسٹر پرویز کی جو عبارات رسالہ "پرویز کا خط اور اس کا جواب" میں درج ہیں
کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص روسی اشتراکیت کا داعی اور وظیفہ خوار ہے اور اس
بنیادی اصول کا منحرف۔ تکفیر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریات دین کا منکر یا
بتاویل باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف و مؤول بھی۔
الاحقر عبد المتین غفرلہ ہزاروی دیوبندی نقشبندی، صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دار القرآن
میتھر ضلع دادو سندھ۔

مدرسہ عربیہ دار العلوم اسلامیہ
اشاعت القرآن ڈگری شہر ضلع تھر پارکر

۸۵۔ مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ معتقدات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا
مستحق نہیں اور علماء ہند و پاک کا متفقہ فتویٰ کفر بجا برموقع اور برمحل ہے۔ ہم فتویٰ کی
رو سے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پرویز کے کفر پر تصدیقی دستخط کر رہے ہیں۔
دلی دعا ہے کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر و باطن، تحریر، تقریر کو خدا کے پیغمبر کے
تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

۸۶۔ الجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ مہتمم دار العلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۷۔ الجواب صحیح۔ عبد الرؤف عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۸۔ محمد اکرام الحق اختر عفا اللہ عنہ مفتی دار العلوم ہذا۔

۸۹۔ محمد یعقوب عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہذا۔

۹۰۔ حافظ غلام غوث مدرس مدرسہ ہذا۔

توقیعات علماء بہاولپور

۹۱۔ محمد صادق (مفتی و سابق ناظم امور مذہبی ریاست بہاولپور)

۹۲۔ محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاولپور)

۹۳۔ غلام مصطفیٰ عفی عنہ (مبلغ ختم نبوت بہاولپور)

۹۴۔ عبداللہ درخواستی (امیر جمعیۃ علماء اسلام)

۹۵۔ عبیداللہ (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

۹۶۔ فاروق احمد (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

علماء احمد پور شرقیہ

مذکورہ بالا شواہد ناقابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ ان معتقدات باطلہ اور مزعومات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پرویز دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقاید میں مسٹر پرویز کی موافقت کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اعاذنا اللہ من الکفر و الضلال۔

فقط تاریخ ۵ محرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۹ جون ۶۲ء

۹۷۔ مفتی واحد بخش عفی عنہ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ

۹۸۔ نذیر احمد خطیب مسجد قبر والی احمد پور شرقیہ

۹۹۔ عبدالرزاق خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ

۱۰۰۔ الٰہی بخش مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ

۱۰۱۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ

۱۰۲۔ محمد ابراہیم خطیب جامع اہلحدیث احمد پور شرقیہ

۱۰۳۔ محمد موسیٰ خطیب مسجد چبوترہ احمد پور شرقیہ

۱۰۴۔ سید گل حسن عفا اللہ عنہ خطیب مسجد سید غوث شاہ صاحب۔ احمد پور شرقیہ

۱۰۵۔ سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد کٹرہ احمد خاں احمد پور شرقیہ

۱۰۶۔ غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ

۱۰۷۔ محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۰۸۔ عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۰۹۔ محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۰۔ عبدالعزیز عفی اللہ عنہ مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۱۔ عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ

۱۱۲۔ فتح الرحمٰن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ

۱۱۳۔ عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ

۱۱۴۔ خدا بخش عفی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ

۱۱۵۔ سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ

نوٹ: فہرست ہذا میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث تینوں کاتب فکر کے علماء شامل ہیں۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

مسٹر غلام احمد پرویز نے اسلام کے بنیادی معتقد اور مسلم اصول کو جو متواتر اور قطعی محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایک جدید تصویر میں تبدیل کر دیا ہے جس کا ماننا قرآن کریم احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والتسلیم کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہٰذا ہم ان غیر مشتبہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعت رسول، منصب رسالت، مصداق ملائکہ وشیاطین میں لکھے ہوئے ہیں بخلاف عقاید اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی: ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون ''کافر'' کہتے ہیں۔

۱۱۶۔ حررہ خادم الشرع عبدالقدیر عفا اللہ عنہ من المدرسۃ العربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۱۷۔ الجواب صحیح: عبدالواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا۔

۱۱۸۔ بے شک ہمارے نزدیک پرویز اس فتویٰ کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام کثر اللہ امثالہم نے دیا ہے۔ فضل احمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

۱۱۹۔ صدق ما کتب عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۰۔ المجیب مصیب محمد قمر الدین صدر مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۱۔ الجواب صحیح: محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۲۔ الجواب صحیح: امیر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

۱۲۳۔ الجواب صحیح: احقر محمد اسلم شاکر۔

۱۲۴۔ الجواب صحیح: احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القران
ڈونگا بونگا۔ بہاولپور ڈویژن

۱۲۵۔ علماء حق نے پرویز پر کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے بچایا ہے۔ میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتویٰ دینے میں حق بجانب ہیں۔

محمد فقیر محمد سعید کان اللہ لہ بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) صدر عیدگاہ ڈونگا بونگا ضلع بہاولنگر۔

توقیعات علماء پنجاب ملتان

۱۲۶۔ شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدارس العربیہ مغربی پاکستان۔

۱۲۷۔ عبداللہ غفرلہ، مفتی خیر المدارس ملتان۔

۱۲۸۔ خیر محمد مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان۔

۱۲۹۔ محمد علی جالندھری، ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان۔ ملتان۔

۱۳۰۔ غلام قادر مہتمم مدرسہ قادریہ ملتان۔

۱۳۱۔ محمود عفا اللہ عنہ مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر۔

۱۳۲۔ احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ عروۃ الحق رجسٹرڈ۔ ملتان۔

۱۳۳۔ عبدالرحمن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان۔

۱۳۴۔ محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

۱۳۵۔ عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موتل ملتان تحصیل۔

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پرویز) جو محرف دین متین ہے اور منبع غیر مکمل ایمان
جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ
تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

۱۳۶۔ محمد عبدالخالق عفی عنہ (مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم و سابق استاد دار العلوم دیوبند)

۱۳۷۔ علی محمد عفی عنہ مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان۔

۱۳۸۔ عبدالمجید مدرس دار العلوم عیدگاہ کبیر والا۔

۱۳۹۔ الجواب صحیح: محمد سرور عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا۔

۱۴۰۔ الجواب صحیح: ظہور الحق عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا۔

۱۴۱۔ الجواب صحیح: محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا۔

خانیوال

۱۴۲۔ دوست محمد غفرلہ، مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ ریلوے شیڈ، خانیوال۔

منٹگمری

۱۴۳۔ فاضل رشیدی جالندھری، منٹگمری۔

۱۴۴۔ عبداللہ رائے پوری مدرس مدرسہ رشیدیہ، منٹگمری۔

جھنگ

۱۴۵۔ الجواب صحیح: سید صادق حسین غفرلہ۔

مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ و خطیب جامع مسجد محلہ منڈی صدر، جھنگ

۱۴۶۔ محمد عبدالعلیم غفرلہ، جامعہ رحیمیہ، جھنگ۔ (صدر خطیب جامع مسجد و ممبر جمعیت ... جھنگ)

چنیوٹ

۱۴۷۔ منظور احمد۔ صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ۔

اوکاڑہ

۱۴۸۔ یوسف محمد مدرس مدرسہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ

میانوالی

۱۴۹۔ محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی۔

لاہور

۱۵۰۔ ما کتبہ فی الجواب مولانا البنوری ھو الحق والحق احق ان یتبع، وما لغلام احمد پرویز کلہ باطل و کفر۔

احمد علی عفی عنہ لاہور۔

۱۵۱۔ من شک فیہ فقد کفر۔ فقط

غلام مرشد، امام شاہی مسجد و ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور۔ علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

۱۵۲۔ الجواب حق وصواب ونعم الجواب۔ ملحد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل حق اور درست ہے۔ ملحد مذکور تمام یہود و نصاریٰ سے تحریف الکلم عن مواضعہ میں سبقت لے گیا ہے اور فتوے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کا مستحق ہے۔ والسلام

محمد ادریس۔ کان اللہ لہ۔ شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ

۱۵۳۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ونار اللہ الموقدۃ علی من اتبع الھویٰ

محمد رسول خان۔ (محدث و مفسر جامعہ اشرفیہ)۔

۱۵۴۔ المجیب مصیب۔ غلام مصطفیٰ۔ کان اللہ لہ۔ مدرس

۱۵۵۔ الجواب صحیح: نور محمد غفرلہ مدرس۔

علماء مدرسہ جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور

۱۵۶۔ حامد میاں عفا امیر انجمن جامعہ مدنیہ۔

۱۵۷۔ سید میرک شاہ اندرابی۔ شیخ الحدیث۔

۱۵۸۔ محمد ضیاء الحق کان اللہ لہ، مدرس

۱۵۹۔ للہ در المجیب حیث اجاد فیما اجاب۔ احقر بدر الاسلام عفی عنہ مدرس۔

۱۶۰۔ فاضل مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ فللہ درہ کریم اللہ غفرلہ مدرس۔

۱۶۱۔ المجیب مصیب احقر محمد اجمل عفی عنہ، خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ۔

۱۶۲۔ الجواب صحیح: محمد عبدالکریم قاسمی۔

(خطیب جامع مسجد گنج و نائب ناظم مدرسہ عربیہ حنفیہ حماد پور راوی روڈ لاہور)

۱۶۳۔ فتنہ پرویزیت کے استیصال کیلئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد ازبس ضروری ہے۔ انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے۔ المجیب مصیب فیما قال۔ حررہ محمد علی خطیب سنہری مسجد لاہور۔

علماء حضرات اہلحدیث لاہور

۱۶۴۔ مذکورہ بالا جوابات سب صحیح ہیں۔ میں ان سے پورا متفق ہوں۔

(عبداللہ امرتسری روپڑی مفتی)

۱۶۵۔ حافظ عبدالقادر روپڑی، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور۔

۱۶۶۔ فاضل مجیب نے پرویز کی جن عبارات اور عقائد کا ذکر کیا ہے اور جس طرح اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف و تاویل اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرامطہ سے کم نہیں اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرۂ اسلام میں رہ سکے۔ فاضل مجیب نے للہ درہ جو کچھ اس کے لئے حکم لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے فقط۔ (سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان)

حضرات علماء شیعہ لاہور

۱۶۷۔ باسمہ عز شانہ۔ جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روح اسلام کے منافی ہیں۔ ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ (جعفر حسین مفتی)

۱۶۸۔ باسمہ سبحانہ۔ بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقائد رکھنے والے حضرات یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(سید مظفر حسین نجفی مدرس جامع المنتظر، لاہور)

۱۶۹۔ باسمہ تعالیٰ۔ مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے عقائد بیان کئے گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں اور میرے نزدیک ایسا شخص ملحد بے دین ہے اور خارج از اسلام ہے فقط۔

(محمد حسین نجفی پرنسپل جامعہ اماسیہ لاہور)

☆☆☆☆☆

۱۷۰۔ محمد بہاؤ الحق قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۱۷۱۔ سید محی الدین شارق خطیب جامع مسجد نور نسبت روڈ۔

۱۷۲۔ سید محمد ضیاء الدین نقشبندی خطیب میرانی ہوو لاہور۔

۱۷۳۔ منظور احمد خطیب مزنگ۔

۱۷۴۔ جواب باصواب ہے محمد الیاس غفرلہ خطیب جامع مسجد تھولیاں لوہاری منڈی۔

۱۷۵۔ شفاعت احمد عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد قاسمی فیض باغ، لاہور۔

۱۷۶۔ امین الحق عفی عنہ۔ خطیب جامع مسجد شیخو پورہ۔

۱۷۷۔ محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور۔

۱۷۸۔ حسن شاہ خطیب جامع مسجد باٹا پور کمپنی، لاہور۔

۱۷۹۔ جواب باصواب ہے محمد حسین خطیب دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔

۱۸۰۔ الحقر عبید اللہ انور مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔

جامعہ حنفیہ تعلیم روڈ، لاہور

۱۸۱۔ ابوالحسین محمد عبد العلیم قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ تعلیم روڈ، لاہور۔

۱۸۲۔ ابوسعید محمد عبد العظیم قاسمی نائب مہتمم جامعہ حنفیہ تعلیم روڈ، لاہور۔

۱۸۳۔ ابو محمد عبد الرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ تعلیم روڈ، لاہور۔

۱۸۴۔ محمد عبد الکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ تعلیم روڈ، لاہور۔

۱۸۵۔ عبد الرؤف کامل پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ تعلیم روڈ، لاہور۔

۱۸۶۔ عبد المالک لاہوری، مدرس جامعہ حنفیہ تعلیم روڈ، لاہور۔

۱۸۷۔ حافظ حسین احمد معین المدرسین جامعہ حنفیہ تعلیم روڈ، لاہور۔

علماء قصور

غلام احمد پرویز کا کفر اظہر من الشمس ہے، اس میں اب کوئی مزید گفتگو کرنا تحصیل حاصل ہے۔۔۔ اس طرف کے تمام علماء آپ کے ساتھ ہیں مگر دست یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

۱۸۸۔ مولانا عبد العزیز صاحب نقشبندی مرتضائی۔

۱۸۹۔ مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور۔

۱۹۰۔ مولانا نذر احمد صاحب نقشبندی۔

۱۹۱۔ مولانا سید طالب حسین صاحب خطیب موضع میانوالہ تحصیل قصور۔

۱۹۲۔ مولانا محمد خلیل صاحب۔

۱۹۳۔ مولانا علم دین صاحب۔

۱۹۴۔ مولانا عبد الرسول صاحب۔

۱۹۵۔ مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب۔

۱۹۶۔ مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب۔

۱۹۷۔ (مولانا غلام رسول صاحب گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

علماء گوجرانوالہ

۱۹۸۔ محمد چراغ صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔

۱۹۹۔ فضل کریم مولوی فاضل، فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد محلہ رسیانوالہ۔

۲۰۰۔ محمد موسیٰ فاضل مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ۔

لائل پور

۲۱۴۔ عبدالحمید مہتمم مدرسہ ام المدارس گلبرگ ''ای'' لائل پور۔

۲۱۵۔ عبدالعلی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لیبر کالونی، لائل پور۔

۲۱۶۔ دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ چیلیز کالونی، لائل پور۔

۲۱۷۔ محمد رفیق کشمیری غفرلہ صدر مدرس ومفتی دار العلوم ربانیہ، لائل پور۔

۲۱۸۔ سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائل پور۔

۲۱۹۔ بندہ محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم منڈی ماموں کانجن، جامع مسجد لائل پور۔

مدرسہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد لائل پور

۲۲۰۔ گذارش ہے کہ پرویزی کفریات کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے ہیں اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکور کے جمیع مدرسین بھی متفق ہیں اور وہ تائید کیلئے انکے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ عبدالعزیز مہتمم مدرسہ۔

۲۲۱۔ محمد انور کلیم صدر مدرس۔

۲۲۲۔ عبدالغنی عفی عنہ۔

۲۲۳۔ حافظ تاج محمد۔

۲۲۴۔ نیاز مند بندہ عبدالستار نیازی۔

۲۲۵۔ حافظ عبدالرحمٰن متعلم خود۔

۲۲۶۔ میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔
شبیر احمد دار العلوم فتح دین عبداللہ پور، لائل پور۔

☆☆☆☆☆

۲۲۷۔ منکر حدیث خواہ پرویز ہو یا اور کوئی، کافر ہے، علمائے کرام کی رائے کے مطابق یہ میری رائے ہے۔ خاکسار پرویسی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن والحدیث۔

جو فتویٰ علمائے کرام نے چوہدری غلام احمد پرویز کے عقیدہ کے متعلق شائع کیا ہے اس

(احقر العباد اللہ دتہ حنفی از چک نمبر ۲۲۲ ضلع لائل پور)

لائق ہے۔

عبد اللہ خطیب چک مذکور ضلع لائل پور۔

میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں۔ (احقر غلام حسین از چک نمبر ۲۲۲ ضلع لائل پور)

سرگودھا

جلیل الرحمن مدرسہ بحر العلوم سرگودھا۔

الجواب صحیح محمد عبد الکریم حنفی عنہ مظاہری۔

(خطیب جامع مسجد شاہ پور صدر ضلع سرگودھا مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا)

مسٹر غلام احمد پرویز پر فتویٰ کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شائع ہوا ہے بندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ چوکیرہ اس کی صحت کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریات دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ (العبد الضعیف قطب الدین مدرس دار الہدیٰ)

احمد شاہ بخاری القلم خود مدرس۔

الجواب صحیح غلام رسول القلم خود مدرس۔

مسٹر پرویز محرف قرآن اور منکر ضروریات دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ اس کی تحریروں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گذرے ہیں۔

(محمد حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ چوکیرہ، ضلع سرگودھا)

مدرسہ شیر یہ میانی، ضلع سرگودھا

مسٹر پرویز کے کئی رسالے بندہ کی نظر سے گذرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے، یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث کا نام لیتا ہے ورنہ در پردہ اس نے ضروریات دین کا انکار کر کے صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک

تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کر کے ایک نیا دین بنا رکھا ہے ۔۔۔ یہ شخص
دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرتد ہے۔ (احقر الحاج محمد سعید خطیب میانی ضلع سرگودھا)

۴۳۸۔ الجواب صحیح، رحمت دین، مدرس مدرسہ شبیریہ میانی۔

۴۳۹۔ الجواب بالصواب، غلام حیدر۔

مدرسہ اشرف المدارس، لائل پور

پرویز کے سلسلہ میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہے۔

۴۴۰۔ الجواب صحیح و حق وما ذا بعد الحق الا الضلال.

(کتبہ ننگ اسلاف عبدالحکیم جالندھری)

۴۴۱۔ محمد یحییٰ فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ اشرف المدارس

۴۴۲۔ غلام محمد عفی عنہ خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

۴۴۳۔ مہابت خان عفی عنہ خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

۴۴۴۔ عطاء الرحمٰن عفی عنہ خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

۴۴۵۔ غلام حسین عفی عنہ خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

ضلع مظفر گڑھ

۴۴۶۔ ہم نے علماء امت کا متفقہ فتویٰ تکفیر چودھری غلام احمد پرویز دیکھا۔ اس فتویٰ سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔ (عبدالحق عفی عنہ خود ازدیرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ)

۴۴۷۔ محمد عمر عفی عنہ صدر مدرس و مہتمم مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڑھ۔

۴۴۸۔ نظام الدین شاہ مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڑھ۔

۴۴۹۔ محمد صدیق مدرس مدرسہ عربی امداد العلوم محمود کوٹ شہر۔

۴۵۰۔ غلام یٰسین مدار الاہتمام مدرسہ عربیہ تحفظ الاسلام خان پور بگا شیر۔

- محمد علیم اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی تعلیم القرآن خان گڑھ۔
- محمد اقبال سعید احمد عفی عنہ فاضل دار العلوم دیوبند سکنہ جھنگی والا تونسی۔
- محمد اکرم خطیب و متولی جامع "دین پناہ" ضلع مظفر گڑھ۔
- احقر بشیر احمد بقلم خود۔
- صدر الدین خادم دینی درسگاہ خان گڑھ۔
- ابو الحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو۔
- احقر عبد الرحمن خطیب کوٹلہ رحم شاہ صاحب۔
- غلام نبی (فاضل خیر المدارس) مولوی فاضل ایف اے سکنہ علاقہ گورمانی مظفر گڑھ
- عبد الرحیم عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور۔
- محمد مسعود صفدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو
- محمد ابو الحسن عفی عنہ خطیب جامع مسجد عیدگاہ مظفر گڑھ۔

جہلم

غلام احمد پرویز مدیر طلوع اسلام پر جو علماء اسلام نے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتویٰ کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علماء نے اپنے فرض منصبی کو بر وقت ادا کیا ہے۔

- قاضی عبد اللطیف عفی عنہ خطیب و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔
- محمد شریف عامر بقلم خود مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔
- قاضی نسیم احمد بقلم خود مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔

علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پرویز پر اس کی عبارات کی بنا پر جو کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے والسلام۔

۲۶۵۔ احقر مظہر حسین غفرلہ، مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

۲۶۶۔ الجواب صحیح، بدر عالم مدرس مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

سیالکوٹ

۲۶۷۔ الجواب حق لاریب فیہ۔ بشیر احمد خطیب جامع مسجد، ناظم مدرسہ تعلیم القرآن سرور ضلع سیالکوٹ۔

کیمبل پور

۲۶۸۔ فضل الرحمٰن کان اللہ لہ ساکن بہبودی۔

۲۶۹۔ مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غور غشتی۔

۲۷۰۔ الجواب صحیح وصواب، بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ۔

(سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، یوپی)

۲۷۱۔ نور محمد۔ (مہتمم وصدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملیوالی براستہ جب، ضلع کیمبل پور)

۲۷۲۔ صوفی عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملیوالی براستہ جب، ضلع کیمبل پور)

راولپنڈی

دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار

۲۷۳۔ جو اقتباسات صورت سوال میں مندرج ہیں اور بنا بریں جو جواب تحریر کیا گیا ہے ٹھیک ہے۔ عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

۲۷۴۔ غلام اللہ خان۔ (مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۵۔ محمد انور غفرلہ۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۶۔ احقر اللہ بخش قریشی۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۷۔ الجواب صحیح، وما ذا بعد الحق الا الضلال۔

(احقر محمد حسین خان مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

عبدالشکور غفرلہ۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم وجوب اتباع رسول ﷺ۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں اس کا ہمنوا ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند ولکھنؤ، مدیر ماہنامہ تعلیم القرآن، دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی)

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ درکشائی محلہ

عبدالمنان مہتمم مدرسہ۔

الجواب صحیح، احقر محمد امین کان اللہ لہ، خطیب و مدرس۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ ولی اللہ قریشی، مدرس مدرسہ۔

☆☆☆☆☆

سید الرحمن خطیب جامع اشرفیہ ڈھوک ڈھوک روڈ، راولپنڈی صدر۔

احقر عبدالہادی، مدرس تعلیم القرآن۔

فضل الحق بقلم خود خطیب مسجد گنج منڈی، راولپنڈی۔

الجواب حق وماذا بعد الحق الضلال۔ عبدالستار

(خطیب جامع مسجد، چوک نیا بازار)

محمد عبدالمالک مدرس مدرسہ فرقانیہ مدینہ۔ محلہ کرتار پورہ۔

عبدالحکیم خطیب و مہتمم مدرس مدرسہ فرقانیہ مدنیہ۔ محلہ کرتار پورہ۔

سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا درجہ حاصل ہے، اور اس میں شک کفر و الحاد ہے،
الجواب اصح بلا ارتیاب۔

محمد عبدالحی سابق صدر جمعیت العلماء راولپنڈی و خطیب جامع مسجد محلہ امام باڑہ۔

ماقال المجیب فھو صحیح۔ عبدالہادی مسجد شہان، راولپنڈی۔

علماء بریلوی

۲۹۲۔ فاضل مجیب نے جو تنقیحات بعد از اقتباسات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے
غلط عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ اُمید وار رحمت ابو الخیر حسین
الدین غفرلہ۔ (خطیب مسجد بیری منڈی)

۲۹۳۔ اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے۔ انکار حدیث
بالحقیقت انکار کتاب اللہ ہے۔ حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے۔ قرآن مجید کے معانی
صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن کے معانی مختلف
ہو جائیں گے ہر شخص ہر زمانے میں الفاظ قرآن کے معانی اپنے اپنے خیال کے مطابق کرے
گا۔ ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم و وجود برابر ہو کر رہ جائے گا لہٰذا حدیث کا ماننا ضروری۔
انکار کفر ہے۔ (محمد اسرار الحق مہتمم روحانی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ مری روڈ راولپنڈی)

علماء اہل حدیث راولپنڈی

۲۹۴۔ ہر دین اور مذہب کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں داخل
ہے اور اگر ان اصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور مرتد کہلا
کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصول
دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار
کر کے منکر رسالت ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا
بھی وہ انکاری ہے۔ ان سب چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویلیں نہیں بلکہ تحریف
ہیں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام و اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں
سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

(حافظ محمد اسمٰعیل ذبیح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث راولپنڈی شہر)

ہزارہ

۲۹۵۔ امیر سرحدی۔ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

۲۹۶۔ الجواب صحیح والمخالف قبیح۔ خویدم الاساتذہ خلیل الرحمٰن عفا اللہ عنہ

(مہتمم و مفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور)

۲۹۷۔ محمد ہمایوں۔ مدرس مدرسہ عربیہ احمد المدارس، سکندر پور، ہری پور۔

۲۹۸۔ عبد القیوم نائب مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد چوک، ہری پور۔

۲۹۹۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

(محمد عبد اللہ خطیب جامع مسجد اہلحدیث محلہ تیلیاں ہری پور)

۳۰۰۔ ربیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی، ہزارہ۔

ایبٹ آباد، ہزارہ

۳۰۱۔ میرے نزدیک پرویز اسلام سے خارج ہے۔

(محمد اسحٰق مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد)

۳۰۲۔ زید الحسینی لیکچرر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد۔

۳۰۳۔ شفیق الرحمٰن خطیب جامع مسجد کیال ایبٹ آباد۔

۳۰۴۔ قاضی حسن دین خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں۔

۳۰۵۔ حافظ فضل الرحمٰن خطیب جامع مسجد دور لنگرہ، حویلیاں۔

توقیعات علماء سرحد

دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

۳۰۶۔ عبد الحق۔ مہتمم دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۷۔ عبد الحلیم عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۸۔ عبدالحق عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۰۹۔ محمد علی عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۰۔ محمد شفیع اللہ عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۱۔ شیر علی شاہ عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۲۔ قاری انوارالدین غفرلہ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

۳۱۳۔ سمیع اللہ غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

۳۱۴۔ محمد یوسف کان اللہ لہ۔ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۵۔ الجیب مصیب محمد نعیم۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۶۔ محمد فرید غفرلہ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۷۔ جواب بالکل صحیح ہے۔ عبدالقیوم عفی عنہ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۸۔ عبدالاحد۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۱۹۔ فضل محمود۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔

۳۲۰۔ مجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔

(قاضی حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک)

پشاور

۳۲۱۔ محمد ایوب غفرلہ۔ مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور شہر۔

۳۲۲۔ عبدالقیوم پوپلزئی۔ مفتی پشاور شہر۔

۳۲۳۔ حمید اللہ جان کنڈوزئی۔ ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور۔

۳۲۴۔ عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ۔

(فاضل دیوبند) امیر نظام العلماء ضلع پشاور و مہتمم مدرسہ جامعہ رشیدیہ (؟) ...۔

۳۲۵۔ شمس الحق مقام رگی تحصیل و ضلع پشاور۔

۳۲۶۔ محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر۔

۳۲۷۔ عبد السلام۔ ضلع پشاور۔

۳۲۸۔ عبد الرشید قمر لڈرگی۔ ضلع پشاور۔

زیارت کا کا صاحب

۳۲۹۔ پرویز میں اور گذشتہ زنادقہ میں بڑا فرق ہے، ب تمثیل باطنیہ پنے الحاد و زندقہ کو رائج کرنے میں الفاظ آڑ لیتے تھے مثلاً انہوں نے صوم کو کتمان کے معنی میں لیا، صلوٰۃ و زکوٰۃ کے معنی محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ کے لئے، طہارت سے مراد طہارت قلب لی وغیرہ تک کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلبیس کے بغیر گمراہ کرنا مشکل تھا مگر پرویز تحریف قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے اور اپنی دیدہ دلیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے۔ پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جمل (اونٹ) کے معنی مرغی، جبل (پہاڑ) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے مریم رضی اللہ عنہا کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نا گفتنی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح کی دوسری باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم وصلوٰۃ کا انکار، حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا اور رسول سے انکار الغرض جملہ ضروریات دین و شعائر اسلام کا وہ بھی انکار نہ کرسکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ بھی ڈنکے کی چوٹ اس بطل الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگان ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور اکثروں مخلوق کی دل آزاری کا مرتکب ہے کیفر کردار تک پہنچاوے وما علی الرسول الا البلاغ۔ محمد عبد الحق (نافع) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۰۔ محمد عبد الرب، زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۱۔ احقر حکمت شاہ کاکاخیل، ایم اے (فاضل دیوبند)

۳۳۲۔ انوار الحق زیارت کاکاصاحب۔

۳۳۳۔ الجواب سدید، عبدالشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کاکاصاحب۔

۳۳۴۔ قاری حکیم اللہ۔ زیارت کاکاصاحب۔

۳۳۵۔ خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی) زیارت کاکاصاحب۔

۳۳۶۔ حافظ ارشاد الدین۔ زیارت کاکاصاحب۔

۳۳۷۔ خلیل گل کاکاخیل (فاضل خیر المدارس) زیارت کاکاصاحب۔

۳۳۸۔ میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب دربند۔ زیارت کاکاصاحب۔

نوشہرہ

۳۳۹۔ محمد مجاہد خاں الحسینی (فاضل دیوبند) نوشہرہ کلاں۔

۳۴۰۔ الجواب صواب، قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نوشہرہ۔

کوہاٹ

۳۴۱۔ احمد حسین۔ سابق مہتمم دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۲۔ حبیب گل صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۳۔ قدوری محمد امین گل شیخ الحدیث، دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۴۔ محمود شاہ۔ نائب صدر مدرس دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۵۔ بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ، ساکن کوٹ ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۶۔ عبدالباری ساکن کوزی ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۷۔ محمد یوسف۔ بہادر خیل ضلع کوہاٹ

مردان

۳۴۸۔ سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء مرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۴۹۔ لطف الرحمن (فاضل دیوبند) مرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۵۰۔ عبدالرحمٰن سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۵۱۔ عنایت اللہ سرحد طورو، ضلع مردان۔

۳۵۲۔ پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان وناظم نظام العلماء سرحد۔

۳۵۳۔ محمد عبدالحنان عفی عنہ، جہانگیرہ، ضلع مردان۔

۳۵۴۔ سید الابرار عفی عنہ (فاضل دیوبند) تحو بیج گنج ہوتی مردان۔

۳۵۵۔ صاحب حق عبدالخالق قاضی گڑھی کپورہ، ضلع مردان۔

۳۵۶۔ صاحب حق سیف الرحمٰن شہباز گڑھ، ضلع مردان۔

۳۵۷۔ لطف الرحمٰن۔ شہباز گڑھ، ضلع مردان۔

۳۵۸۔ الجواب صحیح، عبدالباری متعلم خود۔ مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۵۹۔ عبدالہادی۔ شاہ منصور ضلع مردان۔

۳۶۰۔ اصاب من اجاب ملا وکا متعلم خود شاہ منصور ضلع مردان۔

۳۶۱۔ اصاب من اجاب محمد زاہد مدرس دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۲۔ عبدالرزاق مہتمم دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۳۔ حافظ محمد ایوب، ہوتی پار، دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۴۔ عبدالقدوس غفرلہ بالا گڑھی، دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔

۳۶۵۔ فدوی عبداللہ جان۔ جالیہ، ضلع اٹک۔

۳۶۶۔ محمد عبدالقیوم۔ جالیہ، ضلع اٹک۔

۳۶۷۔ الجواب صحیح و کفر پرویز صریح. بندہ فضل حق ممتاز عفی عنہ۔
(ناظم اعلیٰ، مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان)

۳۶۸۔ قاضی نورالرحمٰن طوروی عفی عنہ خطیب جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی ضلع مردان۔

مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان

۳۶۹۔ بندہ کے نزدیک مسٹر پرویز قطعاً کافر ہے۔

(محمد عنایت الرحمٰن خادم تدریس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان)

۳۷۰۔ بندہ احمد عفی عنہ مہتمم دارالعلوم شیر گڑھ ضلع مردان۔

۳۷۱۔ محمد عمر خاں۔ مدرس دارالعلوم، شیر گڑھ ضلع مردان۔

۳۷۲۔ حبیب اللہ۔ مدرس دارالعلوم، شیر گڑھ ضلع مردان۔

۳۷۳۔ محمد اکبر خاں۔ مدرس دارالعلوم، شیر گڑھ ضلع مردان۔

۳۷۴۔ سلطان محمد۔ مدرس دارالعلوم، شیر گڑھ ضلع مردان۔

ڈیرہ غازی خاں

۳۷۵۔ محمد عبدالحق غفرلہ۔ (امیر نظام العلماء ڈیرہ غازی خاں و خطیب جامع مسجد)

۳۷۶۔ فیض اللہ خاں۔ نائب۔

۳۷۷۔ علاؤالدین غفرلہ۔ (مہتمم دارالعلوم نعمانیہ خطیب جامع مسجد قدیمی ڈیرہ غازی خاں)

۳۷۸۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسٹر مذکور بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث نبی علیہ السلام و اجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور بلا شبہ کافر و مرتد ہے۔ عبیداللہ عفی عنہ۔

(مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و صدر اہل سنت و مفتی ڈیرہ غازی خاں)

۳۷۹۔ الجواب صواب بلا ارتیاب۔ قادر بخش مدرس دارالعلوم عبیدیہ ڈیرہ غازی خاں۔

۳۸۰۔ المجیب مصیب۔ شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازی خاں۔

ڈیرہ اسماعیل خان

۳۸۱۔ عبدالکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

کلی مروت، ضلع بنوں

۳۸۲۔ فضل احمد غفرلہ، صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ کلی مروت ضلع بنوں۔

۳۸۳۔ طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گذریں، یقیناً ایسے عقیدہ والا شخص جو بھی ہو وہ شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی کے منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو تائب نہ ہو چاہے غلام احمد پرویز ہو یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا ناجائز ہے۔

حررہ العبد الضعیف خان گل۔ (ساکن دوات خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف کلی مروت ضلع بنوں)

۳۸۴۔ المجیب مصیب، سکندر خاں بقلم خود۔

۳۸۵۔ ایں جواب باصواب است، بندہ محمد خاں بقلم خود نائب صدر مدرسہ مذکورہ۔

۳۸۶۔ بیشک و یقیناً ایں جواب در حق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔

(بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف)

۳۸۷۔ سکندر خاں۔ (تحصیل کلی ضلع بنوں)

چارسدہ

۳۸۸۔ واضح اور لائح ہے کہ پرویز کے متعلق علماء امت محمدیہ (ﷺ) کا متفقہ فتویٰ جن کے کفریات صفحہ ۲۲ سے صفحہ ۴۶ تک مشتے نمونہ خروار ہیں بالکل صحیح و درست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استفتاء اور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔

(حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی مجددی پڑانگ، تحصیل چارسدہ)

۳۸۹۔ الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد فقد طالعت جل تاليفات المومى اليه وجدته مجنونا اقطع الجنون قبل ان يكون مارقا من الدين لانه حرف نصوص الشرعية القطعية وجحد و اوّل ضروريات الدين صرح الكفر البواح كما قيل.

وابان عن كفر بنوع بعصبة ويبوء بالا غلال والاصفار

(واثا عبد العاصي عبد الرؤف الترناوي شيخ الحديث دار العلوم چارسدہ)

۳۹۰۔ عبدالغفور عفی عنہ۔ مہتمم دار العلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۱۔ بندہ عنایت اللہ۔ مدرس دار العلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۲۔ محمد حسین عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۳۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ دار العلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۴۔ میاں محمد شفیع غفرلہ۔ (فاضل دیوبند) نائب مہتمم و ناظم تعلیمات۔ دار العلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۵۔ البرویز المعهود رجل اضله الله على علم، فمن يهديه بعد الله

کتبہ الاحقر ابوالحسن مدرس دار العلوم اسلامیہ چارسدہ۔

۳۹۶۔ بندہ محمد مطلع الانوار غفرلہ۔ مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۳۹۷۔ جنت گل عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۳۹۸۔ قمر زمان عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۳۹۹۔ احمد علی ساکن اتمان زئی۔ مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۴۰۰۔ فضل عظیم عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۴۰۱۔ محمد کریم غفرلہ۔ مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ۔

۴۰۲۔ فضل دین۔ بقلم خود مدرس دار العلوم حمادیہ پڑانگ تحصیل چارسدہ۔

۴۰۳۔ جنت میر۔ خطیب مسجد شوگر ملز چارسدہ۔

۴۰۴۔ محمد اللہ عفی عنہ۔ بقلم خود چارسدہ۔

۴۰۵۔ محمد حسن جان۔ پڑانگ تحصیل چارسدہ۔

۴۰۶۔ الاحوج الی فیض ربه الجلیل محمد عبدالجلیل چارسدہ۔

۴۰۷۔ فضل اکرم۔ چھوٹا بازار، جامع مسجد پڑانگ، تحصیل چارسدہ۔

۴۰۸۔ حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن، پڑانگ چارسدہ۔

۴۰۹۔ المجیب مصیب وهو الحق الصریح مولوی فضل صمدانی، چارسدہ۔

۴۱۰۔ فضل واحد۔ مہتمم مدرسہ حمادیہ ڈھکی، چارسدہ۔

الجواب المذکور الذی فی حق غلام احمد پرویز بانه زندیق وملحد صحیح لاریب فیه وهو الذی اتخذ الٰهه هواه واخلد الی الارض فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث۔ فالله جل ذکره هدانی وهداه الله وسائر المسلمین۔

محمد منیر عفی عنہ۔ مدرس دار العلوم عربیہ رجڑ، چارسدہ۔

(مدرس دار العلوم عربیہ ترنگزئی، چارسدہ)

۳۱۲۔ غلام سرور۔

(صدر مدرس دار العلوم عربیہ ترنگزئی، چارسدہ)

۳۱۳۔ شاہزادہ صاحب۔

(مدرس دار العلوم عربیہ ترنگزئی، چارسدہ)

۳۱۴۔ محمد حسن۔

(ترنگزئی، چارسدہ)

۳۱۵۔ عبد الحمید۔

(صدر مدرس، ترنگزئی، چارسدہ)

۳۱۶۔ فضل قدوس۔

۳۱۷۔ الجواب حق و الحق احق ان یتبع بندہ قاضی ابو السعید الحاج۔

(رجڑ، چارسدہ)

۳۱۸۔ سعید الحق غفرلہ۔ (مدرس رجڑ، چارسدہ)

۳۱۹۔ بندہ محمد اسرائیل فاضل حقانیہ عفی عنہ (مقام پڑیاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۰۔ عبد الغفار فاضل حقانیہ (مقام پڑیاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۱۔ سید رحمت گل عفی عنہ (مقام پڑیاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۲۔ عبد الرزاق۔ (مقام پڑیاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۳۔ عبد الوارث۔ (مقام پڑیاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۴۔ عبد الرب۔ (مقام پڑیاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۵۔ بندہ غلام نبی۔ (مقام پڑیاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۶۔ سمیع الدین۔ (مہتمم دار العلوم عربیہ رجڑ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۷۔ گل فقیر۔ (مدرس دار العلوم عربیہ رجڑ، تحصیل چارسدہ)

۳۲۸۔ غلام سرور۔ (مدرس دار العلوم عربیہ مدین، تحصیل چارسدہ)

۳۲۹۔ عبدالحق۔ (فاضل دیوبند) (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۰۔ اسرار الدین۔ (فاضل دیوبند) (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۱۔ سمیع الحق۔ (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۲۔ شیر علی مفتی منہ۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۳۔ روح الامین خفرل۔ (مدرس دار العلوم تعلیم القرآن عمرزئی، چارسدہ)

۳۳۴۔ صاحبزادہ محمد رفیق۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۵۔ عنایت اللہ خان۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۶۔ احمد جان۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۷۔ عبدالخالق۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۸۔ فضل۔ (مدرس تعلیم القرآن عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۳۹۔ میرا گل سجادہ نشین حاجی محمد امین مرحوم۔ (مجاہد آباد، تحصیل چارسدہ)

۳۴۰۔ عبدالحلیم شاہ ناظم اعلیٰ جماعت تاجیہ صالحہ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۴۱۔ عبدالصمد۔ (خطیب جامع مسجد چندہ، تحصیل چارسدہ)

۳۴۲۔ صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند) (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۴۳۔ عبدالرحیم۔ (مدرس دار العلوم عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۴۴۔ مرزا علی۔ (مدرس دار العلوم عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۴۵۔ فضل منان۔ (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۴۶۔ حبیب الرحمن۔ (فاضل دیوبند) (عمرزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۴۷۔ عبدالقدوس۔ (فاضل اسلامیہ چارسدہ، موضع شیرپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۴۸۔ بندہ وکامل استاد۔ (شیرپاؤ، تحصیل چارسدہ)

۳۴۹۔ بندہ نور الحسین۔ (ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۰۔ سکین عبدالرؤف۔ (مدرس جامعہ اسلامیہ ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۱۔ نورالحق۔ (خطیب جامع مسجد کاکاخیلان ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۲۔ محفوظ اللہ۔ (ترنگزئی نصرت زئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۳۔ عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمن بادشاہ صاحب۔ (ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۴۔ محمد حبیب اللہ عفی عنہ۔ (جامعہ اسلامیہ ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۵۔ محمد وزیر گل۔ (مدرسہ دارالعلوم ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۶۔ محمد امین۔ (ناظم جامعہ اسلامیہ ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۷۔ رحمت اللہ جان۔ (مدرس جامعہ اسلامیہ ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۸۔ محمد اکبر۔ (خطیب مسجد خان صاحب ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۵۹۔ عبدالقدوس۔ (خطیب مسجد خان بہادر ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۶۰۔ غلام محمد۔ (خطیب زاروکان ترنگزئی، تحصیل چارسدہ)

۳۶۱۔ فضل مولی۔ (خطیب مسجد تاج خیل ترنگزئی، چارسدہ)

۳۶۲۔ فضل جلیل۔ (خطیب خروب خیل ترنگزئی، چارسدہ)

۳۶۳۔ محمد زکریا۔ (ساکن نوآکلی ترنگزئی، چارسدہ)

۳۶۴۔ عبدالجلیل۔ (خطیب مسجد خروب خیل ترنگزئی، چارسدہ)

۳۶۵۔ خلیل الرحمن۔ (ناظم جمعیۃ العلماء ترنگزئی، چارسدہ)

۳۶۶۔ محمد سعید۔ (فاضل دارالعلوم ترنگزئی، چارسدہ)

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی چارسدہ

۳۶۷۔ محمد امر اکمل۔ (مہتمم دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی، چارسدہ)

۳۶۸۔ روح اللہ عفی عنہ۔ (ناظم اعلیٰ دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی، چارسدہ)

۳۶۹۔ عبدالجلیل۔ (صدر مدرس دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۰۔ خلیل الرحمٰن۔ (مدرس دارالعلوم تعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۱۔ عبدالمنان عفا اللہ عنہ۔ (مدرس دارالعلوم تعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۲۔ عبدالسلام۔ (مدرس دارالعلوم تعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۳۔ عبدالباری۔ (مدرس دارالعلوم تعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۴۔ حبیب الرحمٰن۔ (مدرس دارالعلوم تعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۵۔ عبدالحنان۔ (مدرس دارالعلوم تعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۶۔ محمد فاضل۔ (مدرس دارالعلوم تعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

۴۷۷۔ سمیع الحق۔ (مدرس دارالعلوم تعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

توقیعات علماء بلوچستان، کوئٹہ

۴۷۸۔ مسٹر غلام احمد پرویز کی کفریات اور عقائد باطلہ روز روشن کی طرح سامنے آچکے ہیں جس کے بعد اس کے کفر میں شک وشبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات دین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام سے انکار اور خرافات صاف بتارہے ہیں کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علمائے امت کے متفقہ فتویٰ سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں۔ (عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۷۹۔ محمد جان غفرلہ۔ (صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۰۔ محمد ابوبکر غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۱۔ محمد عبدالحی۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۲۔ محمد اشرف۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۳۔ عبدالقادر۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۴۔ احقر عبدالرحمٰن الکاشمیری۔

(مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۳۸۵۔ مفتی محمد امین اپکزئی (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۳۸۶۔ مفتی محمود حسن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ ندوہ مکھی کا رخ سے کالونی)

۳۸۷۔ بندہ عبدالشکور۔ (خطیب جامع مسجد کوئٹہ)

۳۸۸۔ نوراحمد۔ (خطیب جامع مسجد مارکیٹ کوئٹہ)

۳۸۹۔ قاری غلام احمد۔ (صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن توغی روڈ کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

۳۹۰۔ کراچی کے متفقہ فتویٰ جس میں تقریباً پانصد علماء کے دستخط و تصدیقات ہیں، ان حوالوں کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا غلام احمد پرویز وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔ (عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ کوئٹہ)

۳۹۱۔ بندہ محمد حسین الدین عفی عنہ۔ (خطیب شیری مسجد کوئٹہ)

۳۹۲۔ حبیب الرحمٰن غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ فیض الاسلام کوئٹہ)

۳۹۳۔ محمد عبداللہ اجمیری کان اللہ لہ۔
(استاذ الاساتذہ و شیخ المعقول والریاضی صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ کوئٹہ)

۳۹۴۔ بندہ نور محمد۔ (مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ و پیش امام مسجد کباڑی مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ)

۳۹۵۔ عبدالعزیز۔ (مہتمم مدرسہ دارالرشاد کوئٹہ)

۳۹۶۔ دوست محمد۔ (صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد کوئٹہ)

۳۹۷۔ محمد عارف چشموی عفی عنہ۔ (مدرس دارالرشاد کوئٹہ)

۳۹۸۔ جلال الدین غوری۔ (مدرس دارالرشاد کوئٹہ)

۳۹۹۔ اختر محمد عفی عنہ۔ (مدرس دارالرشاد کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

مستونگ قلات ڈویژن

۴۰۰۔ غلام احمد پرویز کے جو عقائد بالا منظر عام پر آگئے ہیں ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر

ہے اور جو بھی ایسے عقائد باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کے باشد احقر العباد عبد الغفور عفی عنہ
(مہتمم مدرسہ اسلامیہ حفظ القرآن مستونگ)

۵۰۱۔ خیر محمد عفی عنہ۔

۵۰۲۔ عبد الخالق عفی عنہ۔

۵۰۳۔ گل محمد غفرلہ۔ (مدرسہ حفظ القرآن مستونگ)

۵۰۴۔ احقر العباد امام الدین۔ (ساکن مستونگ)

۵۰۵۔ عبد الصمد سرپازاری۔ (سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)

۵۰۶۔ احقر نور حبیب۔ (امام مسجد بازار قلات)

۵۰۷۔ صالح محمد۔ (مدرسہ نعمانیہ نوشکی)

۵۰۸۔ محمد صدیق۔ (مدرسہ مفتاح العلوم)

۵۰۹۔ احقر محمد یعقوب غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ کرگینہ تحصیل مستونگ)

۵۱۰۔ عبد الحلیم عفی عنہ۔

۵۱۱۔ عبد الرؤف۔ (از علمائے سوات)

توقیعات علماء مکران

۵۱۲۔ رحمت اللہ کان اللہ لہ۔ (مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم سور دو پنجگور ضلع مکران)

۵۱۳۔ محمد عثمان۔ (صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سور دو پنجگور ضلع مکران)

۵۱۴۔ عبد الجلیل کان اللہ لہ۔ (مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سور دو پنجگور مکران)

۵۱۵۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
احقر العباد غلام مصطفیٰ (قاضی)

۵۱۶۔ غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں۔ (برکت اللہ)

۵۱۷۔ عبد الرحمٰن قاضی۔ (پنجگور)

اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے۔

(احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ منبع العلوم پنجگور)

غلام احمد پرویز کافر ہے۔ (احمد اللہ غفرلہ)

عبدالحمید۔ (پنجگور ضلع مکران)

خادم الاسلام عبدالواحد۔

توقیعات علماء آزاد کشمیر

محمد امیر الزماں۔ (ناظم جمعیۃ العلماء اسلام آزاد کشمیر ضلع پونچھ)

مسٹر غلام احمد پرویز بلاشک مرتد ہے۔

(عبدالقادر مفتی عنہ مفتی دارالعلوم بلتستان موضع کھوڑی ڈاکخانہ کریشن سکردو آزاد کشمیر)

محمد خلیل الرحمن عفی عنہ۔ (مہتمم دارالعلوم بلتستان موضع کھوڑی ڈاکخانہ کریشن سکردو آزاد کشمیر)

عبدالرحیم۔ (مدرس دارالعلوم بلتستان موضع کھوڑی ڈاکخانہ کریشن سکردو آزاد کشمیر)

محمد یونس۔ (مدرس دارالعلوم بلتستان موضع کھوڑی ڈاکخانہ کریشن سکردو آزاد کشمیر)

مسٹر غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں۔

(محمد یونس اثری مہتمم دارالعلوم محمدیہ جامع اہلحدیث مظفرآباد (آزاد کشمیر)

توقیعات علماء مشرقی پاکستان

علمائے چاٹگام (حال بنگلہ دیش)

غلام احمد پرویز کے کفر اور الحاد اور زندقہ میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے۔۔۔ وہ بلاشک کافر و زندیق ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب خیالات یقیناً کفر ہیں۔ ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔

(بندہ فیض اللہ عفی عنہ ہاٹ ہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان)

احقر الوری محمد ابو جعفر۔ (مدرس مدرسہ حامی السنۃ میکھل چاٹگام)

٥٣٠۔ الجواب صحیح نعم ماقال المفتی اعظم هاٹھ هزاری، محمد عبدالعزیز غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری)

٥٣١۔ عزیز اللہ عفی عنہ۔ (مدرس مدرسہ حامی السنۃ ہاٹھ ہزاری)

٥٣٢۔ احمد شفیع غفرلہ السمیع۔ (خادم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری)

٥٣٣۔ بندہ نادر الزماں۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم معین الاسلام ہاٹھ ہزاری)

٥٣۴۔ اصاب ما اجاب۔ عبدالقیوم غفرلہ۔ (شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

٥٣٥۔ اصاب ما اجاب۔ محمد سلیمان غفرلہ خادم۔ (شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

٥٣٦۔ احمد شفیق عفا اللہ عنہ۔ (خادم مدرسہ دارالعلوم ہاٹھ ہزاری)

٥٣٧۔ تاوقتیکہ وہ تائب نہ ہوگا حکم مذکور اس پر شرعاً جاری رہے گا۔
(احقر الوریٰ احمد الحق عفا اللہ عنہ، نائب مفتی مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

٥٣٨۔ احقر محمد علی۔ (مدرس مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

٥٣٩۔ لاشک فیما قالہ العلماء المحققون فی حق ذالک الملحد
فقط والسلام (نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہاٹھ ہزاری)

٥۴٠۔ محمد غلام الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ منیر الاسلام، ابورحاٹ)

٥۴١۔ محمد اسماعیل۔ (مہتمم مدرسہ ناصر الاسلام، فتح پور)

٥۴٢۔ فیض احمد۔ (صدر مدرس ناصر الاسلام، فتح پور)

٥۴٣۔ عبدالرحیم غفرلہ۔ (مدرس و ناظم تعلیمات)

☆☆☆☆☆

٥۴۴۔ محمد فرقان۔ (محدث مدرسہ عالیہ سرکاری، چاٹگام)

٥۴٥۔ محمد اسماعیل۔ (محدث مدرسہ عالیہ سرکاری، چاٹگام)

٥۴٦۔ محمد شفیق احمد۔ (پرنسپل مدرسہ عالیہ دارالعلوم، چاٹگام)

٥۴٧۔ احقر محمد اسماعیل۔ (مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم، چاٹگام شہر)

۵۴۸۔ المجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام۔ (محدث مدرسہ مظاہر العلوم چاٹگام)

۵۴۹۔ القول حق ما قال العلماء. بندہ محمد یونس۔ (مدرس مدرسہ مظاہر العلوم چاٹگام)

۵۵۰۔ لاریب فی کفرہ. محمد مسعود الحق کان اللہ لہ (شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم)

۵۵۱۔ لا شک فی کفرہ. احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ۔ مدرس

۵۵۲۔ المجیب مصیب. احقر عبد الرحمٰن عفی عنہ۔

۵۵۳۔ الجواب صحیح. صدیق احمد غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ فیض العلوم پٹیہ۔ چاٹگام)

مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۴۔ خادم العلم و العلماء علی احمد الشیخ الاسلام آبادی غفرلہ الاستاذ المدرسہ۔

۵۵۵۔ ایسے عقائد کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ (محمد اسحاق غفرلہ۔ شیخ الحدیث والادب)

۵۵۶۔ احقر محمد یونس کان اللہ لہ۔ (مہتمم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۷۔ لا شک فی کفرہ. العبد محمد دانش۔ خادم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۸۔ بندہ امیر حسین۔ (شیخ الحدیث مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۹۔ غلام احمد پرویز کے کفر و الحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تصریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب حمنا اللہ بطول بقاءہ نے فرمائی ہے۔ اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان عطا فرمائے۔ (بندہ محمد ابراہیم غفرلہ۔ خادم دار الافتاء مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

☆☆☆☆☆

۵۶۰۔ احقر سلطان احمد غفرلہ۔ (مدرسہ حمیدیہ جامع العلوم نوپور)

۵۶۱۔ احقر سبحان۔ (مدرسہ حمیدیہ جامع العلوم نوپور)

۵۶۲۔ احقر سلطان احمد غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ حسینیہ دارالعلوم سانکانیہ)

۵۶۳۔ احقر احمد حسن۔ (مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ حمیدی چاٹگام)

۵۶۴۔ احقر الزماں محمد یعقوب غفرلہ۔ (مدرسہ انوار العلوم چاٹگام)

۵۶۵۔ احقر محمد عبدالمنان عفا اللہ عنہ۔ (مدرس مدرسہ عالیہ دارالعلوم چاٹگام)

۵۶۶۔ احقر محمد یوسف غفرلہ اسلام آبادی۔ (مہتمم مدرسہ محمودیہ مدینۃ العلوم باٹھزاری)

۵۶۷۔ احقر العباد شفیق الرحمن۔ (مدرسہ تجوید القرآن فقیر ہاٹ)

۵۶۸۔ لاشک فی کفرہ۔ محمود احمد ظفر۔ (چاٹگام)

۵۶۹۔ محمد ہارون غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ عزیز العلوم بابونگر، چاٹگام)

۵۷۰۔ محمد خلافت الرحمن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ حسینیہ راجکھاٹا، چاٹگام)

۵۷۱۔ فضل احمد غفرلہ۔ (خادم مدرسہ رشید آباد۔ بشارت نگر)

۵۷۲۔ احقر عبدالقدوس۔ (مدرس مدرسہ معاون الاسلام شرف بھاٹا)

۵۷۳۔ احقر الناس سید احمد عفا اللہ عنہ۔ (مہتمم مدرسہ عزیز العلوم درویش کاٹا)

۵۷۳۔ بندہ محمد حسن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ عالیہ ساتکانیہ)

۵۷۵۔ رشید احمد غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ نگرام)

۵۷۶۔ احمد الرحمن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ معین الاسلام، فتح نگر)

سلہٹ

۵۷۷۔ عبدالکریم۔ (اسلام آبادی سلہٹ)

۵۷۸۔ ریاست علی۔ (مہتمم مدرسہ راجاپنگ، سلہٹ)

۵۷۹۔ عبدالرحیم۔ (راجاپنگ سلہٹ)

۵۸۰۔ عبدالغفار۔ (راجاپنگ سلہٹ)

۵۸۱۔ عبدالرحیم تیجریار۔ (راجاپنگ سلہٹ)

۵۸۲۔ مشاہد علی محدث۔ (شیخ الحدیث کنائی گھاٹ سلہٹ)

۵۸۳۔ نصیب احمد۔ (صدر مدرس مدرسہ عالیہ محلہ پاڑی سلہٹ)

۵۸۳۔ احمد حسین۔ (مدرس مدرسہ عالیہ محلہ پاڑی سلہٹ)

۵۸۵۔ عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ عالیہ محلہ پاڑی سلہٹ)

۵۸۶۔ عبدالحنان۔ (مدرس مدرسہ عالیہ تھنگہ باری، سلہٹ)

۵۸۷۔ عبدالرحیم۔ (مدرسہ امداد العلوم تھنگہ باری، سلہٹ)

۵۸۸۔ محمد یعقوب۔ (مدرسہ امداد العلوم تھنگہ باری، سلہٹ)

۵۸۹۔ ادریس احمد۔ (مدرسہ امداد العلوم تھنگہ باری، سلہٹ)

۵۹۰۔ شفیق الحق۔ (مدرسہ امداد العلوم تھنگہ باری، سلہٹ)

۵۹۱۔ عبدالغنی متقی۔ (مدرسہ امداد العلوم تھنگہ باری، سلہٹ)

۵۹۲۔ عبدالحکیم۔ (خواجازی مدرسہ، سلہٹ)

۵۹۳۔ عبدالرحیم۔ (سلہٹ)

۵۹۴۔ جمشید علی۔ (سلہٹ)

۵۹۵۔ امجد علی۔ (مہتمم مدرسہ صحیح گنج، سلہٹ)

۵۹۶۔ رحمت اللہ۔ (استاذ الحدیث مدرسہ اتاپنگ، سلہٹ)

۵۹۷۔ منور علی۔ (مدرسہ اتاپنگ، سلہٹ)

۵۹۸۔ جمشید علی۔ (مدرسہ اتاپنگ، سلہٹ)

۵۹۹۔ سکندر علی۔ (مدرسہ اتاپنگ، سلہٹ)

۶۰۰۔ محمد طاہر۔ (مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ، سلہٹ)

۶۰۱۔ عبدالرشید۔ (سلہٹ)

۶۰۲۔ محمود الرحمٰن۔ (زکی گنج، سلہٹ)

۶۰۳۔ عبدالحق۔ (زکی گنج، سلہٹ)

۶۰۴۔ رضوان علی۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۵۔ اکبر علی۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۶۔ ابراہیم۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۷۔ عبدالواحد۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۸۔ عبدالمصور۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۰۹۔ محمد الیاس۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۱۰۔ مسعود۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۱۱۔ عبدالعزیز۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۲۔ عبداللطیف۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۱۳۔ شمس الدین۔ (پھولباڑی، سلہٹ)

۶۱۴۔ لطف الرحمن۔ (مدرسہ پھولباڑی، سلہٹ)

۶۱۵۔ عبدالرحمن۔ (مدرسہ پھولباڑی، سلہٹ)

۶۱۶۔ اشرف علی۔ (ڈھونڈل، سلہٹ)

۶۱۷۔ مسیح الرحمن۔ (سلہٹ)

۶۱۸۔ مظفر حسین۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۱۹۔ محمد اسماعیل۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۲۰۔ برہان الدین۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۲۱۔ عبدالقدوس۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)

۶۲۲۔ عبدالشہید۔ (مدرسہ امام باڑی، سلہٹ)

۶۲۳۔ نورالحق۔ (مدرسہ میرپور، سلہٹ)

۶۲۴۔ شریف الدین۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)

۶۲۵۔ خلیل الرحمن۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)

۶۲۶۔ مصباح الزماں۔ (مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)

۶۲۷۔ عبدالرحمان۔ (سلہٹ)

۶۲۸۔ مقدس علی۔ (سلہٹ)

۶۲۹۔ عبدالمومن۔ (سلہٹ)

مطبع الاسلام۔ (سلہٹ)

۶۳۰۔ فیض الحسین لکھائی۔ (سلہٹ)

۶۳۱۔ عبدالرؤف۔ (سلہٹ)

۶۳۲۔ جمیل احمد۔ (سلہٹ)

۶۳۳۔ آفتاب الزماں۔ (سلہٹ)

۶۳۴۔ مظہر علی۔ (سلہٹ)

۶۳۵۔ عبدالحمید۔ (سلہٹ)

۶۳۶۔ ارشاد الرحمٰن۔ (سلہٹ)

۶۳۷۔ احمد علی۔ (سلہٹ)

۶۳۸۔ حسین احمد۔ (پاروکوتی سلہٹ)

۶۳۹۔ منظور احمد۔ (مدرسہ باگھا سلہٹ)

۶۴۰۔ عبدالجلیل۔ (مدرسہ باگھا سلہٹ)

۶۴۱۔ لطف الرحمٰن۔ (بزوی سلہٹ)

۶۴۲۔ حبیب الرحمٰن۔ (سلہٹ)

۶۴۳۔ علی اکبر۔ (تیاپچنگ سلہٹ)

۶۴۴۔ عبدالحمید۔ (مدرسہ عالیہ تیاپچنگ سلہٹ)

۶۴۵۔ علاء الدین۔ (مدرسہ عالیہ تیاپچنگ سلہٹ)

۶۴۶۔ فرخ حسین۔ (مدرسہ عالیہ تیاپچنگ سلہٹ)

۶۴۷۔ رئیس الدین۔ (سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گورنمنٹ سلہٹ شہر)

۶۴۸۔ حرز اللہ۔ (سابق شیخ الحدیث سلہٹ شہر)

۶۴۹۔ عبدالمتین چودہری۔ (پھلباڑی سلہٹ)

۶۵۰۔ عبدالمنان۔ (حسن پور سلہٹ)

۶۵۲۔	عبدالنور۔	(محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ)
۶۵۳۔	حبیب اللہ مدنی۔	(مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ)
۶۵۴۔	عبدالرحمن۔	(مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ)
۶۵۵۔	منیع الدین۔	(مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ)
۶۵۶۔	عبدالسلام۔	(مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ)
۶۵۷۔	عبدالباری۔	(سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ)
۶۵۸۔	سعداللہ۔	(مدرس مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ)
۶۵۹۔	شفیق الرحمن۔	(مدرس مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن سلہٹ)
۶۶۰۔	عبدالغنی نوری۔	(تالی ہوری، مولوی بازار سلہٹ)
۶۶۱۔	عبدالمنان۔	(صدر مدرس، مدرسہ تالی ہوری، مولوی بازار سلہٹ)
۶۶۲۔	عطاء الرحمن۔	(مدرس تالی ہوری، مولوی بازار سلہٹ)
۶۶۳۔	عبدالخالق۔	(صدر مدرس، بھادر گاؤں مدرسہ، مولوی بازار سلہٹ)
۶۶۴۔	رئیس الدین۔	(مدرس بھادر گاؤں مدرسہ، مولوی بازار سلہٹ)
۶۶۵۔	عطاء الرحمن۔	(کلیار گاؤں، مولوی بازار سلہٹ)
۶۶۶۔	عبدالباری۔	(آرج گئی، مولوی بازار سلہٹ)
۶۶۷۔	عبدالرحیم۔	(سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ)
۶۶۸۔	عرفان علی۔	(مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ)
۶۶۹۔	عبدالعزیز۔	(مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ)
۶۷۰۔	عبدالخالق۔	(مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ)
۶۷۱۔	غلام یزدانی۔	(مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ)
۶۷۲۔	روشن علی۔	(مدرس مدرسہ عالیہ شائستہ گنج سلہٹ)
۶۷۳۔	مبارک علی۔	(مہتمم و صدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل سلہٹ)

۲۷۴۔ عبدالرحیم۔ (مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم دریا پاڑہ، سلہٹ)

۲۷۵۔ عبدالباری۔ (علاپور دریا پاڑہ، سلہٹ)

۲۷۶۔ مشرف خان۔ (یدوٹی اوری دریا پاڑہ، سلہٹ)

۲۷۷۔ امتیاز علی۔ (یدوٹی اوری دریا پاڑہ، سلہٹ)

۲۷۸۔ بشیر الدین۔ (کولاکوٹرہ مولوی بازار دریا پاڑہ، سلہٹ)

۲۷۹۔ احمد حسین۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۲۸۰۔ عبدالخالق۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۲۸۱۔ سراج الحق۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۲۸۲۔ عبدالصمد۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۲۸۳۔ مسعود احمد۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۲۸۴۔ عبدالقادر۔ (شاتکال، سلہٹ)

۲۸۵۔ صدیق احمد۔ (شاتکال، سلہٹ)

۲۸۶۔ عبدالحی۔ (ریکابی بازار، سلہٹ)

۲۸۷۔ عبدالشہید۔ (ریکابی بازار، سلہٹ)

۲۸۸۔ عبدالمنان۔ (ریکابی بازار، سلہٹ)

۲۸۹۔ عبدالقادر مفتی۔ (ریکابی بازار، سلہٹ)

۲۹۰۔ امین الدین۔ (سنامگنج، سلہٹ)

۲۹۱۔ عبدالحق۔ (سنامگنج، سلہٹ)

۲۹۲۔ شبیر احمد۔ (سنامگنج، سلہٹ)

۲۹۳۔ عبدالسبحان۔ (سنامگنج، سلہٹ)

۲۹۴۔ عبدالباری۔ (سنامگنج، سلہٹ)

۲۹۵۔ ساجد الرحمن۔ (سنامگنج، سلہٹ)

۶۹۶۔ مقبول علی۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۷۔ عزیز الرحمٰن۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۸۔ عبد الرحمٰن۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۶۹۹۔ شمس الاسلام۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۷۰۰۔ عبد المالک۔ (سنام گنج، سلہٹ)

۷۰۱۔ اشرف علی۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۷۰۲۔ ریحان الدین۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

۷۰۳۔ لطف الرحمٰن۔ (مولوی ٹاؤن، سلہٹ)

۷۰۴۔ مخلص الرحمٰن۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۵۔ عبد الحی۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۶۔ عبد اللطیف۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۷۔ تفضل حسین۔ (رائے دھر، سلہٹ)

۷۰۸۔ عبد الرزاق۔ (گوہاٹ زادہ، بایوحل، سلہٹ)

۷۰۹۔ تاج الاسلام۔ (گوہاٹ زادہ، بایوحل، سلہٹ)

۷۱۰۔ عبد الخالق۔ (سنا تیازیا، بایوحل، سلہٹ)

۷۱۱۔ صغیر الدین۔ (صدر مدرس، بیولی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۲۔ بایزید۔ (مدرس، بیولی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۳۔ شمس الدین۔ (مدرس، بیولی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۴۔ عبد الرشید۔ (بیولی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)

۷۱۵۔ ریحان الدین۔ (ایم ایم کھائی، سلہٹ)

۷۱۶۔ لطف الرحمٰن۔ (ایم ایم کھائی، سلہٹ)

۷۱۷۔ عبد الرحمٰن۔ (کھائی، سلہٹ)

۷۱۷- اسماعیل- (کھائی، سلہٹ)

۷۱۸- ابراہیم- (کھائی، سلہٹ)

۷۱۹- حبیب الرحمٰن- (زکی گنج، سلہٹ)

۷۲۰- عبدالعالم- (مغلہ بازار، سلہٹ)

۷۲۱- یوسف- (سلہٹ)

۷۲۲- عبدالواحد- (مغلہ بازار، سلہٹ)

۷۲۳- عبدالرزاق- (گول گاؤں، سلہٹ)

۷۲۴- یوسف صاحب چودہری- (رسید پور، سلہٹ)

۷۲۵- عبدالمنان- (سیتا جوڑی، سلہٹ)

۷۲۶- قمرالدین- (سیتا جوڑی، سلہٹ)

۷۲۷- واحد الاسلام چودہری- (وزیر پور، سلہٹ)

۷۲۸- عبدالنور- (وزیر پور، سلہٹ)

۷۲۹- عثمان- (بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۰- شفیق- (بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۱- غلام قدوس- (بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۲- غلام کریم- (بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۳- غلام رحمٰن- (بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۴- محرم- (بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۵- امیر الزماں گونتی- (گونتی، بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۶- مفتی احرار الزماں- (گونتی، بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۷- عبدالمنان- (گونتی، بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۸- صدیق الباری- (گونتی، بنیا چنگ، سلہٹ)

۷۳۰۔ رفیق۔ (دھلیا، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۱۔ عبدالحلیم۔ (دھلیا، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۲۔ عبدالمنان۔ (گوئی، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۳۔ عبدالواحد چودھری۔ (شاہ پور، بنیاچنگ، سلہٹ)

۷۳۴۔ شرف الدین۔ (پاہوتل، سلہٹ)

۷۳۵۔ عبدالمجید شیپاش۔ (پاہوتل، سلہٹ)

۷۳۶۔ مقبول حسین دلوا۔ (پاہوتل، سلہٹ)

۷۳۷۔ اشرف علی۔ (پاہوتل، سلہٹ)

۷۳۸۔ عرفان علی۔ (پاہوتل، سلہٹ)

۷۳۹۔ عبدالرشید باگندور۔ (پاہوتل، سلہٹ)

۷۵۰۔ عبدالجبار راغب پاش۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۱۔ عبدالرحمٰن۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۲۔ عبدالحق۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۳۔ فضل الرحمٰن۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۴۔ نورالحسین۔ (میرپور، سلہٹ)

۷۵۵۔ عبداللطیف۔ (پھول تلی، سلہٹ)

۷۵۶۔ اشرف علی۔ (شائستہ گنج، سلہٹ)

۷۵۷۔ سراج الحق۔ (پوران گاؤں، بنی گنج)

۷۵۸۔ عبدالرحمٰن۔ (پوران گاؤں، بنی گنج)

۷۵۹۔ سراج الاسلام۔ (سریت پور، بنی گنج)

۷۶۰۔ عبدالنور۔ (سریت پور، بنی گنج)

۷۶۱۔ رمیض الدین۔ (سریت پور، بنی گنج)

عبدالمنان۔ (خواجہ خیر، تنی گنج)

عبدالمتین۔ (ضیاپور، تنی گنج)

علی اصغر نوری۔ (تنی گنج)

سلیمان۔ (حبیب گنج)

رفیع الدین۔ (حبیب گنج)

عبدالباری۔ (حبیب گنج)

سلیمان۔ (بھانوگاچ)

مصنف علی۔ (کرامتیہ مدرسہ بھانوگاچ)

مصطفےٰ علی۔ (لہرات پور، تنی گنج)

عزت علی۔ (قاطعہ مدرسہ سنام گنج)

نورالدین محدث۔ (گوہرپور، سلہٹ)

نظیر احمد۔ (گوہرپور، سلہٹ)

عثمان۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

حبیب الرحمن آپر گاؤں والا۔ (مولوی بازار، سلہٹ)

محمد اسحاق۔ (دولت پور، حبیب گنج)

عبدالشہید خاں۔ (صادق پور، حبیب گنج)

اکبر علی۔ (منصور چک، حبیب گنج)

کملا (ضلع تریپورہ)

سراج الاسلام۔ (شیخ التفسیر مدرسہ ہم برہیا)

محمد ریاضت اللہ۔ (مفتی و مدرس، مدرسہ حسن برہیا)

مطیع الرحمن۔ (ناظم مدرسہ حسن برہیا)

نوراللہ ڈھاکوی۔ (مدرس مدرسہ حسن برہیا)

۷۸۳۔ ارشاد الاسلام۔ (مدرس مدرسہ برہمن بڑیا)

۷۸۴۔ عبدالنور۔ (مدرس مدرسہ برہمن بڑیا)

۷۸۵۔ عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ برہمن بڑیا)

۷۸۶۔ عبدالمجید۔ (مدرس مدرسہ برہمن بڑیا)

۷۸۷۔ رستم۔ (مدرس مدرسہ برہمن بڑیا)

۷۸۸۔ عبدالباری۔ (مدرس مدرسہ برہمن بڑیا)

۷۸۹۔ منیرالزماں۔ (نائب مہتمم مدرسہ برہمن بڑیا)

۷۹۰۔ ثناءاللہ۔ (ناصر نگر، برہمن بڑیا)

۷۹۱۔ اشرف علی۔ (ناصر نگر، برہمن بڑیا)

۷۹۲۔ عبدالرحیم (نبی نگر، برہمن بڑیا)

۷۹۳۔ محمد اسماعیل۔ (محی الدین نگر، برہمن بڑیا)

۷۹۴۔ میزان الرحمٰن۔ (متصل برہمن بڑیا)

۷۹۵۔ سعید الرحمٰن۔ (بھوبن، برہمن بڑیا)

۷۹۶۔ دلاور حسین (محدث)

۷۹۷۔ عبدالباری۔ (صدر مدرس مدرسہ عالیہ ناشہر)

۷۹۸۔ عبدالرحمٰن۔ (مرانگل)

۷۹۹۔ محمد علی۔ (مرانگل)

۸۰۰۔ محمد تاج الاسلام۔ (صدر مدرس مدرسہ میرٹی پور، سلہٹ، مرانگل)

۸۰۱۔ امین الاسلام۔ (نومسلم) (چھتیاں، سلہٹ)

۸۰۲۔ محمد علی۔ (بیانیا، کملا)

۸۰۳۔ اختر الزماں۔ (مدرسہ اسلامیہ بہادر پور)

۸۰۴۔ قربان علی محدث۔ (برہمدا مدرسہ کملا)

نواکھالی

۸۰۵۔ محمد عبدالحی محدث اول۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۶۔ محمد ابوالخیر غفرلہ۔ (شیخ التفسیر مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۷۔ محمد غلام سرور غفرلہ خادم۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۸۔ محمد قاسم غفرلہ خادم۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)

۸۰۹۔ محمد خورشید عالم محدث۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۰۔ احقر محمد عتیق اللہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۱۔ محمد عبدالخالق غفرلہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۲۔ محمد نوراللہ غفرلہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۳۔ محمد سالم عفی عنہ۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۱۴۔ محمد عبدالرشید غفرلہ محدث۔ (مدرسہ عالیہ)

۸۱۵۔ محمد ابوبکر صدیق۔ (مدرس مدرسہ عالیہ)

۸۱۶۔ محمد مبارک اللہ غفرلہ۔ (مفتی مدرسہ عالیہ)

۸۱۷۔ احقر محمد وکیل الرحمن۔ (مدرس مدرسہ عالیہ)

۸۱۸۔ محمد عبدالسبحان غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۱۹۔ محمد ابوالمنصور غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۰۔ محمد عبدالرحمن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۱۔ محمد بذل الرحمن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)

۸۲۲۔ محمد نوراللہ عفی عنہ۔ (خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ وخطیب الجامع بالبلد)

۸۲۳۔ نوراحمد۔ (خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۲۴۔ محمد فضل الرحمن۔ (خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ)

۸۲۵۔ عبدالعزیز عفی عنہ۔ (متوطن تکلی)

۸۲۶۔ عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ۔ (اشرف المدارس کھلنا)

۸۲۷۔ محمد عبدالحق عفی عنہ۔ (پرنسپل مدرسہ عالیہ کھلنا و ناظم جمعیۃ المدرسین مشرقی پاکستان)

۸۲۸۔ محمد عبدالمنان عفی عنہ۔ (محدث اول مدرسہ عالیہ کھلنا نوا کھالی)

۸۲۹۔ محمد ابراہیم۔ (کتاب خانہ اسلامیہ کھلنا)

۸۳۰۔ محمد ابراہیم۔ (ناظم مدرسہ عالیہ کھلنا و سابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان)

۸۳۱۔ محمد عبداللطیف۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)

۸۳۲۔ محمد ابراہیم غفرلہ۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)

۸۳۳۔ محمد نورالاسلام۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)

۸۳۴۔ محمد شمس الحق غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)

۸۳۵۔ احقر محمد عبدالمتین۔ (خادم مدرسہ عزیزیہ اسلامیہ۔ تارا پور)

۸۳۶۔ بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں۔ (محمد عبدالملک مہتمم مدرسہ اشرفیہ۔ چھاول غازی)

ڈھاکہ

۸۳۷۔ عزیز الحق۔ (خادم حدیث جامعہ قرآنیہ)

۸۳۸۔ محمد عبدالرحیم۔ (۱۳ اکار کن پاڑی لین)

۸۳۹۔ نور محمد اعظمی۔

۸۴۰۔ شمس الحق۔ (پرنسپل جامع قرآنیہ شاہی مسجد لال باغ)

۸۴۱۔ محمد علی اکبر غفرلہ۔ (سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم)

۸۴۲۔ محمد عبدالمعز۔ (مفتی مدرسہ لال باغ)

۸۴۳۔ محمد عبدالکبیر۔ (خادم مدرسہ لال باغ)

۸۴۴۔ احقر محمد اللہ غفرلہ۔ (محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ و خطیب شاہی مسجد)

۸۴۵۔ صلاح الدین۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۶۔ محمد ہارون۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۷۔ ہدایت اللہ۔ (محدث جامعہ قرآنیہ)

۸۴۸۔ حشمت اللہ۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۴۹۔ عبدالمجید۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۵۰۔ نورالحق قاسمی۔ (جامعہ قرآنیہ)

۸۵۱۔ محمد معیار الدین۔ (گل گاؤں، ڈھاکہ)

میمن سنگھ

۸۵۲۔ اطہر علی۔ (صدر جامعہ امدادیہ کشورگنج)

۸۵۳۔ احمد علی خان (مہتمم جامعہ امدادیہ کشورگنج)

۸۵۴۔ عبدالاحد قاسمی۔ (صدر مدرس جامعہ امدادیہ کشورگنج)

۸۵۵۔ محمد علی۔ (مفتی و محدث جامعہ امدادیہ کشورگنج)

۸۵۶۔ احسان الحق۔ (جامعہ امدادیہ کشورگنج)

۸۵۷۔ عبدالخالق۔ (پرنسپل ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۵۸۔ امین الحق۔ (محدث ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۵۹۔ اسرائیل۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۶۰۔ الطاف حسین۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۶۱۔ میزان الرحمٰن۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشورگنج)

۸۶۲۔ منظور الحق۔ (مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم نترکونہ)

۸۶۳۔ عبدالصمد۔ (محدث مدرسہ اشرف العلوم بالیہ)

۸۶۴۔ ضیاء الحق۔ (محدث فخورپہ دارالسلام، اسلام پور)

۸۶۵۔ عبدالقدوس۔ (مہتمم بالشوان کیرپور مدرسہ عالیہ)

۸۶۶۔ انوار الرحمٰن۔ (مہتمم ورگاہ مدرسہ)

۸۶۷۔ حسیر الدین۔ (ناظم انوار العلوم، ناجورہ، بابا محمد شیر گنج)

عبدالحلیم۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم سمبھی نندہ، بیا شہر تیلا)

۸۹۰۔ محمد عبدالباطن۔ (سہاگی مدرسہ)

۸۹۱۔ محمد سلیمان۔ (سہاگی مدرسہ)

۸۹۲۔ عبدالحکیم۔ (ساکن چریکا ٹولا، سہاگی)

۸۹۳۔ محمد سلیمان۔ (ساکن گاچھ ٹولا، سہاگی)

۸۹۴۔ رفیق اللہ۔ (بریال)

۸۹۵۔ مغیث الدین۔ (مہیش پور)

۸۹۶۔ محمد عبدالرشید۔ (مریص پور، سہاگی)

۸۹۷۔ محمد حسین علی۔ (خطیب جامع مسجد صاحب گنج، سہاگی)

۸۹۸۔ محمد علی۔ (قائم کنل روڈ، صاحب گنج، سہاگی)

۸۹۹۔ احمد علی۔ (خطیب مانورہ جامع مسجد، ڈاکخانہ کلاروال)

۹۰۰۔ شمس الہدیٰ۔ (خطیب جریارہ جامع مسجد، ڈاکخانہ سہاگی)

۹۰۱۔ غیاث الدین۔ (ساکن جریارہ، سہاگی)

۹۰۲۔ عبدالجبار۔ (ساکن بکاچھ ٹولا، سہاگی)

۹۰۳۔ اشرف علی۔ (ساکن مانورہ، کلاروال)

۹۰۴۔ محمد ابوالحسین۔ (ساکن جریارہ، سہاگی)

۹۰۵۔ محمد سعد اللہ۔ (ساکن ٹاٹا جھور، بھال پور)

۹۰۶۔ عبدالجلیل۔ (ساکن بکاچھ ٹولا، سہاگی)

۹۰۷۔ عبدالرحمٰن فقیر۔ (ساکن بارہ دواری جھورا)

۹۰۸۔ حسین علی۔ (خطیب شرشیرو جامع مسجد)

۹۰۹۔ شاہد علی۔ (مہتمم فرقانیہ مدرسہ اکوڑا شریف)

۹۱۰۔ عبدالحق۔ (خطیب جامع مسجد بخشی پور)

۹۱۲۔ رئیس الدین۔ (خطیب مالی رتی جامع مسجد کنڈاول)

۹۱۳۔ حبیب الرحمٰن۔ (مدرس اول ماتڈ کھائین مدرسہ ڈاکخانہ ٹل گنج)

۹۱۴۔ عبدالرشید خان۔ (مدرس اول ماتڈ کھائین مدرسہ ڈاکخانہ ٹل گنج)

۹۱۵۔ عبدالرزاق۔ (مدرس اول ماتڈ کھائین مدرسہ ڈاکخانہ ٹل گنج)

۹۱۶۔ نورالدین۔ (ناظم مدرسہ دارالعلوم یسن تنگہ شہر)

۹۱۷۔ میاں حسین۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم یسن تنگہ شہر)

۹۱۸۔ اختر الدین۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم یسن تنگہ شہر)

۹۱۹۔ وقاص علی۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم یسن تنگہ شہر)

۹۲۰۔ اکبر حسین۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم یسن تنگہ شہر)

۹۲۱۔ یونس۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم یسن تنگہ شہر)

۹۲۲۔ حبیب الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ دارالعلوم یسن تنگہ شہر)

۹۲۳۔ عبدالحمید۔ (ہیڈ مولوی شام گنج سکول)

۹۲۴۔ محمد عمران۔ (بیوتیاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ دویرا)

۹۲۵۔ سلطان احمد۔ (ناظم کوکا ٹل مدرسہ)

۹۲۶۔ نور محمد۔ (ساکن ناگورا)

۹۲۷۔ عبدالغفور۔

۹۲۸۔ محمد ظاہر الدین۔ (دارالعلوم مدرسہ شیلا)

۹۲۹۔ محمد امان اللہ۔ (دارالعلوم شیلا)

۹۳۰۔ محمد لقمان۔ (اسلامیہ مدرسہ)

۹۳۱۔ محمد عثمان الدین۔ (ہوکا اسلامیہ مدرسہ)

۹۳۲۔ شمس الدین۔

۹۳۳۔ عبدالغفور۔

۹۳۴۔ رستم علی۔

۹۳۵۔ حسین احمد۔

۹۳۶۔ عبدالرب۔

۹۳۷۔ محمد علی چودہری۔ (پروفیسر نصیرآباد کالج)

۹۳۸۔ ابوالکلام جلال الدین۔ (پروفیسر نصیرآباد کالج)

۹۳۹۔ فیض الدین۔ (امام بڑی مسجد)

۹۴۰۔ محب الرحمٰن۔ (محدث ملتا کا جیم عالیہ مدرسہ)

۹۴۱۔ حبیب الرحمٰن۔ (مدرس ملتا کا جیم عالیہ مدرسہ)

۹۴۲۔ انیس الرحمٰن۔

۹۴۳۔ محمد عبدالسلام۔ (مدرسہ دارالعلوم دہباگی)

۹۴۴۔ محی الدین۔ (مدرسہ دارالعلوم دہباگی)

۹۴۵۔ عبدالاول۔ (مدرسہ دارالعلوم دہباگی)

۹۴۶۔ زین العابدین۔ (مدرسہ دارالعلوم دہباگی)

۹۴۷۔ عبدالحکیم۔ (مدرسہ دارالعلوم دہباگی)

۹۴۸۔ عبدالغفور۔ (مدرسہ دارالعلوم دہباگی)

۹۴۹۔ عبدالغنی۔ (مدرسہ دارالعلوم دہباگی)

۹۵۰۔ محمد شمس الدین القاسمی۔ (مدرسہ دارالعلوم دہباگی)

بریسال ضلع

۹۵۱۔ محمد یاسین عفی عنہ۔ (عباداللہ مسجد شہر بریسال)

۹۵۲۔ محمد بشیر اللہ اطہری۔ (امام جامع مسجد شہر بریسال)

۹۵۳۔ محمد نورالزماں۔ (بریسالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند)

۹۵۳۔ محمد عبداللطیف۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۵۔ محمد یونس۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۶۔ عبدالحسین۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۷۔ عبدالقادر۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۸۔ عبدالستار۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریسال شہر)

۹۵۹۔ ممتاز الدین۔ (مہتمم مدرسہ قمر پور، بریسال شہر)

۹۶۰۔ حاتم احمد۔ (مدرسہ قمر پور، بریسال شہر)

علماء جسر

۹۶۱۔ قاضی سخاوت حسین۔ (امام جامع مسجد جسر)

۹۶۲۔ شمس العالم۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۳۔ عبدالحلیم۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۳۔ امجد حسین۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۵۔ رکن الزماں۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۶۔ عبدالرزاق۔

۹۶۷۔ ابوالحسن محدث۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۸۔ شمس الرحمٰن۔ (مدرسہ دارالعلوم، جسر)

۹۶۹۔ جلال الدین۔ (جسر)

۹۷۰۔ عیسیٰ روح اللہ۔ (جسر)

۹۷۱۔ انوار اللہ۔ (جسر)

۹۷۲۔ مقبول احمد۔ (جسر)

۹۷۳۔ محمد قاسم۔ (جسر)

۹۷۳۔ منصور احمد۔ (جسر شہر)

فرید پور

۹۷۵۔	عبدالعلی۔	(خطیب کورٹ مسجد فرید پور)
۹۷۶۔	حسین احمد۔	(امام جامع مسجد، گوپال گنج ضلع فرید پور)
۹۷۷۔	محمد عبدالحفیظ کو ہیر ازگ۔	(مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)
۹۷۸۔	محمد عبدالستار غفرلہ۔	(استاذ مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)
۹۷۹۔	شفیع اللہ۔	(استاذ مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)
۹۸۰۔	عبدالمقتدر احمد۔	(استاذ مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)
۹۸۱۔	عبدالمنان۔	(مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)
۹۸۲۔	محمد نورالحق۔	(مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)
۹۸۳۔	محمد عبدالباری۔	(مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)
۹۸۴۔	محمد مشرف حسین عفی عنہ۔	(مدرس مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)
۹۸۵۔	محمد اشرف علی۔	(مدرس مدرسہ خادم العلوم، ہایت کاتی)

مدرسہ محی الاسلام جسر

۹۸۶۔	محمد انور۔	(مدرسہ محی الاسلام جسر)
۹۸۷۔	عبدالستار۔	(مدرسہ محی الاسلام جسر)
۹۸۸۔	علی احمد۔	(مدرسہ محی الاسلام جسر)
۹۸۹۔	محمد یونس۔	(مدرسہ محی الاسلام جسر)
۹۹۰۔	جلال الدین۔	(مدرسہ محی الاسلام جسر)
۹۹۱۔	عبدالمنان۔	(مدرسہ محی الاسلام جسر)
۹۹۲۔	عبدالملک۔	(مدرسہ محی الاسلام جسر)
۹۹۳۔	عبدالمقیت۔	(مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۴۔ خواجہ عبد المجید۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

۹۹۵۔ عتیق الرحمٰن۔ (مدرسہ محی الاسلام جسر)

کھلنا

۹۹۶۔ عزیز الرحمٰن۔ (مہتمم مدرسہ ادیچوڑ)

۹۹۷۔ خلیل احمد۔ (مہتمم مدرسہ ادیچوڑ)

۹۹۸۔ فہیم الدین۔ (مہتمم مدرسہ ادیچوڑ)

۹۹۹۔ عبد القادر۔ (مدرسہ عالیہ کھلنا شہر)

۱۰۰۰۔ محمد اسحاق۔ (مفتی مدرسہ عالیہ کھلنا شہر)

۱۰۰۱۔ عبد الستار۔ (مدرسہ عالیہ کھلنا شہر)

۱۰۰۲۔ عبد الرحمٰن۔ (مدرسہ عالیہ کھلنا شہر)

۱۰۰۳۔ محمد شوکت علی۔ (مدرسہ عالیہ کھلنا شہر)

۱۰۰۴۔ عبد اللطیف۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ)

۱۰۰۵۔ عبد العزیز۔ (امام جامع مسجد کھلنا)

۱۰۰۶۔ عبد الاول۔ (امام جامع مسجد کھلنا)

۱۰۰۷۔ ذکر الباری۔ (امام جامع مسجد کھلنا)

۱۰۰۸۔ حسین احمد۔ (امام جامع مسجد کھلنا)

بقیہ کملا ضلع

۱۰۰۹۔ محمد عبد الحق۔ (خطیب جامع مسجد پوران بازار، چاند پور)

۱۰۱۰۔ محمد وحید الدین۔ (ناظم مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)

۱۰۱۱۔ اختر محمد علی۔ (مفتی مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)

۱۰۱۲۔ ابو الفیض۔ (مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)

١٠١٣۔ قاری ابوالخیر۔ (مدرسہ قاسم العلوم میانہ پور)

١٠١٤۔ احقر الانام تاج الاسلام۔ (مدرسہ حسن باڑیہ ضلع کملا)

١٠١٥۔ احقر غلام رسول۔ (استاذ مدرسہ حسن باڑیہ ضلع کملا)

مومن شاہی

١٠١٦۔ مقبول احمد۔ (مدرسہ عالیہ قلاشمین)

١٠١٧۔ آفتاب۔ (خادم مدرسہ عالیہ قلاشمین)

١٠١٨۔ محمد یوسف۔ (خادم مدرسہ عالیہ قلاشمین)

١٠١٩۔ محمد محراب علی۔ (خادم مدرسہ عالیہ قلاشمین)

١٠٢٠۔ نور الاسلام۔ (خادم مدرسہ عالیہ قلاشمین)

١٠٢١۔ علیم الدین۔ (خادم مدرسہ عالیہ قلاشمین)

١٠٢٢۔ عبدالقادر۔ (خادم مدرسہ عالیہ قلاشمین)

١٠٢٣۔ حشمت اللہ۔ (خادم مدرسہ عالیہ قلاشمین)

١٠٢٤۔ عبدالرشید۔ (خادم مدرسہ عالیہ قلاشمین)

علماء ممالک اسلامیہ سے جو استفتاء کیا گیا تھا اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

كان ظهر في الهند (المتحدة الغير المنقسمة) رجل يدعى الميرزا غلام احمد القاديانى، وادعى النبوة، واموراً من الكفر والالحاد، فاتفق علماء الاسلام على كفره شرقاً و غرباً، عجماً و عرباً، وقد عرف حاله، وشرقت انباء ه و غربت. وظهر اليوم رجل في هذه البلاد سميه و بلديه، يدعى غلام احمد و يلقب "پرويز" ذلك اللقب المجوسي الذي كان يلقب به كل من ملك بلاد فارس و الفرس في القرون الخالية. وقد أبدى اشياى غريبة مدهشة، حتى سبق سميه المتنبئ السابق في عقايده الضالة وافكاره الخاسرة، وآراء ه الفاجرة، وهوا وان لم يدع النبوة مثل بلديه وسميه، ولكن لم يغادر شيئاً من عقايد الدين المحمدى، واحكام الشريعة الاسلامية الطاهرة، الا وقد الحد فيها وحرفها تحريفاً شنيعا منكراً حتى انكر ضروريات الدين كلها كما سيأتى بيان ذلك قريباً. ثم لم يقتنع بها بل سرعان ما اصبح داعية لنشر تلك المعتقدات الاثيمة الضالة في الناشئة الجديدة التى صلتها بالدين في غاية الوهن، ومعرفتها به في غاية السطحية. واصدر مجلة سماها "طلوع اسلام" واتخذها منبراً لا ذاعة تلك الافكار المنكرة باسلوب يلبس الحقائق، وألف تاليف عديدة، شحنها بكل ما امكن له من تسويل وتلبيس والحاد ثم سمى كل ذلك اسلاماً حقيقياً حقيقاً بالقبول والاذعان، وسمى الاسلام الرائج بين المسلمين الحاوى على عبادات وطاعات ومعتقدات طاهرة مجوسية ومكيدة ضد الاسلام.

بالجملة فلم يغادر اساساً للدين الاسلامي الا وقد زعزعه، واورث شكوكاً وشبهات في جميع المتواترات المقطوعة وضروريات الدين، حتى تفاقم الامر وبلغ السيل الزبى، ولم يبق وجه للسكوت ولا رخصة للاعراض والتغافل عن اظهار الحق الصريح، فقام رجال اولو علم وذو اقلام والسنة للدفاع عن الدين والرد على الحاده وكفره وضلاله بتاليف وصحف ومقالات ومجلات غير انها كانت جهوداً انفرادية غير كافية بالمقصود لاستئصال هذه الشجرة الخبيثة وكانت المصالح الدينية تستدعي الى ان يجمع بند من كفره والحاده لكي تكون الامة على جلية من امره على مايستحق به الاكفار، وفعلاً قد جمع ذلك وقدم للعلماء في بلاد الهند والباكستان الشرقية والغربية، فاتفقت كلمتهم على الحكم بكفره وارتداده وخروجه عن دائرة الاسلام، ولم يتخلف احد من المشاهير وكبار العلماء والمشائخ عن الافتاء بكفره حتى اتفق علماء السنة وعلماء الشيعة وطوائف اهل العلم من جميع الفرق الاسلامية على كفره. وقد طبعت هذه الفتاوى والتوقيعات في صورة رسالة خاصة سميت، "علماء امت كا متفقہ فتوىٰ پرویز کافر ہے" - وشاعت هذه الرسالة باللغة الاردية ولاقت اقبالاً من الجماهير، وتلقوه ارباب الجرائد والمجلات والصحف بنقلها وتلخيصها وشرحها، فكان اخر الدواء الكي، وقطعت جهيرة قول كل خطيب، واحببنا ان نقدم الان اشياء من ضلاله لانه لعلماء الاسلام في الممالك الاسلامية جزيرة العرب والحرمين الشريفين والحجاز ونجد والشام والقدس والقاهرة والجزائر وتيونس وغيرها، نقدم منها ما لا يحتمل تاويلاً بحيث لا مخلص لقائلها غير التوبة والرجوع الى الاسلام! فدونكم ايها العلماء والفضلاء اكباد بلاد الاسلام، واقلاذ البلد العرب. نبذاً من افكاره ومعتقداته. (والله يقول الحق وهو يهدي السبيل)

غلام احمد پرویز ونبذ من تنعقد انه الاحكام القرانية ليست ابدية

(۱) يقول: ان جميع ماورد فى القران الكريم من الصدقات والتوريث وما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك موقت تدريجى انما يتدرج به الى دور مستقرا يسميه هو نظام الربوبية، فاذا جاء ذلك الوقت تنتهى هذه الاحكام لانها كانت موقته غير مستقلة.

("نظام ربوبیت" ص ۳۵، ۱۹۷ـ "سلیم کے نام" ج ۱ ص ۴۳ اور ۱۸۰)

لكل عصر شريعة

(۲) ان رسول الله صلى الله وسلم والذين معه قد استبطوا من القران احكامافكانت شريعة وهكذا كل من جاء بعده من اعضاء شورالية لحكومة مركزية، لهم ان يستنبطوا احكاماً من القران، فتكون تلك الاحكام شريعة ذلك العصر، ليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة ثم لا تختص تلك بباب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق كلها يجرى فيه ذلك، ومن اجل ذلك القران لم يعين تفصيلات العبادة.

(مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱، و ص ۳۲۲)

اطاعة الله ورسوله هى اطاعة الحكومة

(۳) قوله تعالى: "واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" ان المراد من اطاعة الله ورسوله هو اطاعة مركز الملة، اى الحكومة المركزية والمراد "اولى الامر" الجمعيات التى تنعقد تحتها. فالحكومة المركزية تستقل بالتشريع، وليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه القران

الكريم، ولا بطاعة الرسول اطاعة احاديثه، فكل حكومة مركزية قامت بعد
عهد الرسالة منصبها منصب الرسول، فاطاعة الله والرسول انما هى اطاعة
تلك الحكومة والرسول كان مطاعاً من جهة انه كان اميراً واماماً للحكومة
المركزية والحكومة المركزية هى المطاعة.

(معارف القرآن، ج ۳، ص ۶۱۶، ۶۲۳، ۶۲۲، ۶۲۵، ۶۲۹، ۶۲۴، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۸۶)

(اسلامی نظام، ص ۱۱۰، الا مقام حدیث، ج ۱، ص ۱۹، سلیم کے نام، ج ۱، ص ۱۲۵)

"ليس الرسول مطاعاً"

(۴) قد صرح القرآن الكريم: بانه لا يستحق الرسول ان يكون مطاعاً
وليس له ان يأمرهم باطاعته، وليس المراد من إطاعة الله واطاعة رسوله الا
طاعة مركز نظام الدين الذى ينفذ احكام القرآن فقط.

(معارف القرآن، ج ۳، ص ۶۲۹، اسلامی نظام، ص ۸۶)

الايمان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

(۵) المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات، ومعنى الايمان بها ان
يسخرها الانسان ويبدع الانسان ان تلك القوى. ومعنى سجود الملائكة
لآدم: ان تلك القوى قد سخرها الانسان، وليس المراد بآدم شخص خاص،
انما اريد به الانسان، وادم وحواء عبارة عن زوجين للنسل الانسانى.

(لغات القرآن، ص ۲۱۳)

وقصتهما حكاية تمثيلية للمعاشرة الانسانية.

(لغات القرآن، ج ۱، ص ۲۱۵)

الجنة والنار

(٦)　لیس المراد بالجنة والنار امکنة خاصة بل هی کیفیات للانسان.

(لغات القرآن، ج ۱، ص ۲۲۸)

الصلاة

(٧)　الصلوة التی یصلیها المسلمون اخذوها من المجوس ولیست فی مرادة فی القرآن، والقرآن انما امر باقامة الصلاة، واقامة الصلاة هی اقامة اسس لاصلاح الافراد علی وفق مایقتضیه النظام.

(مجلة "طلوع اسلام" لشهر یونیو سنة ١٩٥٠ ص ۳۷، قرآنی نظام ربوبیت ص ۸۴)

(٨)　کل من کان نائباً عن الرسول له ان یغیر صورة الصلاة المعروفة علی مایقتضیه ذلک العصر.　(قرآنی فیصلے ص ۱۳، ۱۵)

الصلاتان فی القرآن

(٩)　لم یذکر فی القرآن غیر صلاة الفجر و صلاة العشاء، فلم یثبت الاجتماع فی عهد النبوة للصلاة الا فی هذین الوقتین.

(لغات القرآن، ج ۳، ص ۱۰۲۳)

الزکاة وصدقة الفطر

(١٠)　الزکاة کل جبایة مالیة تکون من جهة الحکومة، فاذالم تکن حکومة اسلامیة لم تجب الزکاة. وصدقة الفطر وغیرها من الصدقات انما هی جبایات وقتیة یلزمها الحکومة لحاجات خاصة، ونوائب واردة.

(قرآنی فیصلے ص ۳۵، ۳۷، ۵۲)

(۱۱) ليس الحج عنده عبادة خاصة، وانما هو مؤتمر عالمي، ويستهزأ بجعله عبادة في كتابه. (معارف القرآن، ج۳، ص ۳۹۴)

الاضحية

(۱۲) حقيقتها ذبح الحيوانات للذين يشتركون في ذلک المؤتمر العالمي، اي ليست عبادة خاصة في غير ذلک المؤتمر.

(رسالة قرباني، ص ۳)

المعجزات

(۱۳) لم يصدر من الرسول معجزة غير القرآن. (سليم کے نام، ج۳، ص۳۶)

الدين الاسلامي

(۱۴) الدين الاسلامي الرائج بين الامة المسلمة اليوم ليس دين القرآن، وانما هو مركب ممازاج بين المجوسيين، ومن رسوم اليهود، وتصوف النصارى والافلاطون. (قرآنی نظام ربوبیت، ص۳۵)

تدوين الحديث

(۱۵) تدوين الروايات الحديثية انما هي اول مكيدة ضد الاسلام، فاورثت العقيدة في المسلمين بان مع القرآن الكريم وحي آخر معه.

(مقام حديث، ج۱، ص۳۲۱، وج۳، ص۳۹، ۴۰)

الوحي غير المتلو

(۱۶) الذي يسمونه الوحي الغير المتلو كلها اكاذيب ومفتريات وهذه الا كاذيب اصبحت مذهباً للمسلمين. (مقام حديث، ج۳، ص۱۳۲)

امہات الحدیث

(۱۷) صحیح البخاری ومسلم والموطا ومسند احمد وسنن ابی داود والترمذی والنسائی والبیہقی من الکتب الموثوقة عندهم، وهذه الکتب مادامت معتبرة عندهم فی اصول الدین لم یکن للامة الاسلامیة ان تخرج من کونها وهذه مکیدة عجمیة انتقم بها من الاسلام. (مقام حدیث، ج ۲، ص ۳۳)

القدرة الالٰہیة

(۱۸) القدرة الالہیة ربما تظهر ثمراتها بعد ملایین السنوات، وجرثومة واحدة تطوی مراحلها الارتقائیة فی ملایین السنین حتی تصبح انسانا ولکن اذا ساعدت ید الانسان القدرة الازلیة تظهر نتائجها فی اسرع مدة وفی اجمل صورة. (من ویزدان، ص ۱۱)

الایمان بالقدر

(۱۹) الایمان بالقدر خیره وشره مکیدة مجوسیة جعلتها عقیدة للمسلمین. (قرآنی فیصلے، ص ۹۰)

الشریعة القرآنیة

(۲۰) ان الرسول والذین معه قد کونوا شریعة تحت ضوء اصول القرآن وفصلوا تلک الجزئیات الشرعیة التی لم یصرح بها القرآن، فکذلک کل حکومة واعضاؤها الشورائیة لهم ان یکونوا جزئیات تطابق عصرهم وتکون هی شریعة ذلک العصر.

(مقام حدیث، ج ۱، ص ۳۹۱)

هذه قطرات من تلك الطامات التي شحنت به تاليفه و مجلته وكتاباته قدمنا ها كا نموذج من افكاره ومعتقداته وآراءه.

فيا علماء البلاد الاسلامية ويا علماء الحرمين الشريفين والحجاز والقدس والجزيرة العربية وغيرها ماذا حكم الشريعة المحمدية المطهرة في هذه المعتقدات؟ وماذا حكم من اعتنق بها واعتقدها ودعا اليها بكل وسيلة؟

افتونا ماجورين ابقاكم الله ذخراً لحفظ الدين وسدوداً منيعة حصينة دون فتن باحوجية موفقين لاظهار الحق المبين.

المفتي محمد يوسف البنوري

مدير المدرسة العربية الاسلامية وشيخ الحديث بها

كراتشي رقم ٥، باكستان

الجواب

علماء حرمین شریفین نے جو جوابات دیئے ہیں ان کا صحیح متن حسب ذیل ہے۔

(۱) صورة ما كتبه الاستاذ الكبير الشيخ يحيىٰ امان الحنفى، نائب رئيس المحكمة العلياء بمكة (قاضى القضاة)

بسم الله الرحمٰن الرحيم. وبه نستعين

الجواب عن القول الاول وهو ان كل ماورد فى القران مؤقت تدريجى: هو انه لاحاكم ولا مشرع الا الله سبحانه، فلا تشريع ولا توقيت بعده سبحانه و تعالىٰ وكون شرعه أبديا أو موقتاً انما يستفاد من الشارع الحكيم وقد استفدنا من شرعه ان شرعه ابدى سرمدى الى قيام الساعة وانه غير موقت فما مستند هذا الكاذب فى دعواه والنسخ قديعترى بعض الاحكام الشرعية القابلة للنسخ فى زمن النبى ﷺ وبعد موت النبى ﷺ صارت الاحكام كلها محكمة لاتقبل النسخ ولا التغير ولا التبديل لان الناسخ كان ينزل على النبى ﷺ ليبلغ الامة به قال علماء الاصول الخطاب الشفاهى الوارد فى زمنه ﷺ كقوله تعالىٰ: "اقيموا الصلوة واتوا الزكاة". "ولله على الناس حج البيت". "وكتب عليكم الصيام". "حرمت عليكم الميتة" "يوصيكم الله فى اولادكم للذكر مثل حظ الانثيين". ولاتاكلوا الربا". "ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الابالحق". ونحوذلك هو خطاب لمن كان موجوداً فى ذلك الزمن متصفا بصفات التكليف، والمعدومون وقت الخطاب. هذه الخطابات متعلقة بهم تعلقا معنويا بمعنى انهم اذاوجدوا واتصفوا بصفات التكليف توجه تلك الخطابات السابقة ولم يوجد من الشارع شرعية اخرى متجددة خوطب بها من كان معدوماً حين الخطابات حتى يقال ان ذلك كان مؤقتا والادلة على ماقلناه كثيرة من الكتاب والسنة

لیس هذا موضع بسطها. ویکفی فی ذلک الاجماع والتواتر القولی والعملی.

جواب الثانی: ان الاستنباط استخراج حکم من الاحکام الشرعیة من الکتاب والسنة فالحکم المستنبط موجود فی کتاب الله أوسنة رسوله ﷺ الا انه یختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب ومن له ملکة الاستنباط یحق له ان یستنبط ومن لا فلا فالمستنبط لم یات بحکم شرع جدید من عنده بل اظهر الحکم الکائن فی النصوص کالقیاس فان القائس مظهر للحکم الشرعی لامثبت، بل المثبت للاحکام الشرعیة هو الله وحده.

ومن الاستنباطات العجیبة استنباط بعض من یدعی الاجتهاد فی اکل لحم الخنزیر من قوله تعالیٰ "اِلَّا مَاذَکَّیْتُمْ" وقال انما حرم اکله لعلة وهو وجود جراثیم فیه تمنع عن حلّ اکله لکنه اذا غلی الماء غلیاناً شدیداً و وصل فی الحرارة الی درجة کذاثم القی فیه الخنزیر ذهبت تلک الجراثیم المانعة عن حل اکله فیحل اکله وهو داخل فی قوله تعالیٰ "الا ماذکیتم" ومادری المسکین ان السباق والسیاق یمنع هذاوان الزکاة الشرعیة انما تعمل فی محل یقبلها وهو غیر قابل للطهارة بل هو عین النجاسة، وعین النجاسة لا یقبل الطهارة ثم هذا القائل لم یفرق بین قوله زکی وذکی. فان الاول معناه الطهارة والثانی معناه الذبح الشرعی من الاهل فی المحل القابل للزکاة. ومن الاستنباطات العجیبة استنباط امرأة تدعی الاجتهاد ان النساء افضل من الرجال من قوله تعالیٰ "اصطفی البنات علی البنین" وهذا دلیل علی جهلها الجهل المرکب وانها لا تعرف همزة الانکار وهمزة الاقرار فضلاً عن معرفة الفرق بینهما. ومن الاستنباطات العجیبة استنباط من یدعی ان فقه الفقهاء حال بین الناس وبین القرآن. ان الربا انما یحرم اذا کان اضعافاً مضاعفة، اما اذا کان ضعفاً واحداً فیجوز وما دری المسکین عن حدیث الذهب بالذهب والفضة

والفضل ربا الحدیث، ولا شک ان الفضل یشمل الضعف والاضعاف، واما
هذا الرجل الکاذب الذی یتشدق بالاستنباط ویعده شرعا جدیداً للمستنبط
الموجود فی جماعته فهو فی جهل الجاهلین واجهل من الدواب وما جزاءه او
الایلام بالضرب الشدید بالعصی والنعال۔

لم قتله واراحة العالم من شره المستطیر خصوصاً فی هذا الزمن الذی
کثرت فیه المحن والزلازل — والفتن وحکمه کله باطل فی نفسه یشترک
فی معرفة بطلانه الصبیان والبلد والمغفلون، والباطل هو الذاهب فهو لا یحتاج
الی بیان بطلانه ولکن ان یؤثر فی الناس یعیشون فی شواهق جبال لا یعرفون
شیئاً من الدین مثلاً وهذا الرجل لو سمع اهل السوق بجرأته الذین یعرفون
ارکان الاسلام یقول: الصلاة التی یصلیها المسلمون اخذوها عن المجوس لا
وجعوه ضرباً حتی قتلوا علیه حیث ان بطلان الباطل مرکوز فی ادمغة الناس،
فما جواب قائله الرد علیه باللسان بل الطعن بالسنان۔

جواب الثالث: قوله ومن اجل ذلک ظاهران اسم الاشارة یرجع
الی ما ذکره من ان رسول اللّٰہ ومن معه استنبطوا من القران فکانت شریعة یعنی
خاصة بهم دون من بعد هم کذلک القران لم یبین تفصیل العبادات یعنی فله
ولا مثاله من الجهلة الفجاران یستنبطوا من القران شرائع خاصة بهم وبزمنهم
فعلی هذا الشرائع تتعدد بتعدد الامم والقرون وهکذا یتلاعبون بکتاب
ویفسرون الصلاة وغیرها بماشاؤا وبما یوحی الیهم شیطانهم ونقول الصلاة
والزکاة والصوم والحج وردت فی القران کلها مجملة ولکنها بینها کلها
السنة النبویة بیانا شافیاً کافیاً وافیاً وکتب السنة کلها طافحة بذلک البیان وقد
قال علیه الصلوة والسلام: الا انی اوتیت القران ومثله معه، وبیان النبی ﷺ
هو بیان اللّٰہ لکلامه ووحیه لان الکل من عنداللّٰہ تعالی: قال تعالی: "وما ینطق

عن الهوی ان هو الا وحی یوحی" ولقد تحمل بذلک المسلمون فی جمیع الاقطار و تواتر القول والعمل بجمیع ما ذکر من لدن رسول اللہ ﷺ الی زمننا هذا و سیستمر ذلک کله الی قیام الساعة. واللہ سبحانه وتعالیٰ

لم یغیر مما شرعه من الاحکام فالعمل والقول بالشریعة مستمر ولو حصل تغیر شئی مما شرعه اظهر وتواتر نقله ـــ وشریعته صالحة لجمیع الامة المحمدیة من اولها الی اخرها ولکل زمان ومکان.

ان الحکومة اذا کانت مؤمنة منقادة لاوامر اللہ ومجتنبة لنواهیه یجب اطاعتها لامر اللہ بذلک حیث قال: "واطیعو اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم". واما اذا کانت تأمر بالمعاصی والمناهی فلا تجب طاعتها بل تحرم لانه لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق. وقد قال امیر المؤمنین ابوبکر الصدیق لاصحابه بعد ان ولی الخلافة، (لاخیر فیکم اذالم تقولو ولا خیر فی اذالم استمع فقالوا له: لو رأینا فیک اعوجاجاً لقومناه بسیوفنا)

وجواب الرابع: قد صرح القران بوجوب طاعة الرسول فقال تعالیٰ: "واطیعو اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" وقال تعالیٰ "ومن یطع اللہ ورسوله یدخله جنات تجری من تحتها الانهر" وهناک ایات واحادیث کثیرة دالة علی وجوب طاعة الرسول.

وجواب الخامس: الملائکة هم اجسام نورانیة قادرة علی التشکل بالصورة الحسنة، والحوار الذی وقع منهم بینهم وبین ربهم دال علی أنهم عقلاء، ولیسوا بقوی وقد رأی النبی ﷺ جبریل وجناحاه وقدمه الأف ورجلاه فی تخوم الارض، والسجود معناه اللغوی معروف وسجود الملائکة لادم سجود تحیة لا عبادة والمراد بادم شخص معین و قصتها حقیقیة کما قصه القران.

وجواب السادس: ان الجنة امكنة خاصة وقد اخبر خالقها بانها امكنة خاصة والعلم بكونها امكنة خاصة يعلم من اخبار خالقها بذلك لا من مخلوق مثلها ومن اصدق من الله قيلا. ومن اصدق من الله حديثاً.

وجواب السابع: ان الصلوة التي يصليها المسلمون واردة عن الله في كتابه العزيز في غير موضع وكيفيتها قد تولى الله بيانها على لسان رسول اللهﷺ بفعله وعلمه جبريل عليه السلام كيفيتها وعلّم بها الناس وعملوها ولا يزال العمل بها جارياً الى قيام الساعة بكيفياتها واوجنا عنها السابقة وهذا القائل يجب قتله قتلة شنعاء.

وجواب الثامن: التائب الذى عد نفسه نائباً يستحق الصفع والضرب والقتل، والنائب نيابة صحيحة يقول كل ما اتى به الرسول اللهﷺ فحقه التسليم والقبول لا ان يحرف دينه او يغيره.

جواب التاسع: ان قوله تعالى: "اقم الصلٰوة لدلوک الشمس الى غسق الليل". يشمل اربع صلوات الظهر، والعصر، والمغرب والعشاء، وقوله تعالىٰ "وقران الفجر" هي صلاة الفجر فشملت الأية الصلوات الخمس وقد بينت السنة ذلک بياناً شافياً.

وجواب العاشر: لم يذكر هذا الجواب.

وجواب الحادى عشر: الحج عبادة بالاجماع وكذا الاضحية ومنكر ما اجمع عليه وعلم من الدين بالضرورة كافر.

وجواب الثاني عشر: غير مذكور.

وجواب الثالث عشر: ومعجزات النبى كثيرة غور منها و اعظمها نزول القران عليه ومنها تكثير الطعام القليل ونبع الماء من بين الاصابع وقد شهد ذلک جمع عظيم يستحيل تواطئهم على الكذب والباقى جميعه

انکار من هذا الشخص لما علم من الدين بالضرورة وكذا ما سبق وفا عله يستحق عليه القتل ولا جواب له غير ذلك والسلام ختام.

كتبه الراجى عفو ربه

الحنان المنان محمد يحيى امان

١٧/١٢/١٣٨١هـ

☆☆☆☆☆

(٢) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد العربى المالكى التبانى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله الهادى عباده الى الصراط المستقيم والصلاة والسلام على المبين للناس ما نزّل اليهم من ايات الله والذكر الحكيم، وعلى اله واصحابه الرافعين لواء السلام لكل ظاعن ومقيم. اما بعد :-

فاقول ان العشرين مسالة التى ذكرها المستفتى العلامة الشيخ محمد يوسف البنورى من هوس المسمى (غلام احمد) كل واحدة منها تدل دلالة صريحة على كفره وزندقته وافترائه على الله تبارك وتعالىٰ وعلى رسولهﷺ كما تدل دلالة صريحة على أنّه من اذناب الملاحدة الا باحيين الخرمية والباطنية والبهائية والبابية اعداء الاسلام والمسلمين. والله متم نوره ولو كره الكافرون.

حرره وكتبه خادم العلم بمدرسة الفلاح والحرم المكى

محمد العربى بن التبانى الجزائر، يوم الثلاثاء

الموافق ١٨ فى ذى الحجة الحرام عام ١٣٨١)

(۳) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ السيد علوی المالكی

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الهادى الى سبيل الرشاد، و القامع اهل الزيغ و الكفر والإلحاد والصلاة والسلام على سيدنا محمد الداعى الى الصراط المستقيم وعلى اله واصحابه والتابعين لهم باحسان. اما بعد

فقد اطلعت على السؤال المقدم من فضيلة الشيخ العلامة الاستاد محمد يوسف البنورى عن حكم من اعم الرجل الهندى المدعو غلام احمد "پرويز" وفتنة التى قام بهافى الهند على نسق الدجال الاول القاديانى الكذاب، الذى تسمى باسمه، وجرى على ضلاله ورسمه فذلك ادعى النبوة جراءة وبهتانا، وهذا حرف والحدوانكرو دعا الى الضلال والشرك وكفر وانكر عقائد الدين ولبس الحقائق على الجاهلين حتى اضل ناشئة جديدة عقولها سخيفة وصلتها بالدين ضعيفة، ومن عادة هؤلاء الدجالين الماجورين خدمة الاستعمار وبائعى ضمائرهم الذين يتسمون بالمسلمين، والاسلام منهم برآء، ان يأتو بالشكوك والشبهات حتى فى المتواترات والضروريات ليهدموا اسس الإسلام ويهاجموا عقائد الاسلام الصافية المحكمة النقية، ويابى الله الا ان يتم نوره ولو كره الكافرون. وهؤلاء الا بالسنة الدجاجلة سماسرة الكفر و دعاة الالحاد وآئمة الضلال، اتخذوا الصحافة والا ذاعة والخطب فى النوادى والمجتمعات والسفر من قطر الى قطر، اتخذوا ذلك كلمه محاربة الاسلام والنيل منه وتأدية رسالة ساداتهم وشياطينهم (وان الشياطين ليوحون الى اوليائهم ليجادلوكم وان اطعتموهم انكم لمشركون) حتى انتشر الشرو تفاقم الامر وبلغ السيل الزبى و تسلسلت المكائد منه

الإسلام فلذلك صار الواجب على اهل العلم ودعاة الخير والمة الهدى ان يهبوا لتحذير العوام والناشئة من هذه المعتقدات الاثيمة الضالة. بل ان طامته واحدة من افكاره ومعتقداته تكفي لتقرير كفره، فكيف ببقية الطامات والافكار؟ فلاوجه للسكوت على مثل هذا. وجزى الله رجال الارشاد، من العلماء الاعلام من ائمة الهدى الذين قاموا بواجبهم من الدفاع عن الدين، والقامة السدود المنيعة، والحصون القوية للحيلولة بين هذا الدجال واضرابه وبين العوام الغافلين، فليت لنا سيف الفاروق ليطهرا لارض من امثال هؤلاء الدجالين الافاكين الماجورين الاعداء الباطنيين الذين هم اشد ضرراً واكثر خطراً علينا من الكفار الحربيين، فمعتقداتهم باطلة وارائهم فاسدة واستنباطاتهم فلسفية وجرائهم على الله وعلى رسوله تقشعر منها قلوب المتقين وتشمئز من جدها افئدة المومنين فنعوذ بالله ونلتجي اليه من هذا الداء المبين، والله يقول الحق وهو يهدى السبيل الاوان الرجل المذكور احقر من ان تنقض اقواله بقواعد اصولية اونصوص نقلية فان ذلك معلوم سيما وقد قام به كثير من علماء الدين جزاهم الله خير الجزاء. ومن المعلوم ان الشريعة المحمدية ناسخة لجميع الشرائع واحكامها باقية مستمرة الى يوم القيامة لانها خاتمة الشرائع والنبي ﷺ خاتم النبيين. وقد ثبتت العبادات فى الكتاب والسنة. والسنة بيان للقران من الله على لسان رسوله قال تعالىٰ وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس مانزل اليهم) وهؤلاء المهملون للسنة يريدون ان يفرقوا بين الله ورسوله ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض. يريدون ان يتخذوا بين ذلك سبيلاً. اولئك هم الكافرون حقا. والتارك للسنة فى الحقيقة تارك للقرآن القائل (وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا) ولا شك ان الحج عبادة روحية بدنية مالية فهذه المسائل التى خالف فيها البرويز المسكين الاجماع

وسلك فيها مسلك الكفر والابتداع كلها تدل على هوسه وزندقته والحاده
وتبين بهذا انه من الدجاجلة الذين يظهرون بين يدي الساعة اعاذنا الله من
شرورهم ورد كيدهم في نحورهم وفيما ذكرناه من التحذير والتلويح من
الشرع والتوضيح كفاية والله اعلم. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

كتبه الفقير الى الله المدرس بالمسجد الحرام علوي بن السيد عباس المالكي

(٤) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ محمد امين الكتبي

الحمدلله رب العلمين: قد اجاد شيخنا (محمد يحيى امان نائب رئيس المحكمة العليا بمكة) وافاد فجزاه الله خيراً.

(محمد امين كتبي المدرس بالمسجد الحرام)

☆☆☆☆☆☆

(٥) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط المالكي

بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب.

الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث رحمة للعالمين بشريعة واضحة محكمة باقية الى يوم الدين، وعلى اله وصحبه اجمعين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين. اما بعد:

فانى قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام المذكور فوجدتها و

من العقيدة الاولى الى تمام العشرين عقيدة كلها ضلال و كفر و من اعتقدها او اعتقد شيئاً منها فهو كافر حلال الدم، ومن دعا اليها او الى شئ منها فهو ضال مضل عليه اثم ذلك والم من تبعه لا ينقص من اثامهم شيئا. هذا ما نعتقده وندين به ونسال الله تعالىٰ الهداية و الثبات على دين الاسلام، والقيام بالمحافظة على تعليمه ونعوذ بالله من مضلات الفتن ماحيينا، ونسال الله الموت على دين الإسلام فى لطف و عافية وصلى الله عليه وسلم على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين.

كتبه الفقير الى مولاه تعالىٰ حسن محمد مشاط

١٣٨١/١٢/١٨، تجاه بيت الله الحرام

☆☆☆☆☆☆

(٢) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ نور محمد سيف الحنفى

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى جعل حملة هذا الدين من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين والصلاة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد النبى العربى الهاشمى الامين الذى ختم الله به النبيين وعلى اله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين (اما بعد) فاقول مستمداً من الله التوفيق والهداية لأقوم طريق ان بعض ماجاء فى هذا الاستفتاء من بيان ضلالات "غلام احمد برويز" كاف اتم الكفاية فى الحكم عليه بالكفر والزندقة والالحاد وانه مباح الدم والمال لاخلاص له من ذلك الا بالرجوع الى الاسلام فكيف بها مجتمعة وكيف بها منضمة الى جميع طاماته التى شحنت بها تاليفه ومجلته وكتابانه كما اشير الى ذلك فى الاستفتاء

المذكور. وهذا المارق الملحدوان كان باطله مكشوفاً وخزيه مفضوحاً لايعد ان يحد له من الملاحدة المنحالين الاباحيين من يستعذب مشرب ويتناو وراءه فاذا زيف بهرجه وازهق باطله لم يجد هو ولا انصاره مجالاً للتل والتشغيب. ولا باس ان تشير الى تفنيد بعض هذا المزاعم الكافرة ومن يعل تفنيد الباقي فنقول وبالله المستعان.

(١) زعم عدوالله "ان جميع ماورد في القرآن الكريم من الصدقا والتوريث موقت الخ مما هذى به واقول دحضاً لباطله ان الشريعة الاسلا بجميع ما فيها من احكام مالية واعتقادات قلبية وعبادات بدنية و الكم ومعاملات وحدود وجنايات وغير ذلك من احكامها كلها واحدة لاتتج اشريعة خالدة الى يوم الدين خلود كتابها المبين المعجز للعالمين: قال الل تعالى: "اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لك الاسلام دينا". وقال تعالى "ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الاخرة من الخاسرين". واخرج الحاكم من حديث ابي هريرة رضى الله تعالى عنه انه قال "خطب النبى صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع فقال: تركت فيكم شيئين لن تضلوا بعد هما كتاب الله وسنتي ولن يتفرقا حتى يرد اعلى الحوض" فمن زعم كهذا المارق المافون ان بعضها وقتي فهو مرتد كاف حلال المال والدم.

(٢) ادعى عدوالله ان اهل كل عصر بعد عصر النبى ﷺ لهم ا يستنبطوا احكاماً جديدة تكون شريعة لعصرهم وليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة وان ذلك لا يختص بباب واحد وانه من اجل ذلك لم يبي القران تفصيل العبادات" واقول هل ادل على زندقة هذا الباطنى الملحد من هذه الدعوى فانها تجتث الدين من اصله وزعمه ان القران

لم يبين تفصيل العبادات "الحاد مكشوف" بل عينها اتم تعيين حيث عهد الى المنزل اليه صلى الله عليه وسلم بيان ذلك اذ يقول عزوجل: "وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم" فبينها صلوات الله وسلامه عليه واله واصحابه باقواله و افعاله حتى صارت معلومة من الدين بالضرورة على توالى الاعصار بحيث يكفر جاحدها فسحقا لهذا المارق سحقاً.

(٣) افترى عدوالله على الله ورسوله حيث زعم "ان المراد من قوله تعالى: "اطيعو الله واطيعو الرسول واولى الامر منكم" اطاعة مركز الملة اى الحكومة المركزية والمرد " باولى الامر" الجمعيات التى تنعقد تحتها و الحكومة المركزية تستقل بالتشريع وليس المراد با طاعة الله اطاعة كتابه القران الكريم ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه والقول ان هذا الزنديق مباهت ينتحل الباطل ويروج له فان اطاعة الله هى اطاعة كتابه والانقياد لاحكامه واطاعة الرسول صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم هى اتباع سنته والعمل شريعته وهاتان الاطاعتان واجبتان مطلقاً اما اطاعة اولى الامر على الخلاف بين المفسرين فى المراد بهم هل هم العلماء اوالامراء فمقيدة بان تكون فى غير معصية لما فى الحديث الصحيح من قوله ﷺ : لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق.

(٣) زعم عدوالله انه "قد صرح القران الكريم. بانه لا يستحق الرسول يكون مطاعاً وليس له ان يامرهم بطاعته الخ هذيانه" والقول لعنة الله على الكاذبين فان القران الكريم طافح بالآيات البينات فى وجوب طاعة الرسول ﷺ بل اخبر سبحانه فى شان رسوله ﷺ بما هو اعظم من ذلك حيث جعل طاعة رسوله طاعةً له اذ يقول: "من يطع الرسول فقد اطاع الله" فليخسا عدوالله وليمت غيظا وكمداً.

(۵) زعم عدو اللّٰه ان المراد بالملائکة القوی المودعة فی الکائنات التی سخافاته وترهاته واقول ان عدو اللّٰه له سلف من الملاحدة والزنا دقة سقوه الیٰ هذا الهراء فزعموا ان الملائکة والجن قوی مودعة فی الکائنات وان کتاب اللّٰه تعالیٰ الذی لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه یرد علیهم ابلغ الرد ویفند مزاعمهم اعظم التفنید. فقوله تعالیٰ اخباراً عن مخاطبته للملائکة حیث یقول "واذ قال ربک للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة" واجابتهم له بقولهم "قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها الآیة" دلیل واضح علی انهم اجسام ذو عقول و بیان یخاطبون ویجیبون وذلک بنا فی کونهم قوی اذا القوی امور معنویة لا وجود لها فی الخارج ولا یتصور فیها ذلک وقوله تعالیٰ ایضاً فی حقهم "واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس". برهان ظاهر علی انهم اجسام یعون الخطاب و یسجدون واین ذلک من القوی المعنویة. وقوله تعالیٰ فی شأنهم "جاعل الملائکة رسلاً اولی اجنحه مثنیٰ وثلاث ورباع" حجة قاصمة لظهور من یزعمون انهم قوی معنویة وورد فی صحیح مسلم فی تفسیر قوله تعالیٰ: "لقد رأی من ایات ربه الکبری" قال رأی جبریل فی صورته له ستمائة جناح والآیات والاحادیث الواردة فی حق الجن ایضاً وانهم اجسام کثیرة یطول سردها، اماما جاء فی المواد الباقیة من رقم ۶ الی رقم ۲۰ فزیفها اظهر من ان یخفی، نعم الرقم ۱۸ فیه ما یشیر به عدو اللّٰه الیٰ معتقد سلفه الملحد الافاک داروین الزاعم ان اصل الانسان یرجع الی القرد وانه لم یزل یترقی حتی وصل الی وصل الیه وهذا مصادم للواقع ولنصوص القرآن الکریم الدال علی ان خلق البشر کله من ادم و زوجه علی الکیفیة التی بینها اللّٰه تعالیٰ فی کتابه الکریم والی هنا انتهی ماأردت تعلیقه علی باطل ذلک الملحد المارق الزندیق الکافر المأفون المباح المال والدم قطع ان دابرة وسلبه مدد

الاهمال وسلط عليه نقمة تجعله عبرة على مدى الاجيال وختاماً نسال الله سبحانه وتعالى ان ينصر دينه ويجمع شمل المسلمين على طاعة ويجعلهم يداً واحدة على من سواهم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تحريراً في يوم الجمعة الحادى والعشرين من ذى الحجة الحرام عام احدى وثمانين بعد الثلثمائة والألف من هجرة من خلقه الله على اكمل وصف صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى اله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين.

وكتبه العبد الفقير الى الله تعالى خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام

ومدرسة الفلاح

محمد نور بن سيف بن هلال عفا الله عنه

وو الديه واشياخه والمسلمين

١٣٨١/١٢/٢١

☆☆☆☆☆☆

(٨،٧) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ القاضى محمد بن على الحركان

رئيس المحكمة الكبرى بجدة وفضيلة الاستاذ الشيخ عبدالرحمن الصبغ مدير مكتبة الحرم المكى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده اما بعد فقد اطلعنا على الاستفتاء الموجه من فضيلة الشيخ محمد يوسف البنورى مدير المدرسة العربية الاسلامية بكراتشى وشيخ الحديث بها الى علماء البلاد

الاسلامية وعلماء الحرمين الشريفين عن الرجل الذى ظهر حديثاً فى بلاد الهند المدعو غلام احمد برويز وعن البذ من معتقدات هذا الرجل التى اوضحها فضيلة السائل فى استفتائه المشروح اعلاه كما اطلعنا على الجواب الذى اجاب به فضيلة السيد علوى بن عباس المالكى المذكور بعاليه وقد وجدنا ان فضيلته قد اجاب على هذا الاستفتاء بما فيه الكفاية لان جميع ماجاء فى النبذ الموضحة فى هذا الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هى كفر بالله ورسوله وردة عن الاسلام باجماع المسلمين وانكار وتحريف لما هو معلوم بالضرورة من دين الاسلام ولا يخالف فى كفره من له ادنى المام بالاسلام وشرائعه وقد قال الله تعالىٰ (من يهدالله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد له ولياً مرشداً) والله يهدي من يشاء برحمته ويضل من يشاء بحكمته وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد وعلىٰ اله وصحبه وسلم.

محمد بن على الحركان.

رئيس المحكمة الشرعة الكبرى بجده، ۱۲ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ

سليمان بن عبدالرحمن الصنيع فى طلبة العلم بالمسجد الحرام

☆☆☆☆☆☆

(۹) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الأستاذ السيد محمود الطرازى (المدينة)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد: فقد قرأت هذ الأستفتاء المبارك من أوله الى اخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفاً للعقائد الاسلامية الصحيحة التى يكفر من خالفها باجماع المسلمين

فلم الوقف فی شانه ای فی کفره وعدم ایمانه و کفر من مشی خلفه من اخوانه وتابعه فی خسرانه اعاذنا اللّٰه من مثل هذه الفتن.

المجیب العبد العاجز السید محمود الطرازی

المدرس بالحرم النبوی الشریف عفی عنه

☆☆☆☆☆☆

(۱۰) صورة ماکتبه فضیلة الشیخ الأستاذ قاسم الاندجانی (المدینة)

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

قال اللّٰه تعالیٰ فی کتابه الکریم: ودکثیر من اهل الکتاب لویردونکم من بعد ایمانکم کفارا. حسدا من عند انفسهم من بعد ماتبین لهم الحق (۱۰۹/۲) ودوالو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء فلا تتخذوا منهم اولیاء. (۸۹/۴)

فلما لم یقدروا علی ان یردوا المسلمین علی اعقابهم بل نشاؤا امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف ونشروا دینهم الاسلام علی ارجاء المعمورة وصفهم اللّٰه تعالیٰ بقوله "اولئک هم المفلحون". فیئسوا عن ردهم علی اعقابهم قاموا من بعد ذلک قومة واحدة فی قتال المسلمین ودامت هذه الحروب بین المسلمین وبین کفار اهل الکتاب مئتی سنة وکان علماء المسیحیین قدحرفوا الانجیل کما حرف الیهود التوراة وهذه الحروب هی الحروب الصلیبیة ثم نشأت الدهریة ضد اهل الکتابین وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما یعیشون علی اعناق الناس بلا حق ولیسوا علی حق فی شئی وقد قاسوا الدین الاسلامی علی اهل الدیانتین فقاموا ضده کما قام غلادستون فی

انكلترا فصاح في برلمانها: مادام هذا القرآن موجوداً في ايدي الناس فلاسلام بينهم فاعلنوا على الاسلام حرباً شعواء لا هوادة فيها مرة ثانية ولكن بالدسائس فانشا الانجليز بفلوسها في الهند القاديانية فاقامت الرجل الذي باع دينه بدي الجليز وهو غلام احمد القادياني حتى قامت بهذه الوسيلة فتنة عمياء تضلل الناس الجهال بردتهم عن دينهم وهو يدعي النبوة في الدين الاسلامي يحسبون انهم يحسنون صنعاً اولئك الذين حبطت اعمالهم فلانقيم لهم يوم القيامة وزناً.

ثم قام في هذه الآونة من تلامذة المستشرقين المبشرين رجل باسم غلام احمد (برويز) فكتب كتاب معارف القرآن في اربع مجلدات يصدق ماقاله في الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معياراً لتفسيره وجعل قصة سيدنا ادم عليه السلام قصة تمثيلية غير حقيقية وغير الحقائق وهو ممن اضله الله على علم و ختم على سمعه و قلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد اللّه فانما هو و امثاله دهريون كفار لابسون لباس الاسلام حتى يقوموا بين الجهال يضلونهم فلايجوز لاحد في

ان يشك في كفرهم و كفر من اتبع هواهم. وقالوا ماهي الاحياتنا الدنيا نموت ونحيا وما يهلكنا الا الدهر وما لهم بذلك من علم ان هم الا يظنون. وكان فتى من جند ابليس فارتقى به الحال حتى صار ابليس من جنده.

السيد قاسم الاندجاني

☆☆☆☆☆☆

(۱۱) صورۃ ماکتبہ فضیلۃ الشیخ الأستاذ ابراهیم بن الملاسعداللّٰہ الختنی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ الذی علمنا البیان ونزل لنا الفرقان. والصلاۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا محمد الذی بین لنا ماتزل الینا ولم یترک محالاً لذی افتراء وبہتان وعلی الہ وصحبہ وعلماء امتہ الذابین فی کل زمان ومکان. اما بعد:

فقد طالعت صورۃ الاستفتاء عن ہذا الضال المضل المفسد فی الارض غلام احمد الثانی الذی ظہر الآن وطغی فی بنجاب فلقب نفسہ بلقب ملوک المجوس برویز مفتخراً بہ فطالعتہا بمقدمتہا وبما اشتملت علیہ المسائل العشرین التی اخترعہا کالا نموذج فضیلۃ المستفتی العالم الثقۃ الامین مصرحاً بما نقل کل واحدۃ عنہا من مجلات ورسائل ہذا الملحد الزندیق ومعینا صحائفہا واجزائہا فلم یبق عندی ریب وتردد فی شانہ وجزمت بانہ مرتد وملحد وزندیق وکذا کل من اتبعہ ووافقہ فی زیغہ والحادہ بل یکفی کل واحدۃ من تلک المسائل العشرین التی ذکرت واخیرت فی الاستفتاء فی الحکم بکفرہ وارتدادہ وزندقتہ وکذا بارتداد کل من وافقہ واتبعہ وہذا بدیہی وظاہر لا یحتاج الی اقامۃ الادلۃ حتی ان المسلم العامی لاینبغی ان یتردد فی الحکم بکفرہ وارتدادہ و زندقتہ فضلاً عن عالم باصول الدین وفروعہ فیجب علی اولی الامر وعلی حکام تلک البلاد ایدہم اللّٰہ تعالیٰ ونصرہم نصراً مؤزراً ان یستتیبوہم فان لم یقبلوا التوبۃ الصادقۃ یجب علیہم ان یقتلوہم ویقطعوا دابرہم فانہم مفسدون فی الارض وہم خطر علی الاسلام وعلی

الحکومة المحلیة لازالت منصورة موفقة واللّٰہ ھو حافظ دینه القویم وھو الموفق لمایحبه ویرضاہ.

واللّٰہ ھو الملھم للصواب

کتبه المحب الراجی الطاف ربه الکریم الرحیم

محمد ابراھیم بن ملا سعداللّٰہ الفضلی الختنی ثم المدنی

کان اللّٰہ تعالیٰ معه وله ولاھل الاسلام اجمعین

۱۳۸۲/۱/۳

☆☆☆☆☆☆

(۱۲) صورة ماکتبه فضیلة الشیخ الاستاذ الکبیر مولانا محمد بدر عالم المھاجر المدنی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ الھادی الی الحق والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد المبعوث لدعوۃ الحق وآله صحبه اما بعد:

فالذی مازلت اعلم من الحاد الرجل الآخر ومن معتقد انه استاذہ محمد اسلم الذی مضی لسبیله کلھا اتباع الیھود شبر ابشبر و ذراعاً بذراع وتحریف الکلم عن مواضعه ومن بعد مواضعه ولو استطاع ان یحرف کلام اللّٰہ لم یتأخر عنه ولکنه خاب وخسر لان القدرۃ الازلیة قدتکفل بحفاظته وکذلک تقدم علی الباطنیة والزنادقة فی تحریف حقائق الشریعة ولم یکتف بذلک حتی اسس دیناً جدیداً سماہ بالاسلام الذی سول له قرینه وفتح لھذہ المقاصد الکفریة باباً جدیداً وھو انکار الاحادیث النبویة وان کان قدسبقه الی ھذا الکفر کثیر من اخوانه، ولکنه اختار منھجاً آخر لکفرہ فتارۃ یجعله تاریخاً اذا وافق

رأيه وهواه وتارة يجعله افتراء اذا خالف رأيه ولكن الحمدلله الذى سبق قول نبيه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله يحمل هذا الدين من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلة وتاويل الجاهلين فقال العلماء الربانيون لاستيصال هذه الفتنة وجزى مولانا السيد محمد يوسف البنورى حيث قام لمكافحة هذه الفتنة الدهماء وجزى الله هؤلاء العلماء حيث يبذلون جهودهم فى دفع تلك الفتن التى ظهرت ضد الاسلام ووفقهم لخدمة الدين والذب عن الدين المحمدى اللهم انصر من نصر دين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم واخذل من خذل دين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم. سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين والحمدلله رب العالمين.

العبد محمد بدر عالم عفا الله عنه

نزيل المدينة المنورة

محرم الحرام ١٣٨٢ه

☆☆☆☆☆☆

(١٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد حامد الفرغانى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين وظيفة علماء الاسلام حفظ الدين عن تحريف المحرفين وقيامهم فى الذب عنه غاية طاقتهم لانهم الوارثون علوم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وعلى اله وصحبه وسلم المامورون بحفظها بلا زيادة ولا نقص فمن اراد قلب حقائق الدين وتبديل معالمه وشعائره يجب عليهم رده واظهار شيطنته

ووساوسه ونفثاته فی غوغاء الناس من الشرور المخفلین کما فعل الصدیق رضی اللّٰه تعالیٰ فی مسیلمة وغیره والصحابة ومن بعدهم رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم من اهل الحق وقاسوا من الحق والشدائد فی اطفاء نار الفتن کالامام احمد وغیره من الائمة رحمهم اللّٰه تعالیٰ ففی هذا الزمان الذی ظهر فیه الدجالون والمغیرون بتاکد قیام من قدر علی الذب عن الدین بقدر وسعه کفضیلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء شکر اللّٰه سبحانه وتعالیٰ سعیهم وجعلهم من الذین وردفی حقهم ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللّٰه الآیة. فممن خرج من الرجالة فی الهند غلام احمد الثانی المذکور فی الاستفتاء وقول هذا المارق ان جمیع ماورد فی القرآن الکریم من الاحکام تنتهی الخ باطل وزندقة وتکذیب بدوام الشریعة الی انقراض الدنیا.

"وقوله ولکل عصر شریعة" هذا انکار للدین وخروج منه لقوله سبحانه وتعالیٰ ما کان لهم الخیرة.

وقوله اطاعة اللّٰه ورسوله هی اطاعة الحکومة افتراء وتحریف و تبدیل للدین.

وقوله لیس الرسول مطاعاً تکذیب لقوله سبحانه وتعالیٰ فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم الآیة. ونحوها من الآیات.

قوله المراد بالملائکة القوی المودعة فی الکائنات هذا تکذیب لامثال قوله سبحانه وتعالیٰ: کل من امن باللّٰه وملائکته الآیة. وتاویله ادم علیه السلام وحواء رضی اللّٰه تعالیٰ عنها وسجود الملائکة مروق عن الدین لترکه ظاهر القرآن.

قوله: لیس المراد بالجنة امکنة خاصة الخ کفر بواح لانکاره الضروریات.

وقوله: الصلاة التی یصلیها المسلمون الخ هذا تکذیب للمقطوعات۔

وقوله: لم یذکر فی القرآن غیر صلاۃ الفجر وصلاۃ العشاء هذا اتهام منہ وکفر بقولہ سبحانہ وتعالیٰ وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی۔

قوله: الزکوۃ کل جبایۃ مالیۃ الخ انکار بما ثبت فی مواضع عدیدۃ من القرآن المجید۔

قوله: فی الحج انما هو مؤتمر اسلامی عالمی الخ انکار بما ثبت من اعمالہ و مناسکہ مالیس للعقل مدخل فیہ فی القرآن الکریم والاحادیث۔

قوله: حقیقۃ الاضحیۃ ذبح الحیوانات للذین یشترکون فی ذلک المؤتمر الاسلامی هذا تصادم عن الحق الذی ثبت عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم۔

قوله: لم یصدر من الرسول معجزۃ غیر القرآن وهذا یدل علی انہ من الذین ختم اللہ علیٰ قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوۃ. قولہ الدین الاسلامی الرائج بین الامۃ المسلمۃ لیس دین القرآن هذا انکار للمتواتر وهذیان منہ۔

قوله: تدوین الروایات الحدیثیۃ انما هی اول مکیدۃ ضدالاسلام الخ هذا تحقیر للاحادیث وتضلیل لحملتها فهو کفر محض۔

قوله الذین یسمونہ الوحی الغیر المتلو کلها اکاذیب الخ وهذا یدل علی انہ من الذین وردفی القرآن المجید: ارایت من اتخذ الهہ هواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی قلبہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ. فمن یهدیہ من بعد اللہ. الآیۃ

قوله: صحیح البخاری الخ تکذیب للاحادیث قال الرسول ﷺ الا فلیبلغ الشاهد الغائب، ونضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها واداها کما سمع

فرب حامل فقه ليس بفقيه الى من هو افقه منه او كما قال.

قوله: ان الرسول والذين معه قد كونو اشريعة الخ هذا تشريك فى التشريع واختصاصه صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ اله وصحبه وسلم، معلوم من الدين بالضرورة فهذ امروق الدين.

فهذا المارقة والطاغية قدتكبرو تجبرو استهزأ بالدين وحاول شيئا لاينساله ابداً اولو كان جميع الناس معه. ولو قال من ادعى الاسلام عشر معشار مقال هذا الدجال لخرج من الدين خروجاً بينا فيستتاب فان تاب والايقتل.

قال القاضى عياض فى اواخر الشفا وكذلك نقطع بتكفير كل من كذب وانكر قاعدة من قواعد الشرع وما عرف يقيناً بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ اله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه كمن انكر وجوب الصلوات الخمس الخ وكذلك اجمع على تكفير من قال الصلاة طرفى النهار وعلى تكفير الباطنية فى قولهم ان الفرائض اسماء رجال الخ ومن انكر صفة الحج. وكذلك يكفر اذا جوز على جميع الائمة الوهم والغلط الخ وكذلك من انكر الجنة واولنار فهو كافر باجماع الخ ملتقطاً.

كتبه العاجز الفقير المولوى حامد المهاجر الفرغانى المتوطن فى المدينة المنورة على صاحبها الف صلاة وتحية

☆☆☆☆☆

توقيعات علماء الشام وجميعة العلماء تجماء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله وصحبه والتابعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اطلعنا على صورة الاستفتاء التى نشرتموها فى البلاد الاسلامية جمعاء عن غلام احمد الحديد وماله من الطامات التى تأتى على الاسلام من اصوله، فان له من الاجتهادات والتاويلات والتفسيرات فى الدين الاسلامى ومصادره مالا يبقى ذرة مما هو معلوم من الدين بالضرورة فقد طعن باركان الايمان والاسلام كلها والعياذ بالله تعالىٰ، وجعلها من اعمال المجوس وامثالهم، فكل نبذة من معتقداته وافكاره كفيلة لاخراجه من الاسلام كلياً، دون وجودای احتمال ببقائه على الاسلام. فنشكركم ونشكر اخوانكم اهل العلم فى الهند و الباكستان وغيرهم ممن يغارون على الاسلام ويد العون عنه ويذودون عن حياضه، وهذا ما يؤكده قول النبى صلى الله عليه واله وسلم لاتزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

مفتى حماه (رئيس جمعية العلماء بحماه)

١٠/ ربيع الاوّل ١٣٨٢ھ

محمد سعيد (محمد توفيق الصباغ)

نائب رئيس جمعية العلماء

١٠/٨/١٩٦٢ء

(محمد على المراد، محمد الحامد)

☆☆☆☆☆☆

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

مختصر تعارف

قصر نبوت پر نقب لگانے والے راہزن دور نبوت سے لیکر دور حاضر تک مختلف انداز کے ساتھ وجود میں آئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت ﷺ کا تاج صرف اور صرف آمنہ اور عبداللہ کے بیٹے حضرت محمد ﷺ ہی کے سر پر سجایا اور دیگر مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سے لیکر مسیلمہ قادیان تک سب کو ذلیل و رسوا کیا۔ امت کے ہر طبقہ میں ایسے اشخاص منتخب کئے جنہوں نے ختم نبوت ﷺ کے دفاع میں اپنی جانوں تک کے نذرانے دیئے اور شب و روز اپنی محنتوں اور صلاحیتوں کو بفضل اللہ تعالیٰ ناموس رسالت و ختم نبوت ﷺ کے مقدس رشتے کے ساتھ منسلک کر دیا۔

ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کے قیام کا مقصد بھی من جملہ انہی اغراض و مقاصد پر محیط ہے، چنانچہ عالمی مبلغ ختم نبوت "حضرت عبدالرحمٰن یعقوب باوا" نے قادیانیت کی حقیقت سے مسلمانوں کو خبردار کرنے کیلئے جس طرح اپنی زندگی کو اس کار خیر کیلئے وقف کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، انہی کی انتھک محنت و کاوشوں سے اکیڈمی کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

الحمد للہ اس ادارہ نے عالمی سطح پر ختم نبوت کے دفاع کو مضبوط کیا ہے۔ تقاریر، لٹریچر، اشتہارات و جرائد اور انٹرنیٹ کے ذریعہ مسلمانوں کو قادیانیت اور ان کی ریشہ دوانیوں سے باخبر کیا اور پوری دنیا میں ختم نبوت ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو اخلاص کے ساتھ مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!

مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اس ادارہ کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔

.......انتظامیہ.......

ختم نبوت اکیڈمی (لندن)